ابرِ نیساں

شعری مجموعہ

از

خورشید احمد بسمل

مسلم ایجوکیشنل ٹرسٹ بابا غلام شاہ اکادمی
تھنہ منڈی، راجوری، جموں و کشمیر (الہند) پن کوڈ ۱۸۵۲۱۲

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

13

زندگی کے گہرے شعور نے بسمل کو بہت سے ایسے حقائق تک پہنچا دیا ہے۔ جن تک انسان زندگی کی بھٹی میں تپنے کے بعد ہی پہنچ پاتا ہے۔ زندگی کے یہ حقائق ایسے نہیں ہیں کہ اُن تک کسی نے پہلی بار رسائی حاصل کی ہو لیکن اُس کے لہجے میں جو ایک صوفیانہ انجذاب پیدا ہو گیا وہ بیانیہ ہوتے ہوئے بھی متاثر کرتا ہے۔ اِس انجذاب کو تفکر کی آنچ نے اگر دو آتشہ نہیں تو کم سے کم آتشِ زیرِ پا کی کیفیت سے ضرور آشنا کر دیا ہے۔

پروفیسر ظہور الدّین

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مشفق و مکرم بھائی
شفق سوپوری کی خدمت
میں، بصد آداب و خلوص

6/7/12

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

زندگ
سے
تک
کے
ٹھوس
کسی
لیکن
انجذ
ہو
انجذ
نہیں
کیفیہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ابرِ نیساں

شعری مجموعہ

خورشید احمد بسملؔ

ناشر

مسلم ایجوکیشنل ٹرسٹ بابا غلام شاہ اکادمی تھنہ منڈی راجوری جموں وکشمیر (الہند)

پن کوڈ نمبر 185212

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جملہ حقوق بحق مصنف محفوظ ہیں

نام کتاب	:-	ابرِ نیساں
نام مصنف	:-	خورشید احمد بسملؔ
کمپوزنگ	:-	حافظ محمد نصیر الدّین نقشبندی
سال اشاعت	:-	۲۰۱۰ء
طباعت	:-	جیلانی بک ڈپو، دہلی
تعداد	:-	ایک ہزار
قیمت	:-	ڈھائی سو روپے

ملنے کا پتہ

مسلم ایجوکیشنل ٹرسٹ بابا غلام شاہ اکادمی تھنہ منڈی راجوری جموں وکشمیر

فون نمبر:- 01962251037,9419385269

این، ایچ اسٹیشنری ہاؤس تھنہ منڈی 9697262692

ضیاءؔ اسٹیشنری ہاؤس نزد ایم ای ٹی تھنہ منڈی 9697654011

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

انتساب

اللہ رب العزت کے نام

جس نے مجھے توفیقِ تحریر عطا کی

اپنے والدین کے نام

جن کی دعاؤں کی برکت سے میں اِس لائق ہوا

اپنے احباب اور عزیزان کے نام

جو ہر موڑ پہ میری حوصلہ افزائی کرتے رہے

خورشید احمد بسمل

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

فہرست مضامین

کچھ اپنے بارے میں ---------- خورشید احمد بسمل ---------- ۱

خورشید بسمل کی شاعری ---------- پروفیسر حامدی کاشمیری ---- ۹

کچھ اس مجموعے کے بارے میں ---- پروفیسر ظہور الدّین ------ ۱۱

لفظوں کے آس پاس ---------- ایاز رسول نازکی ------- ۲۴

حمد باری تعالیٰ ---------- ۳۱

مناجات ---------- ۳۶

نعتہائے رسول مقبول ﷺ ---------- ۳۷

عظمتِ رمضان ---------- ۴۳

ماہِ رمضان کی برکتیں ---------- ۴۴

لیلۃ القدر ---------- ۴۵

دعا ---------- ۴۶

ماں کے حضور نذرانۂ عقیدت ---------- ۴۷

غزلیات ---------- ۴۸ تا ۸۲

ہند نامہ ---------- ۸۴

اساتذہ کے نام ---------- ۸۵

ترانہ ---------- ۸۶

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حجاجِ کرام کی روانگی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۸۷
دہرا گلی۔۔ ۸۸
پیڑ۔۔ ۸۹
آنگن واڑی ورکرس کا ترانہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۰
مرثیہ راجا رام شرما۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۲
سیگریٹ نوشی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۳
مرثیہ مرحوم محمد امین گنائی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۴
مرثیہ والدِ مرحوم۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۵
لوری۔۔۔ ۹۷
ترانہ بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۸
ترانۂ توحید۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۹۹
برف باری۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۰
مظفر آباد کا زلزلہ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۱
مرثیہ روشنی کا مسافر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۲
نغمۂ اتحاد اردو۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۳
جشنِ تعمیرِ مغل روڈ۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۴
قوم کی بیٹیوں کے نام۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۵
ایک پہلو یہ بھی ہے کشمیر کی تصویر کا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ ۱۰۷

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

عید	۱۰۸
سرزمینِ کشمیر کے نام	۱۰۹
مزاحیہ قطعات	۱۱۰
شجر	۱۱۲
بہار کا موسم	۱۱۳
گیت	۱۱۴
نقل کے خلاف	۱۱۵
عوامی شاعری	۱۱۶
ووٹر کو سمجھ نہ آئے (پیروڈی)	۱۱۸
اردو سی حرفی	۱۱۹ تا ۱۳۳
مثنوی خیرِ کثیر	۱۳۴ تا ۱۴۳
نظم شانِ خدائی	۱۴۴
پہاڑی کلام	۱۴۵ تا ۱۸۳

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کچھ اپنے بارے میں

میری پیدائش ۱۹۴۷ء کے آس پاس پیر پنچال کے دامن میں ایک گاؤں چندی مڑھ میں ہوئی جہاں میرے والدین تقسیمِ ملک کے پُر آشوب دور میں ایامِ مہاجرت گذار رہے تھے۔ البتہ کاغذی ریکارڈ کے مطابق میری تاریخ پیدائش ۲۳ر جون ۱۹۴۹ء ہے اور مقامِ پیدائش تھنہ منڈی ہے۔ میرے والد مرحوم الحاج سیٹھ محمد شفیع اور والدہ ماجدہ فاطمہ تھیں۔ بقول والدین میں سارے کنبہ کی آنکھ کا تارا تھا چونکہ مجھ سے بڑے چار بھائی یکے بعد دیگرے موت کی آغوش میں جا چکے تھے۔ اور اب محبتوں کا مرکز میں ہی بن گیا تھا۔ میرا نام خورشید احمد میری چچازاد بہن محترمہ تاج بیگم کو کسی بزرگ نے خواب میں بتایا تھا۔

ابتدائی غیر رسمی تعلیم والدہ محترمہ سے ملی اور پھر رسمی تعلیم اوّل تا دہم (۱۹۵۵ء تا ۱۹۶۵ء) مقامی ہائی اسکول میں حاصل کی۔ جہاں پہلے قبلہ ماسٹر عبدالعزیز وانی پھر غلام نبی شہباز صاحب اور جناب ہربنس لال شرما صاحب کی سرپرستی میں تعلیم و تربیت کا سفر طے کیا۔ مذہبی تعلیم مرحوم قاضی غیاث الدّین صاحب امام جامع مسجد تھنہ منڈی سے حاصل کی اور پھر والد صاحب کی خواہش کے مطابق ڈگری کورس کیلئے پونچھ کالج میں داخلہ لیا۔ مگر شومیٔ قسمت چند ہی ایام کے بعد کشمیر کے حوالے سے ۱۹۶۵ء کی ہند پاک جنگ واقع ہوئی اور پھر نئی نئی مشکلات کا سلسلہ چل نکلا۔ والد صاحب کو آزادی پسندوں کی حمایت کی پاداش میں جموں سینٹرل جیل میں پہنچایا گیا اور فروری ۱۹۶۶ء میں مجھے محکمہ تعلیم میں بطورِ مدرس ملازمت مل گئی۔ اِسطرح میرا رسمی تعلیم کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ اُدھر تین سال کیلئے کسی پرائیویٹ امتحان میں بیٹھنے کیلئے محکمانہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پابندی بھی تھی۔ اِسی دوران ایک روز ایک جوتشی سے ملاقات ہوئی اُس نے میرے ہاتھ کی لکیروں کو غور سے پڑھا بہت کچھ اناپ شناپ کہا ساتھ ہی کہنے لگا مزید تعلیم کی خواہش مت کرو اب تمہاری قسمت میں کچھ بھی تعلیم نہیں ہے۔ اُس کی اِس بات سے میں زبردست دِل برداشتہ ہوا اور میں نے وہیں عہد کرلیا کہ انشاء اللہ تعالیٰ میں جوتشی کی اِس پیش گوئی کو غلط ثابت کروں گا۔ چنانچہ ۱۹۷۰ء میں مزید تعلیم کا آغاز کیا جو ۱۹۸۰ء میں ایم ایڈ کر کے ختم ہوا۔

ملازمت کے ابتدائی سالوں میں تھنہ منڈی ہائی اسکول میں تعیناتی کے دوران میرا زیادہ اُٹھنا بیٹھنا اُس وقت کے ہیڈ ماسٹر منشی عنایت اللہ سے تھا جو ضلع ڈوڈہ کے رہنے والے تھے۔ وہ بڑے جہاں دیدہ آدمی تھے اور مولانا مودودی سے زبردست متاثر تھے اُنھوں نے مجھے مولانا مودودی کی ایک کتاب ''رسالۂ دینیات'' پڑھائی جو میرے لئے پہلی نظریاتی کتاب کا مطالعہ تھا جس نے میرے شوقِ مطالعہ کو زیادہ گہرا کر دیا اور مذہب کے حوالے سے روایتی سوچ کی چُولیں بھی ہلا دیں۔

سال ۷۱۔۱۹۷۰ء میں جناب غلام نبی شہبازؔ نے مجھے اور فاروق مضطرؔ کو بزمِ ادب تھنہ منڈی کی محفلوں میں بُلانا شروع کر دیا۔ اور ہماری شعری تخلیقات کی اصلاح وغیرہ شروع کی، پھر کیا تھا شعر و ادب کا جادو سر چڑھ کر بولنے لگا۔ اب دیگر تمام مصروفیات ختم، صرف شاعر، شب خون، دھنک، بنجارا، شیرازہ، غبارِ خاطر، آجکل (رسائل کے نام) وغیرہ کا تذکرہ ہی رہ گیا۔ شب و روز ادب نواز دوستوں اور بزرگوں۔۔۔۔ جناب محمد دین بانڈے، غلام نبی شہبازؔ، رشید فداؔ، عبدالسلام بہارؔ، شاررا ہیؔ، غلام قادر میرؔ، صابر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مرزا، احمد شناس، امین انجم، پرت پال سنگھ بیتاب، اقبال نازش، مسعود الحسن مسعود، شیخ آزاد، حسام الدّین بیتاب، ایوب شبنم، نظیر قریشی، شیخ سجاد پونچھی، محمد شفیع وانی غازی، محمد بشیر بٹ سوز، گلزار شمس، رشید قمر، بشیر شال شورش، افضل ہویدا، نصیر رینہ ساجد، غلام محی الدّین عارف، مفتی منیر حسین، مولانا عابد حسین اور مشتاق قریشی کی محفلیں اوڑھنا بچھونا بن گئیں۔ آگے چل کر اِس دائرے میں اقبال شال، عبدالقیوم ساحل، عبدالقیوم نائک، شبیر راتھر، صادق شاد، شیخ فضل، زنفر کھوکھر، عبدالغنی شال، نصیر احمد شال، مہاراجکر سنگھ ایشر، کے کے خاکی، چونی لال شعلہ، گھنی شام بالی، پریم ناتھ شرما، عبدالعزیز، قاضی ظہور رضی، خورشید جانم، محمد خورشید خان، مرزا اسلم، ظفر اقبال اور اسماعیل آشنا شامل ہوگئے۔ صبح شام شاعری، افسانہ، ناول، جدیدیت وغیرہ کی گرما گرم بحثیں اور شعر سننا سُنانا ہی مستقل مشغلہ بن گیا۔ شاہین انجمن، دارالمطالعہ، پیر پنچال کلچرل فورم اس دور کی ہماری سرگرمیاں تھیں۔ اسی دوران میں نے اپنا قلمی نام بسمل رکھا۔ یہ سلسلہ چل رہا تھا کہ ایک جمعہ کے موقعہ پر فاروق مضطر اور راقم نے مفتی منیر حسین کے مذہبی خیالات سنے جو حال ہی میں دیوبند سے فارغ ہو کر آئے ہوئے تھے۔ اُن سے تفصیلی ملاقات ہوئی اور اس طرح تھنہ منڈی میں غیر روایتی مذہبی سرگرمیوں کا آغاز ہوا۔ جس کے نتیجے میں مدرسہ کاشف العلوم، تعمیرِ جامع مسجد، تبلیغی جماعت اور پھر مدرسۃ التوحید کا کام یکے بعد دیگرے ہوتا گیا۔

۱۹۷۱ء میں ہی والدین نے شادی کے بندھن میں بندھوا دیا اور اب سفرِ حیات میں محترمہ مریم بیگم میری ہمسفر بن گئیں، موصوفہ کا میری زندگی میں بے مثال کردار ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جس کیلئے حق تو یہ ہے کہ مستقل کتاب لکھی جائے مگر سرِ دست میرے پاس اِس کام کیلئے وقت نہیں ہے۔ صرف اتنا لکھ کر بات ختم کروں گا کہ موصوفہ میرے لئے اللہ کی طرف سے ایک نادر تحفہ ہے۔

۷۵۔۱۹۷۴ء میں مشتاق قریشی (شاہدرہ) کی تحریک پر میں نے مسلم ایجوکیشنل ٹرسٹ سوپور کشمیر میں B.Ed کیلئے داخلہ لیا جہاں میری ملاقات ریاست کی معروف شخصیات اور ٹرسٹ کے اعلیٰ اراکین پروفیسر غلام رسول بچّہ، پروفیسر عبدالعزیز بٹ، پروفیسر عبدالغنی بٹ اور اُس وقت کی ریاستی اسمبلی کے اسپیکر ملک محی الدّین سے ہوئی یہ سبھی مسلمانوں کی تعلیمی زبوں حالی ختم کرنے کیلئے بے قرار تھے میری دلچسپیوں کے پیشِ نظر مجھے بھی اپنے قافلے میں شامل کرلیا۔ نتیجۃً بی ایڈ مکمل کرنے کے بعد یکم نومبر ۱۹۷۶ء کو تھنہ منڈی میں چند ساتھیوں ۔۔۔ حاجی غلام احمد میر، سردار محمد اقبال، حاجی محمد سعید، عبدالقیوم رینہ، محمد اقبال شال، ڈاکٹر محمد افضل، گلزار شمس اور عبدالحمید رینہ وغیرہ کے تعاون سے ایک نرسری اسکول کی بنیاد رکھی، جس کی اُس وقت ضلع راجوری اور پونچھ میں کوئی نظیر نہ تھی۔ الحمد للہ اب وہ نرسری اسکول مسلم ایجوکیشنل ٹرسٹ بابا غلام شاہ ہائر سیکنڈری اسکول کے نام سے معروف ہو چکا ہے اور خطہ میں دوررس مثبت تبدیلیوں کا نقیب بن چکا ہے۔ جس میں بطورِ خاص بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی کے تصوراتی پیکر کی تیاری قابلِ ذکر ہے۔ اِس حوالے سے مذکورہ یونیورسٹی کے پہلے پروجیکٹ ڈائریکٹر جناب مسعود احمد چوہدری راقم کے نام ایک خط میں یوں اعترافی اظہار کرتے ہیں۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

Shri Khurshid Bismil,
Chairman,
MET Baba Ghulam Shah High School Thanna Mandi Rajouri

The receipt of payees cheque No.0879701 amounting Rs.10.000/= is thankfully acknowledged.

It makes us proud that the process of raising funds for the establishment of Baba Ghulam Shah Badshah University Rajouri should be set afoot by a visionary who dared to "think big and dream big" nearly two decades back with revolutionizing idea of putting in place a university in the far flung Rajouri region so that the floodgates of higher learning are opened for the poor and deprived masses of the socity. I must congratulate you for your unending efforts. perseverance and consistent furtherance of this noble cause which has at last long made it posssible to translate this dream in to reality

سال ۱۹۷۶ء اکتوبر میں ہی میرے اور مضطر صاحب کے مطالعہ میں مولانا وحیدالدین خاں صاحب کا ''الرسالہ'' آیا جو تا حال حرزِ جاں بنا ہوا ہے۔ جس نے بہت حد تک مجھے میری شناخت کرائی میرے دینی شعور کو قدرے آگے بڑھایا اور زندگی میں بامقصد کام کیلئے آمادہ کیا۔

سال ۱۹۹۷ء جو کہ خطہ میں ملی ٹینسی کے عروج کا زمانہ تھا میرے لئے بھی سخت

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آزمائش و ابتلا کا دور تھا۔ خواہ مخواہ کچھ لوگ مجھے صفحۂ ہستی سے مٹانے کیلئے سرگرم تھے۔ میری محبوب سرگرمی ایم ای ٹی بابا غلام شاہ اکادمی کو منتشر کر دینا بھی اُن کا منصوبہ تھا۔ مگر اللہ رب العزت نے میری سرگرمیوں کے سمیت مجھے محفوظ رکھا اور دشمن اپنے ارادوں میں کامیاب نہ ہو سکے اور میں نئی کامیابیوں کے ساتھ سامنے آیا۔ اسکول کیلئے ایک نئی عالیشان عمارت وجود میں آئی اور تعلیمی اور سماجی سرگرمیاں مزید مستحکم ہو گئیں البتہ میں اُن حضرات کا اب بھی احترام کرتا ہوں۔ جنہوں نے مجھے ہمیشہ مستعد رکھا۔ بقولِ شاعر

مخالفت سے میری شخصیت اُبھرتی ہے میں دشمنوں کا بڑا احترام کرتا ہوں

یہ بھی اتفاق ہے کہ اسی دوران امریکن بائیوگرافیکل انسچیوٹ کے ڈائریکٹر کی طرف سے مجھے ایک تہنیت نامہ ملا جس میں میری حوصلہ افزائی کچھ اس طرح سے ہے۔

Dear Mr. Bismil

Congratulations! Because of Exemplary performance your name has been recommended recently to the institutes Governing Board of Editors for biographical inclusion in the 8th edition of international directory of distinguished Leadership.

I congratulate you on the fine example you are setting for your peers and society, Mr.Bismil. My best personal wishes for all of your future endevours.

میری سرگرمیوں کی خبر کس طرح امریکہ پہنچی یہ میرے لئے ابھی تک معمہ ہے۔

جون ۲۰۰۷ء میں میں محکمۂ تعلیم سے بحیثیت ہیڈ ماسٹر سبکدوش ہوا اور اسی سال

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حاصلِ زندگی یادگاری سفر ''سفرِ حج'' بھی نصیب ہوا۔

ایڈوکیٹ طاہر خورشید رینہ، مہناز، مسرت، شگفتہ، نصرت میرے بچے ہیں جن کی میں نے حتی المقدور تعلیم وتربیت کی ہے۔ میں پُر امید ہوں کہ یہ لوگ اللہ کے سچے بندے بن کر زندگی گذاریں گے اور عوام الناس کیلئے مفید ثابت ہونگے۔ میری بڑی بہن محترمہ راج بیگم اور چھوٹا بھائی اقبال نازش و قبیلے کے دیگر خورد وکلاں اور احباب میرا قیمتی سرمایۂ حیات ہیں میں ان تمام کی خوشحالی کیلئے ہمیشہ دست بدعا رہتا ہوں۔

میں نے بچپن سے آج تک مختلف چیزوں سے محبت کی ہے، بچپن میں مجھے چھوٹے پالتو چرند پرند سے پیار تھا۔ جوانی میں سماجی اور تعلیمی سرگرمیوں سے وابستہ رہا جو سلسلہ الحمد للہ آج تک جاری ہے مگر اب میری ترجیحات میں چھوٹے بچے افسر، مبشر، مصور، نور فاطمہ، نیرہ، اور حسنین سے کھیلنا شامل ہو گیا ہے۔

کچھ ابرِ نیساں کے حوالے سے

شاعری میرا شوق نہیں میری ضرورت رہی ہے۔ چونکہ یہ میرے جذبات کی ترجمانی کرتی ہے اور اس طرح میں اپنے دِل کا بوجھ ہلکا کرتا ہوں، میرے ایک قریبی دوست فاروق مضطر کا اصرار تھا کہ میں شاعری ترک کردوں اور دیگر سماجی کاموں میں ہمہ تن مصروف رہوں۔ میں نے اُن کی کبھی نہیں سُنی۔ یہ کہہ کر کہ شوق تو چھوڑا جا سکتا ہے ضرورت نہیں۔ البتہ میں نے شاعری میں کوشش کی ہے کہ سنجیدہ خیالات کو ہی لفظوں کی مالا میں پرویا جائے۔ لب ورخسار، بال خال، ساغر و جام، ہجر و وصال، جیسے مریضانہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

موضوعات سے مجھے گھن آتی ہے اور یہی وجہ ہے کہ آپ کو ابرِ نیساں میں اِس قسم کی شاعری پڑھنے کو نہیں ملے گی۔ ابرِ نیساں نام کا ایک کتابچہ جس میں صرف ''اردو سی حرفی'' ہی شامل ہے اِس سے پہلے شائع ہو چکا ہے اور اب اسی نام سے میرا پورا شعری مجموعہ چھپ رہا ہے۔ مجھے امید ہے جو بھی اسے غور سے پڑھے گا اُس پر ''ابرِ نیساں'' کی سی برسات ہوگی۔

میں پروفیسر حامدی کاشمیریؔ، پروفیسر ظہور الدّین، ایاز رسول نازکیؔ، غلام نبی شہباز، صابر مرزاؔ اور حاجی بشیر احمد خٹکؔ کا تہہ دِل سے ممنون و مشکور ہوں جنہوں نے میرے شعری مجموعے کو پڑھا اور اپنے گراں بہا خیالات سے نواز کر اِس کتاب کے وزن و وقار میں اضافہ کر دیا۔

میں ڈاکٹر شمس کمال انجم صدر شعبہ عربی بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی اور حافظ محمد نصیر الدّین نقشبندی صاحب کی محنتِ شاقہ کو تا حیات بھلا نہیں سکتا جن کی وجہ سے اِس کتاب کا منصۂ شہود پر آنا ممکن ہوا۔ آخر میں میں قارئین حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ ''ابرِ نیساں'' کا مطالعہ پوری توجہ سے کریں اور اپنے احساسات سے مجھے نوازتے رہیں۔ فقط والسلام

خورشید احمد بسملؔ ۵ر مئی ۲۰۱۰ء

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خورشید بسمل کی شاعری

پروفیسر حامدی کاشمیری سرینگر کشمیر

مسرت کا مقام ہے کہ وادیٔ کشمیر کے ساتھ ساتھ جموں اور اِس کے نواحی علاقوں یعنی بھدرواہ، پونچھ اور راجوری میں بھی شعری اظہاریت اور افسانہ نویسی کے وافر نمونے معرضِ وجود میں آتے رہے ہیں اور یہ بار آور سلسلہ اب بھی جاری ہے۔ کرشن چندر، ٹھاکر پونچھی، عشرت کاشمیری، کشن سمیل پوری، رسا جاودانی، قیس شیروانی، اللہ رکھا ساگر، موہن یاور، عرش صہبائی، محمد یاسین اور دوسرے اُردو دُنیا میں جانے پہچانے نام ہیں۔ معاصر ادب کے حوالے سے نئی نسلوں کے قلمکاروں میں ایسے کئی تازہ کار نام ہیں جو اپنی potentiality کا اظہار کر رہے ہیں۔ طمانیت بخش بات یہ ہے کہ سائنس اور ٹکنالوجی کی پیش رفت کا سامنا کرتے ہوئے ریاست کے لکھنے والے، نسل بعد نسل، نئی فکری، معاشرتی اور تمدنی صورتِ حال خاص کر ریاست کے ہوش رُبا واقعات سے مایوسی اور منفی ردِ عمل کے بجائے اثباتی رویوں کا اظہار کر رہے ہیں۔ یہ ضرور ہے کہ جدیدیت کے دور میں ریاست کے لکھنے والے بھی مایوسی اور تنہائی کے اسیر ہو کے رہ گئے، لیکن جدیدیت کے بعد مابعد جدیدیت کے ورود کے ساتھ ہی زندگی بھوگنے اور زندگی کرنے کے رجحانات کو تقویت ملی اور ریاستی سطح پر بھی یہ رویے فروغ پانے لگے۔

خورشید احمد بسمل راجوری کے اُن لکھنے والوں میں شامل ہیں جو شعر و شاعری کیلئے طبع موزوں رکھتے ہیں اور بلاشبہ ایک پختہ کار اور جہاں آگاہ شاعر ہیں اُن کی چشمِ نظارہ واہ رہتی ہے وہ اپنی ذات کے نہاں خانوں سے نکل کر باہر کی معروضی دُنیا کے سرد و گرم اور اونچ نیچ کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اپنے ذہنی تأثرات کو نغمیاتی رنگ و آہنگ میں پیش کرتے ہیں۔ اُن کا شعری کینواس پھیلا ہوا ہے وہ اپنے مشاہدات، سماجیات اور اخلاقیات کو ہنرمندی سے نظم کرتے ہیں۔ وہ ماشاءاللہ "بعد از خدا بزرگ تو ہی قصہ مختصر" کے تحت اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کے ساتھ ہی مدحتِ رسول ﷺ کی صورت میں اپنے عقیدتمندانہ جذبات کا اظہار کرتے ہیں اِس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے طے کردہ کسی نظریے کی پابندی کو ٹھکراتے ہوئے اپنے شعری ذہن کی آزادگی کو روا رکھتے ہیں۔

جہاں تک اُن کی غزلیات کا تعلق ہے اِن میں کئی اشعار اُن کے ذہنی، نفسیاتی اور جذباتی رجحانات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ ایسے اشعار میں الفاظ کی سادگی اور لہجے کی روانی سے کام لیتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہوئے شعری وقوع کی عمل آوری کا احساس دِلاتے ہیں، یہ ضرور ہے کہ بسمل صاحب اُن شعراء میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں جو گردو پیش کے پُر آشوب واقعات کو شدّت سے اور سچائی سے پیش کرتے ہیں اور بہر صورت روایت نوازی کا حق ادا کرتے ہیں۔

چند اشعار مندرج ہیں، یہ لفظوں اور پیکروں کے ارتباط سے اُن کے داخلی وجود کی تہہ داری اور لفظ وبیاں سے گہری معنویت کا پتہ دیتے ہیں۔

لکیریں کھینچتا رہتا ہوں اکثر!!
اُبھرتا ہی نہیں ہے کوئی پیکر!!

☆

چوم کے پتھر آئینے کو توڑ دیا اِک بالک نے
اپنے آپ سے ملنا جلنا چھوڑ دیا اِک بالک نے

☆

مچھلیاں پانی میں جل کر رہ گئیں
اور چٹّانوں کا دل کجلا گیا

☆

آج ہر سمت پھول برسے ہیں
آج وہ آس پاس بیٹھا ہے

☆

چھو لے تُو تو شہد سا میٹھا دریا ہوں
ورنہ میں اک جلتی آگ کا صحرا ہوں

☆

ہے سارا صحن روشن قمقموں سے
طلاطم ظلمتوں کا گھر کے اندر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کچھ اِس مجموعے کے بارے میں

پروفیسر ظہور الدین

جناب خورشید بسملؔ کے اُردو کلام پر مشتمل مجموعہ جس کا نام ''ابرِ نیساں'' ہے اور جو طباعت کی منزلوں سے ہمکنار ہونے کیلئے تیار ہے۔ اس وقت میرے سامنے ہے۔ خورشید بسملؔ کا تعلق ایک مردم خیز خطۂ زمین جس کو تھنہ منڈی کہتے ہیں اور جس کی شہرت کی کئی ایک وجوہات ہیں خصوصاً ایک یہ کہ اگر آپ حضرت بابا غلام شاہ بادشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جن کو خواص و عام شاہدرہ شریف کے نام سے جانتے ہیں، کی زیارت کرنا چاہیں تو آپ کو اسی قصبے سے گذر کر جانا ہوگا۔ دوسری وجہ اِس کا فطری حُسن اور جانفزا آب و ہوا ہے۔ اس پر طُرّہ یہ کہ قدیم مغل روڈ پر واقع ہونے کی وجہ سے نہ صرف خود تاریخی اہمیت کا حامل ہے بلکہ نوری چھم، جس کے بارے میں مشہور ہے کہ جہانگیر کی ملکہ نور جہاں وہاں کشمیر آتے جاتے اکثر آبشار کے نیچے نہایا کرتی تھی اور بادشاہ ایک مخصوص جگہ بیٹھ کر مختلف زاویوں سے اس منظر کا نظارہ کیا کرتا تھا۔ اس مقام تک بھی اگر آپ جانا چاہیں تو اسی قصبے سے گذر کر جانا پڑتا ہے۔ اگرچہ اب دوسرے راستوں سے بھی وہاں پہنچنے کی سہولیات میسّر ہیں۔

اسی تاریخی اور فطری حسن سے معمور مقام سے خورشید بسملؔ کا تعلق ہے۔ مجھے یہ بھی معلوم ہے کہ خورشید بسملؔ اپنے خاندان کے پہلے فرد نہیں جنھوں نے اُردو شاعری سے ناتا جوڑا ہے۔ اُن کے خاندان میں ایک طویل عرصے سے یہ روایت چلی آرہی ہے۔ اُن کے ایک بزرگ جو عبدؔ تخلص کیا کرتے تھے کی اُن کے ہمعصر نادر شاعر چراغ حسن حسرتؔ سے چشمک تھی۔ جس کا اظہار دونوں اکثر شعر کی صورت میں کیا کرتے تھے اُن کا قلمی بیاض آج بھی اُن کے خاندانی تبرکات میں موجود ہے۔ میں نے یہ بیاض تقریباً تیس

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سال قبل انھیں کی وساطت سے دیکھا تھا۔ عبد کا ذکر میرے ڈی لٹ کے مقالے میں موجود ہے۔ جو چھپ کر خاص و عام تک پہنچ چکا ہے۔ خاندان میں شعری روایت اگر تواتر سے چلی آرہی ہو تو پھر اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آپ غیر شعوری طور پر بھی کچھ کہہ دیں تو وہ موزونیٔ طبع کا پتہ دیتا ہے۔ اس کا ثبوت بسملؔ کے اسی مجموعے میں بیان کردہ اُس واقع سے مل سکتا ہے جو ایک حمد کی تخلیق کا موجب بنا۔ اس واقع کو بیان کرتے ہوئے بسملؔ لکھتے ہیں ''۴/اگست ۱۹۸۶ء کو علیل والدِ محترم سے میں نے اُن کی صحت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے جواباً فرمایا ''راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہے'' اِس موزوں جملے یا مصرعے نے اس حمد کی تحریک کا کام کیا جس کا آغاز اِن اشعار سے ہوتا ہے۔

ساری ہے حمد تیری ساری تیری ثناء ہے
رحمت کی تیری بے شک کوئی نہ انتہا ہے

تجھ سے ملی بشر کو منزل بھی آگہی بھی!
ظلماتِ یاس میں تو امید کا دیا ہے!!

ہم سب ہیں تیرے بندے مالک ہے تو ہمارا
''راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہے''

شعری مجموعے میں ابتداً جو کلام شامل کیا گیا ہے اُس میں حمدیہ منظومات کے علاوہ ایک حمدیہ ماہیہ، ایک مناجات، نعتیہ نظموں اور نعتیہ غزلوں کے علاوہ عظمتِ رمضان، ماہِ رمضان کی برکتیں، لیلۃ القدر، عقیدت کے جوہر سے معمور نظر آتی ہیں۔ اسی وجہ سے ہر نظم کے جذباتی و فکری ارتقاء میں وہ روانی دکھائی دیتی ہے جو بصورتِ دیگر ممکن ہی نہیں ہوتی۔ بسملؔ اپنے موضوع کے مختلف پہلوؤں کو اِس طرح پیش کرتے چلے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جاتے ہیں کہ کہیں فکری یا جذباتی خلوص وصداقت میں کمی نہیں آتی بلکہ جذبے کا خلوص ارتقاء کی طرف مائل رہتا ہے۔ چند مثالیں ملاحظہ کیجئے۔

اے خدا، اے خدا، تو بڑا، تو بڑا
کون تیرے سوا، اے خدا، اے خدا
ماہ وانجم ترے، عرش سب ہے ترا
بحر و بر ہیں ترے، فرش سب ہے ترا
سب ترا، سب ترا، سب ترا، سب ترا
اے خدا، اے خدا، تو بڑا، تو بڑا

☆

سارے در بند ہوں تو ہونے دے　　باب اپنا تو رکھ کھلا مولا
پاک، بھارت میں دوستی کردے　　میرے کشمیر کو بچا مولا

☆

آؤ آؤ مدینے چلیں ہم، پیاس قلب ونظر کی بجھانے
لطفِ فردوس ملتا ہے جس جا، سچ تو یہ ہے نظارہ وہی ہے
مصطفےٰ جانِ عالم پہ صدقے، بس وہی ہے ہمارا وہی ہے

☆

یہ کارگاہِ حیات ساری
ترے لئے ہی رواں دواں ہے
ترے لئے ہی رونقیں ہیں ساری
ترے لئے ساری رفعتیں ہیں
ترے لئے یہ جہان سارا

☆

اے سوختہ جاں لوگو! طیبہ میں چلے آؤ
رحمت کی برستی ہے برسات مدینے میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گر قربِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تحفہ مجھے دے یارب
مل جائے گی جنت کی سوغات مدینے میں

☆

نبیِ مکرم ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
بعدِ خدا ہے تو ہی مقدم صلی اللہ علیہ وسلم
شمس و قمر ہیں تجھ پہ قرباں
جن و ملائک تیرے درباں
تیرا ثنا خواں عالم عالم، صلی اللہ علیہ وسلم

اِن ابتدائی منظومات کے بعد غزلیات کو شامل کیا گیا ہے۔ غزل اُردو شاعری کی معراج ہے اِس میں جہاں حسن و عشق کے معاملات کو پیش کیا جاتا ہے جو اِس کا محبوب ترین موضوع ہے وہاں زندگی کے دوسرے پہلوؤں کی بھی بھرپور ترجمانی کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ خصوصاً جدید غزل نے تو اپنے روائتی موضوع سے ہٹ کر ہی اپنی کائنات تشکیل دینے کی کوشش کی ہے۔ بسمل نے بھی غزل کے روائتی موضوع سے قدرے ہٹ کر زندگی کے اُن تمام پہلوؤں کو سمیٹنے کی کوشش کی ہے جس سے وہ عبارت ہے اور جس کو دیکھے اور سمجھے بغیر اُس کے حقائق تک رسائی حاصل نہیں کی جاسکتی۔ اِن غزلوں کا اہم ترین پہلو وہ تفکر ہے جو قاری کو غور و خوض کی نہ صرف ترغیب دیتا ہے۔ بلکہ رک کر شاعر کی روح میں اترتے ہوئے اُس گوہرِ مراد تک پہنچنے کی تحریک بھی دیتا ہے جو دراصل شاعر کا عندیہ ہے۔ مجموعے میں شامل پہلی ہی غزل کے یہ اشعار دیکھئے۔

اِدراک ہی بے بس تھا، کچھ بھی نہ سمجھ پایا
آنے کا ہے کیا مطلب، کیوں لوٹ کے جانا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

احباب کی قبروں کو کیا دیکھنے آئے ہو؟
مٹی کے کھلونے تھے، مٹی ہی ٹھکانا ہے

☆

جینا کسے کہتے ہیں آخر جو سمجھ آیا
"اِک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے"

☆

ہے کاوشِ لاحاصل، انسان کی ہر کوشش
کہتے ہیں سکوں جس کو اِک خواب سُہانا ہے

☆

ان اشعار کو دیکھتے ہوئے یہ کہا جا سکتا ہے کہ زندگی کے گہرے شعور نے بسمل کو بہت سے ایسے حقائق تک پہنچا دیا ہے۔ جن تک انسان زندگی کی بھٹی میں تپنے کے بعد ہی پہنچ پاتا ہے۔ زندگی کے یہ ٹھوس حقائق ایسے نہیں ہیں کہ اُن تک کسی نے پہلی بار رسائی حاصل کی ہو لیکن اُس کے لہجے میں جو ایک صوفیانہ انجذاب پیدا ہو گیا وہ بیانیہ ہوتے ہوئے بھی متاثر کرتا ہے۔ اِس انجذاب کو تفکر کی آنچ نے اگر دو آتشہ نہیں تو کم سے کم آتشِ زیرِ پا کی کیفیت سے ضرور آشنا کر دیا ہے۔

معلوماتی و اطلاعاتی دھماکہ خیزی (Knowledge Explosion) نے اِس دور کی زندگی کو اس قدر پیچیدہ بنا دیا ہے کہ بسا اوقات انسان خود کو ایک ایسی دلدل میں پھنسا ہوا محسوس کرتا ہے جس سے نہ تو وہ نکل سکتا ہے نہ اُس میں غرق ہو سکتا ہے۔ "نہ پائے رفتن نہ جائے ماندن" والی کیفیت سے خود کو دوچار پاتا ہے۔ اس دور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میں انسان کی حالت یہی ہے۔ شائد اسی لئے فراق بھی یہ کہے بنا نہ رہ سکا ع

اس دور میں زندگی بشر کی بیمار کی رات ہوگئی

اقدار کی شکست نے زندگی کی بے معنویت کے احساس کو جس طرح عام کرنے کی کوشش کی ہے اُس سے بسمل بھی متاثر ہوئے نظر آتے ہیں گو وہ نامساعد حالات کے سامنے سرنگوں نہیں ہوتے ایسا اگر ہوتا پھر وہ یہ جاننے کی کوشش کبھی نہ کرتے کہ ایسا کیوں ہے؟ نہ وہ اپنے عمل کا محاسبہ کرتے نہ اپنے اردگرد کے ماحول پر نگاہ ڈالتے، اُسے سمجھنے کی کوشش کرتے۔ اُن کا یہ رویہ اِس بات کا ثبوت ہے کہ ابھی وہ زندگی سے قطعی طور مایوس نہیں ہوئے۔ دور وجود کے نہاں خانے میں کہیں کوئی دیا ابھی ٹمٹمار ہا ہے۔ جو غور و خوض کی ترغیب دیتا ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔

سمندر خامشی کا شش جہت ہے
اُبھرتا، ڈوبتا رہتا ہوں اکثر!
مری آنکھوں میں ہے خوابِ پریشاں!
عجب ہے میری بیداری کا منظر!
ہے سارا صحن روشن قمقموں سے
طلاطم ظلمتوں کا گھر کے اندر!
سوا نیزے پہ سورج آ گیا ہے
ہوئی ہے زندگی مانندِ محشر!

انسانی معاشرے کی تشکیل میں انسانی رشتے بنیادی کردار ادا کرتے ہیں۔ اسی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لئے سبھی آسمانی صحیفے اُن کی اہمیت پر سب سے زیادہ زور دیتے ہیں۔لیکن کچھ رشتے وہ بھی ہوتے ہیں جن کا تعلق صرف انسان کا اپنی ذات سے ہوتا ہے جو براہِ راست تو سماج کی تہذیب میں کردار ادا کرتے نظر نہیں آتے لیکن غور کیجئے تو یوں لگتا ہے جیسے معاشرے کی تہذیب و ترتیب میں وہ بھی کوئی کم اہم کردار ادا نہیں کرتے۔معاشرے کی تشکیل کا منبع اگر انسان ہے تو ذات سے رشتوں کا محور بھی انسان ہی ہے پھر دوئی و بُعد کیا؟ لیکن انسان کی زندگی میں کبھی کبھی یوں بھی ہوتا ہے کہ وہ حقیقت کی زہرتابی سے بچنے کیلئے مجاز کا سہارا لینے کیلئے خود کو مجبور پاتا ہے۔ذات کے آئینے میں اُسے جو عکس دِکھائی دیتے ہیں وہ اتنی ہولناک صداقتوں کو لئے ہوتے ہیں کہ وہ اُن کی جگہ مادی اور عبوری صداقتوں کے سائے میں پناہ لینا بہتر سمجھتا ہے۔یہ جانتے ہوئے بھی کہ یہ فریب اُسے کہیں کا نہ رکھے گا وہ اُس میں مبتلا ہو جاتا ہے۔اِن اشعار میں بسملؔ نے اِسی انسانی حقیقت کو پیش کرنے کی کوشش کی ہے۔

چوم کے پتھر آئینے کو توڑ دیا اِک بالک نے
اپنے آپ سے ملنا جلنا چھوڑ دیا اِک بالک نے
آگے اونچی دیواریں ہیں پیچھے گرد اُڑاتی راہ
کیسے موڑ پہ لا کر بسملؔ چھوڑ دیا اِک بالک نے

زندگی کی وہ قدریں جو اسے وزن و وقار عطا کرتی ہیں جب گہنا جاتی ہیں یا جب آدمی کا یقین اُن سے اُٹھ جاتا ہے تو اِس تبدیلی کا منفی اثر فطرت کے نظام پر بھی پڑتا ہے کیونکہ اِس کائنات کی تشکیل انسان کے لئے ہی تو کی گئی ہے۔وہی تو اشرف المخلوقات اور مرکزِ کائنات ہے۔ہمارے دور میں زمینی و ماحولیاتی عناصر میں جو تبدیلی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رونما ہوئی ہے اُس کی بنیادی وجہ آدمی کا اپنے منصب سے ہٹنا ہی تو ہے۔ دیکھئے اِس حقیقت کی طرف بسملؔ کس خوبصورتی سے اشارہ کرتے ہیں۔

کوئی بادل اس طرف سے کیا گیا
ہر کلی ہر شاخ کو ایطا گیا
مچھلیاں پانی میں جل کر رہ گئیں
اور چٹانوں کا دل کجلا گیا

☆

چاند، سورج میرے کوچے میں کبھی آئے نہیں
غالباً اس شہر کی ہیں ساری تعمیریں غلط

☆

جی چاہے جیسے جو بھی کئے جاؤ دوستو!
بستی میں کوئی فعل نہ معیوب رہا ہے

☆

یوں تو زندگی بذاتِ خود کسی المیے سے کم نہیں ہے اِس پر اگر انسان نظر بینی اور دلِ وجود تک اُترنے کی قدرت بھی رکھتا ہو تو وہ یعنی زندگی عذاب بن جاتی ہے۔ بسملؔ کے یہاں یہ کیفیت بھی جاری وساری نظر آتی ہے اُن کی شائد ہی کوئی غزل ایسی ہو جس میں یہ ایک طرح کی خنکی محسوس نہ کی جاسکتی ہو زندگی کے گہرے شعور میں اِس خنکی میں اور بھی شدت پیدا کردی ہے۔ چند اشعار ملاحظہ کیجئے۔

دوستو! کیسے کہوں کیسی قیامت ہوگئی
زندگی جو بھی ملی وقفِ ملامت ہوگئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ٹہنی ٹہنی پھول خوشیوں کے تلاشے تھے مگر
ہر قدم پر خار پائے اور ندامت ہو گئی

☆

اس طرح اب خموش ہوں بسملؔ
اِک شکستہ ستار ہوں گویا

☆

غم کی ایسی ہوا چلی بسملؔ
شہر سارا اُداس بیٹھا ہے

☆

نہ رات ہی کا سکوں ہے باقی نہ دن کی راحت رسانیاں ہیں
زمانہ گذرا میں پھر رہا ہوں گلی گلی میں خیال ہو کر

☆

اب کے موسم کیا رنگ لایا
ہر گل پر کانٹا اُگ آیا
کیوں آنکھیں ویرانے ڈھونڈیں
کیوں بستی سے جی گھبرایا
مایوسی، محرومی منزل
ہم نے کیا رستہ اپنایا

☆

کس لئے رکھا تھا میری داستاں کو ناتمام
کیوں لکھا ہے ریت کی تختی پہ تو نے میرا نام

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میں تو اپنی بھول سے دلدل میں آ کر پھنس گیا
دیکھتے ہو تم تماشہ بیٹھ کر بالائے بام

☆

جدیدیت نے جس نئی حسّیت کو جنم دیا تھا اس نے عالمی ادب کے ساتھ ہی ساتھ اُردو ادب کو بھی متاثر کیا اور کم و بیش بیس برس تک اردو شعر و ادب میں ایسے ایسے تجربے کرائے جو مثبت ہو یا منفی پر اس سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ انھوں نے کچھ ایسے فن پارے بھی اردو ادب کو دیئے جو اب ہماری ادبی تاریخ کا حصہ ہیں اور جن سے کوئی صرفِ نظر کی جسارت نہیں کر سکتا۔ اِس جدید حسّیت نے موضوعاتی ہی نہیں لسانی سطح پر بھی ایسے لہجے کو یا شعریات کو پروان چڑھایا جو متاثر کیے بنا نہیں رہتا ایسی شعریات کا احساس ہمیں بسمل کے ان اشعار کو پڑھتے ہوئے ہوتا ہے۔

گھر میں جب بے گھر رہتے ہیں — روتے بام و در رہتے ہیں
بسمل خود سے بھی چھپتا ہوں — شیشے نے چہرا دِکھلایا
ساری فصلیں زہریلی ہیں — کھیتوں میں کیا ناگ دہے ہیں

غزلوں کے علاوہ اچھی خاصی تعداد نظموں کی بھی اِس مجموعے میں شامل ہے۔ موضوعاتی اعتبار سے اِن میں بھی خاصا تنوع ہے مثلاً کچھ نظمیں اگر حُسنِ فطرت (دہرہ گلی کے نام، پیڑ، برف باری، شجر، بہار کا موسم) سے متعلق ہیں تو کچھ سماج میں ہو رہے خون خرابے کو موضوع بناتی ہیں۔ اِن میں ''ایک پہلو یہ بھی ہے کشمیر کی تصویر کا'' اور ''سرزمینِ کشمیر کے نام'' خصوصاً قابلِ ذکر ہیں۔ کچھ سماجی بُرائیوں کے انسداد پر مبنی ہیں جیسے ''سگریٹ نوشی، نقل کے خلاف صدائے احتجاج'' ایک دو نظموں میں اتفاق و اتحاد کی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

برکتوں کو موضوع بنایا گیا ہے چند تہنیتی اور رثائی ہیں۔

مجموعی اعتبار سے بسملؔ نے انھیں اچھی طرح نبھانے کی کوشش کی ہے ہاں اُن نظموں میں روانی زیادہ ہے جن کا تعلق حالاتِ حاضرہ سے ہے۔ کچھ نمونے پیش کرتا ہوں۔

راہ گیروں کے تڑپتے ہوئے لاشے دیکھوں

رات دِن خوں میں نہائی ہوئی گلیاں دیکھوں (ہندنامہ)

بادِ صبا و سبزۂ نو رستہ اب کہاں

بارود کا دھواں ہے چناروں کے دیس میں (ایک پہلو۔۔۔)

بنے فردوس بر روئے پھر سے چمن میرا

خدایا آگ کے دریا سے کوئی راستہ دے دے (سرزمینِ کشمیر کے نام)

کچھ قطعات بھی ہیں جو عصری مسائل کو موضوع بناتے ہیں۔

مثنوی خیرِ کثیر سے پہلے ''سی حرفی'' کے عنوان سے اردو کلام بھی شامل کیا گیا ہے۔ اِس صنفِ شعر کے بارے میں چونکہ جناب شہبازؔ راجوروی کا مفصل نوٹ شامل ہے اِس لئے میں اس کے بارے میں سوائے اِس کے اور کچھ نہیں کہنا چاہتا کہ بسملؔ نے اسے بھی خوب نبھانے کی کوشش کی ہے۔

مثنوی خیرِ کثیر میں کچھ اخلاقی مضامین یا پند و نصائح کو موضوع بنایا گیا ہے۔ تصوف کی چاشنی نے اشعار کی تاثیر میں اضافہ کیا ہے۔ کچھ اشعار ملاحظہ کیجئے۔

گھر روشن ہوں بن جاتے ہیں دشمن بھی پروانے

تاریکی میں ساتھ رہیں جو وہ سچے یارانے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تنگی طلبی جیون ساتھی اِس سے نہ گھبرانا
چند لمحوں کے موسم بسملؔ اب آنا اب جانا

محنت کر کے راکھ جو پاؤ اُس کو امرت جانو
لوٹ کھسوٹ کے سیم و زر کو زہرِ قاتل مانو

بدعملوں کی صحبت سے کب فیض کسی نے پایا
کیکر پر انگور چڑھائے ہر گچھا زخمایا

داناؤں نے اِس دُنیا سے کب ہے آنکھ ملائی
اِس کے جال میں جو بھی آیا اُس نے لی رُسوائی

ذاتوں پر جو اتراتے ہیں وہ شیطان کے بھائی
اِن لچروں سے بچ کے رہنا یہ سارے سودائی

رشتے ناتے جھوٹے بسملؔ اِن پر نہ اِترانا
تنہا آئے تنہا رہنا تنہا ہی ہے جانا

اِن اشعار میں بعض ایسے بھی ہیں جن میں ٹھوس تجربات کو بے کم و کاست پیش کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔

کچھ چہرے ہیں پیارے پیارے ناگ ہیں پر زہریلے
باطن میں ابلیسی ہیں یہ ظاہر میں شرمیلے

جیب رکھو گے بھر کے بسملؔ بنے گا یار زمانہ
خالی جیب اگر ہو جاؤ گھر پر بھی نہ جانا

کوئی ظاہر کوئی باطن روئے خلقت ساری
اِس دُنیا میں کون ہے بسملؔ جو ہے غم سے عاری

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جہاں تک شعریات کا تعلق ہے بسمل نے اپنے کلام میں اُسی لب و لہجے کو اختیار کرنے کی کوشش کی ہے جو عوام سے قریب تر ہے۔ اِس کی وجہ شائد یہ ہے کہ ان پر پہاڑی اور پنجابی لب و لہجے کا خاصا اثر ہے غزلیات میں البتہ اُنھوں نے اُردو کی کلاسیکی روایت سے ہی خود کو قریب رکھنے کی کوشش کی ہے۔ سادگی، غنایت اور شستگی ایسی خصوصیات اُن کے کلام کو تاثیر کے جوہر سے آراستہ کرتی ہیں۔

مجھے امید ہے بسمل کا یہ مجموعۂ کلام پسندیدگی کی نظر سے دیکھا جائے گا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لفظوں کے آس پاس

(ایاز رسول نازکی ۲۵ مارچ ۲۰۱۰ء جموں)

۲۰۰۴ء کے دوران ریاست جموں وکشمیر کے ایک دُور اُفتادہ اور معاشی اور تعلیمی لحاظ سے نسبتاً کم ترقی یافتہ علاقے پونچھ راجوری کے ضلع راجوری میں حضرت بابا غلام شاہ بادشاہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے نام گرامی سے منسوب ایک یونیورسٹی کا قیام عمل میں لایا گیا۔ میری نیک بختی تھی کہ آغاز میں ہی یعنی ۲۰۰۵ء میں مجھے اِس ادارے کے ساتھ منسلک ہو جانے کا موقع نصیب ہوا۔ میں نے پورے دو سال یعنی ۲۰۰۵ء سے ۲۰۰۷ء تک اِس دانش گاہ کے اوّلین رجسٹرار کی حیثیت سے فرائض انجام دیئے۔ ذاتی طور پر یہ عرصہ میرے لئے اِس لحاظ سے کافی اہم رہا کہ اِس علاقے کو دیکھنے جاننے اور یہاں کے گونا گوں مسائل کو سمجھنے کا موقع نصیب ہوا۔ ساتھ ہی اِن دو اضلاع میں سکونت پذیر دانشوروں، شاعروں، ادیبوں اور فنکاروں کے ساتھ ذاتی مراسم قائم کر سکا۔ یہ علاقے ہر زمانے میں مردم خیز رہے ہیں اور ایک دور وہ بھی تھا جب اِن پہاڑیوں کے درمیان ادب، شاعری، صحافت اور علم کا طوطی بولتا تھا۔ اُردو ادب کے ساتھ کئی بڑے بڑے نام اِن ہی بستیوں میں مشہور و معروف ہوئے۔ بہر حال جب میں اِن علاقوں میں وارِد ہوا تو علم و ادب کی بساط بچھی تھی اور کئی برگزیدہ ادیب اور شاعر اپنی اپنی طرز پر شعر و ادب کی خدمت میں منہمک تھے۔ اِن میں کئی نام ریاستی اور ملکی سطح پر بھی جانے پہچانے جاتے ہیں۔ اِن حضرات میں خورشید بسملؔ صاحب کا نام نامی بھی شامل ہے۔ بسملؔ صاحب پیشے اور (Commitment) کے اعتبار سے سرتاپا اُستاد ہیں اور اُنہوں نے اپنی پوری زندگی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

علم کے نور کو پھیلانے میں صرف کی ہے۔ اُن کی مساعیٔ جمیلہ سے ایک خوبصورت دانش گاہ کا قیام عمل میں آیا ہے جہاں بنیادی اور ثانوی درجے کی تعلیم کا بندوبست ہے۔ اُن کے اِس اسکول سے ہزاروں بچے اور بچیاں علم کے نور سے منور ہو کر نکلے ہیں۔ یہاں کے فارغ التحصیل طالبِ علموں نے خوب نام کمایا ہے۔ خورشید بسمل اچھے اُستاد ہی نہیں شعر و ادب سے بھی گہری وابستگی رکھتے ہیں۔ اور ایک اچھے اور معیاری شاعر ہیں۔ اِس بات کا احساس مجھے اُس زمانے میں ہوا تھا۔ وہ اپنے ادارے میں باقاعدگی کے ساتھ ایک بڑا مشاعرہ کرتے رہے ہیں اِن مشاعروں میں مجھے بھی شریک ہونے کا موقع ملتا رہا۔ یہاں انھیں سننے کا موقع بھی نصیب ہوا اور گاہے گاہے رسائل میں بھی اُن کا کلام دیکھنے کا موقع ملتا رہا۔ اُن کا ایک باضابطہ ''مجموعۂ کلام'' اِن صفحات کے ساتھ ہی قارئین کے ہاتھوں میں پہنچ جائے گا۔ اِن صفحات پر پھیلی ہوئی خالص شاعری کو دیکھ کر میں واقعی دنگ رہ گیا۔ جستہ جستہ سننے اور پڑھنے اور یکجا سارا کلام پڑھنے میں تاثر مختلف ہوتا ہے۔ اِس بات کا احساس اِس مجموعہ کو پڑھ کر ہوا۔ اِس مجموعہ کو دیکھنے سے پہلے میں بسمل صاحب کو ایک شاعر سمجھتا تھا مگر ان کا یہ مجموعہ مطالعہ کرنے کے بعد میں انھیں ایک بہت ہی اچھا منجھا ہوا اور سلجھا ہوا شاعر ماننے اور منوانے پر بضد ہوں۔

انھوں نے لگ بھگ سب ہی مروّجہ اصنافِ سخن میں طبع آزمائی کی ہے۔ اِس مجموعہ میں نظموں اور غزلوں کا خاصا انتخاب شامل ہے۔ ان کی نظمیں موضوعاتی ہیں اور سماج میں موجود مسائل سے متعلق ہیں۔ وہ نوجوان نسل کی ذہنی نشوونما کے ساتھ ساتھ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اخلاقی قدروں کی آبیاری کا فریضہ انجام دینے کو اہمیت دیتے ہیں۔ ربِ کائنات کی حمد و ثناء اور رسولِ مقبول ﷺ شانِ اقدس میں لکھی گئی نعتیں جہاں شاعری کی عقیدتوں کا واضح اظہار ہیں وہاں وہ شاعر کی شاعرانہ صلاحتوں کا بھی برملا اعلان ہیں۔ حمد و ثنا اور خاص طور نعت کہنے میں بڑے بڑوں کے پسینے چھوٹتے ہیں اور ''برسرِ تیغ است قلم را'' معاملہ قادر الکلام اساتذہ کے ساتھ بھیر رہا ہے۔ مگر خورشید بسملؔ اپنی خالص محبت، عقیدت اور جذبے کی سچائی اور خلوص کی بدولت اِن مراحل سے کامیابی کے ساتھ گذرتے نظر آتے ہیں اور کہیں پر بھی کسی حرف یا لفظ کو نشان زد کرنے کا موقع نہیں دیتے۔

میں گنہگار ہوں، میں سیہ کار ہوں، بحرِ عصیاں میں مولیٰ گرفتار ہوں
گر نہ مجھ کو بچائے گی رحمت تری، میرے بچنے کا اب کوئی امکاں نہیں

اور پھر نعتِ مصطفےٰ ﷺ میں خورشید بسملؔ وجد میں آکر گانے لگتے ہیں۔

☆ مدینے کو جانے کے دِن آرہے ہیں　　مقدر بنانے کے دِن آرہے ہیں
یہ اشکِ ندامت بھی موتی بنیں گے　　یہ آنسو بہانے کے دِن آرہے ہیں

☆ اے سوختہ جاں لوگو! طیبہ میں چلے آؤ　　رحمت کی برستی ہے برسات مدینے میں

خورشید بسملؔ کی موزونیٔ طبع کی جولانیاں اُن کی غزلوں کے اکثر اشعار میں جلوہ گر نظر آتی ہیں۔ بسملؔ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں اور ان دو مصرعوں کی جادو بھری کائنات میں ایسے ایسے طلسم خانے آباد کرتے ہیں کہ ان کی سیر کرنے والا سامع یا قاری دیکھتا جاتا ہے، محظوظ ہوتا جاتا ہے اور اپنی حیرت اور تشفّی کا سامان مہیا کرتا جاتا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کامیاب شاعر کامیاب شعر کہتا ہے اور زیادہ کامیاب شاعر کے ہاں ان اشعار کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ یہی حال خورشید بسمل کا ہے۔ وہ کامیاب غزل گو شاعر کے زمرے میں رکھے جاسکتے ہیں کیوں کہ اُن کی خال ہی کوئی ایسی غزل نشان زد کی جاسکتی ہے کہ جس میں اچھے اشعار کی تعداد قلیل گردانی جاسکے۔

غزلیات کے تحت درج پہلی ہی غزل کا پہلا ہی شعر اِس بات کا عندیہ دیتا ہے کہ موضوعات چاہے پُرانے ہی ہوں۔ اُنھیں نئے انداز سے کہنے اور برتنے کا سلیقہ ہی اچھے شاعر کی پہچان ہیں۔

میثاقِ ازل مجھ کو کچھ ایسے نبھانا ہے
آندھی میں مجھے جیسے اِک دیپ جلانا ہے
اِدراک ہی بے بس تھا کچھ بھی نہ سمجھ پایا
آنے کا ہے کیا مطلب کیوں لوٹ کے جانا ہے

اساتذہ نے یہی مضمون باندھے مگر اپنے اپنے انداز میں۔

لائی حیات آئے، قضا لے چلی چلے
اپنی خوشی سے آئے نہ اپنی خوشی چلے

اسی غزل کا یہ شعر حیاتِ انسانی کی بے ثباتی کا ایک خوبصورت زاویہ ہے۔

احباب کی قبروں کو کیا دیکھنے آئے ہو
مٹی کے کھلونے تھے، مٹی ہی ٹھکانا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بایں ہمہ خورشید بسمل کی غزلوں کا موضوع انسانی زندگی کی بے ثباتی نہیں بلکہ انسانی روح اور دِل کے اندر پھیلے کرب کے بے آب وگیاہ ویرانے ہیں۔ جن کی آبیاری کا کوئی سامان نہیں۔ خورشید بسمل نہ تو ترقی پسندوں کا ڈھول پیٹتے نظر آتے ہیں اور نہ ہی جدیدی شبستانوں کی آوارہ گردی میں ہی منہمک دِکھائی دیتے ہیں۔ اُن کی شاعری اور خاص کر اُن کی غزل کی شاعری میں ایک اپنی ہی فضا قائم ہوئی نظر آتی ہے۔ اور یہی شائد اُن کا خاصا ہے یہی بات انہیں اپنے ہمعصروں سے ممتاز کرتی دکھائی دیتی ہے۔

لکیریں کھینچتا رہتا ہوں اکثر! اُبھرتا ہی نہیں ہے کوئی پیکر!!

سمندر خامشی کا شش جہت ہے اُبھرتا، ڈوبتا رہتا ہوں اکثر!

مری آنکھوں میں ہے خوابِ پریشاں عجب ہے میری بیداری کا منظر!

یہ رنگ بسمل کا سب سے خوبصورت رنگ ہے۔ ان اشعار میں اور اس قبیل کے دیگر اشعار میں یہ شعور اور لاشعور کے درمیانی فاصلوں کی جادۂ پیمائی کی سعی ایک کے بعد ایک منظر اور ایک کے بعد ایک پیکر تراشنے میں کامیاب اور کامران ہو جاتی ہے۔

مجھکو ریگِ دشت سا تشنہ رکھا اور سمندر کا پتہ دیتا گیا

اس کا تھا یہ فن کہ تھی جادوگری ساری خوشیاں لے کے غم دیتا گیا

سبز اندر سبز باہر تھا بدن حادثوں کی دھوپ میں جھلسا گیا

خورشید بسمل کی غزلوں کا ایک اور رنگ حادثاتِ دہر کی آئینہ بندی کا رنگ ہے ، ریاست پچھلی کئی دہائیوں سے جس خاک وخوں کے دریا کو پار کرنے کی سعی کر رہی ہے اس کا سیدھا سیدھا اثر ہر حساس فنکار پر پڑنا لازمی ہے۔ فنکار کوئی جزیرہ نہیں ہوتا جو سمندر کے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پانی سے گھرا ہوا اور اپنی محفوظیت کو بھرم رکھنے کی عیش پرستی پر قادر ہو، فنکار گرد وغبار کے صحراؤں کے ساتھ منسلک ایک نخلستان ہوسکتا ہے۔ جس پر ریگستان کی ہر ہوا اور اُٹھنے والی ہر یورش کا اثر پڑتا رہتا ہے۔ حالات نے ہمیں جس بے یقینی اور بے ثباتی سے روشناس کرایا ہے اس کی گونج ان اشعار میں صاف صاف سُنائی دیتی ہے۔

کیسی تھی یہ نگاہ جو پتھرا گئی مجھے　　یہ کون مجھ کو نقش با دیوار کر گیا
دیوار و در کی قید میں محفوظ تھا بہت　　کھڑکی کھلی تو مجھ پہ کوئی وار کر گیا
خبروں کا موقع آیا ہے　　اپنے رنگ اُڑتے جاتے ہیں

اور اس صورتِ حال کی توجیہات ڈھونڈنے کا مرحلہ بھی سامنے آتا رہتا ہے۔ اور بنیادیں ہی لڑکھڑاتی محسوس ہونے لگتی ہیں۔

چاند سورج میرے کوچے میں کبھی آئے نہیں
غالباً اس شہر کی ہیں ساری تعمیریں غلط

خورشید بسملؔ پل بھر کیلئے حالات سے سمجھوتا کرنے پر بھی راضی نظر آتے ہیں مگر یہ کیفیت بہر حال پل بھر کیلئے ہی ہوتی ہے۔

☆ توڑ ڈالے سب عزائم خامشی میں گم ہوئے
ختم میرے شہر والوں کی وہ شکایت وگئی

☆ خود سے خود کو چھپائے پھرتا ہوں
خود سے ہی مستعار ہوں گویا

☆ غم کی ایسی ہوا چلی بسملؔ
شہر سارا اُداس بیٹھا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مگر خورشید بسمل اداسی اور روپوشی کے ان مراحل کو خیر باد کہتے ہیں اور دلدل کو پار کرنے کی سعی بھی کرتے ہیں۔

میں لڑ رہا ہوں بلا توقف　　میں گر نہ جاؤں نڈھال ہو کر

اور جو بالائے بام تماشہ دیکھنے میں ہی خوش ہیں ان سے بھی بھڑ جانے میں عار نہیں۔

میں تو اپنی بھول سے دلدل میں آ کر پھنس گیا
دیکھتے ہو تم تماشہ بیٹھ کر بالائے بام
میرے پیارے جگنوؤ تم پھر کبھی آنا اِدھر
میرے کھیتوں میں نہیں آتی ہے اب ساون کی شام

امید و بیم کی یہی کیفیت دراصل شاعری کیلئے موافق ماحول مہیا کرتی ہے اور اِن ہی کیفیات کی آئینہ بندی کرنے میں خورشید بسمل کو ید طولےٰ حاصل ہے۔

دروازوں کو بند نہ سمجھو،　　لوگ چھپے اندر رہتے ہیں
باغ کی ٹہنی ٹہنی دیکھی،　　سہمے سب طائر رہتے ہیں
پریوں نے پیچھا چھوڑا ہے،　　ہم بھی اپنے گھر رہتے ہیں

موقع و محل نہیں کہ اِن تعارفی کلمات میں تفصیل بیان کی جائے ورنہ یہ تذکرہ طویل ہوگا۔ اکتفاء اس پر کہ خورشید بسمل کا یہ مجموعہ ان کی شاعرانہ قدر و قیمت کا احاطہ کرنے میں بے حد کارآمد ثابت ہوگا اور سچے شعروں کو پرکھنے والے ان اشعار کو ہاتھوں ہاتھ لیں گے۔

بسمل ترے کلام میں پیچیدگی نہ تھی
لفظوں کے آس پاس معانی کو دیکھتا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حمد باری تعالیٰ

حمد ہے سب تری سب ثنا ہے تری، اے خدا تجھ سا کوئی بھی رحماں نہیں
قبر میں تو مرا، حشر میں تو مرا، اے خدا تجھ سا کوئی نگہباں نہیں

میں گنہگار ہوں، میں سیہ کار ہوں، بحرِ عصیاں میں مولیٰ گرفتار ہوں
گر نہ مجھ کو بچائے گی رحمت تری، میرے بچنے کا اب کوئی امکاں نہیں

علم آسان کر جہل کافور کر، دور دُنیا سے شیطان کا جال کر
راہ سیدھی دِکھا ساری دُنیا کو تو، اِس سے بڑھ کر کوئی اور احساں نہیں

چار سو ظلمتیں، نفرتیں، شورشیں، حق کی خاطر ہیں یاں بن رہی سازشیں
رحمتِ حق ذرا ناؤ کو تھامنا، کوئی طوفاں ترے پیش طوفاں نہیں

کیسے بسمل حزیں تیرے دربار میں، سر میں سودا لئے، غرق افکار میں
یوں تڑپتا رہے، یوں ترستا رہے تیری رحمت کے ہرگز یہ شایاں نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اے خدا، اے خدا، تو بڑا، تو بڑا
کون تیرے سوا، اے خدا، اے خدا
ماہ و انجم ترے ، عرشِ اعظم ترا
بحر و بر ہیں ترے ، فرشِ خاکی ترا
سب ترا، سب ترا، سب ترا، سب ترا
اے خدا، اے خدا، تو بڑا، تو بڑا
اِک نظر کر اِدھر ، دیدے اِذنِ سحر
راستہ بھی دِکھا ، مختصر کر سفر !!
ہاتھ تیرے بقا، ہاتھ تیرے بقا
اے خدا، اے خدا، تو بڑا، تو بڑا
بچ گیا غم سے وہ ، ٹل گئیں آفتیں
آ گیا در پہ جو مل گئیں منزلیں
مجھ کو بھی ہو عطا، مجھ کو بھی ہو عطا
اے خدا، اے خدا، تو بڑا، تو بڑا
بارگہہ میں تری ، ہوگئی حاضری
اپنے بسمل کو دے اِک نئی زندگی
سن لے اس کی دعا، سُن لے اس کی دعا
اے خدا، اے خدا، تو بڑا، تو بڑا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اے خدا ہے یہ سب کمال ترا
شش جہت حسن بے مثال ترا
جو بھی میرا ہے سب ہی تیرا ہے
میری یہ جان، اور مال ترا

بحر و بر سب فنا کی جانب ہیں
صرف ہے نام لازوال ترا

کس طرح میں کروں شکر اے خدا تیرا
کائنات کو کیسے اُتاروں ذرّے میں؟
بتا!!!
سمندروں کو سیاہی میں کس طرح بدلوں؟
درختوں سے کیسے بناؤں قلم؟
ہزاروں ہاتھ میں لاؤں کہاں سے ربِ جلیل؟
ملے گا ورق کہاں سے کہ جس پہ لکھوں کچھ؟
قیامِ جامعہ کا تذکرہ عظیم ترین
مجھے تو شکر کے الفاظ ہی نہیں ملتے
مجھے تو شکر کے الفاظ ہی نہیں ملتے

نوٹ:- ۱۵/دسمبر ۲۰۰۵ء کو بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی کے دوسرے یومِ تاسیس پر یہ نظم شکرانہ لکھی گئی اور تقریب میں پڑھی بھی گئی۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ساری ہے حمد تیری ساری تری ثنا ہے
رحمت کی تیری بے شک کوئی نہ انتہا ہے

راہِ ھدیٰ کا ہم کو انعام تو عطا کر
ارض و سما کے مالک تیرا ہی آسرا ہے

تجھ سے ملی بشر کو منزل بھی آگہی بھی !
ظلماتِ یاس میں تو امید کا دیا ہے !!

علم و عمل کی مشکل آسان کر خدایا !
اعلیٰ شعور دیدے اپنی یہی دُعا ہے

ہم سب ہیں تیرے بندے مالک ہے تو ہمارا
''راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہے''

نوٹ :- ۴/اگست ۱۹۸۶ء کو علیل والد محترم سے میں نے اُن کی صحت کے بارے میں دریافت کیا تو آپ نے جواباً فرمایا ''راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تیری رضا ہے'' کی طرح میں یہ حمد لکھی گئی ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تعریف تری ساری
سارے جہانوں پر
تیرا فیض رہے جاری

جو چاہے بناتا ہے
تو ہی ڈبوتا ہے
تو ہی پار لگاتا ہے

دن ہو گا قیامت کا
تیری بلندی کا
اور میری ندامت کا

رنگ تیرے نیارے ہیں
تیرے سبھی موسم
سب تیرے نظارے ہیں

اِک تیرا سہارا ہے
ناؤ مری تو ہے
اور تو ہی کنارہ ہے

راہ سیدھی چلا مجھ کو
جن سے خفا تو ہے
تو اُن سے بچا مجھ کو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مناجات

صرف تجھ کو ہی دوں صدا مولا
تجھ سے ہے یہ مری دُعا مولا

مدتوں سے ہے آرزو میری
حجِ مقبول پہ بلا مولا

شامِ بطحا نصیب کر مجھ کو
اور طیبہ میں تو جگا مولا

میری منزل قریب تر کر دے
راہ سیدھی مجھے دِکھا مولا

سارے در بند ہوں تو کیا پرواہ
باب اپنا تُو رکھ کھلا مولا

پاک ، بھارت میں دوستی کر دے
میرے کشمیر کو بچا مولا

برگِ گُل پہ رہے بہار سدا
باغ رکھنا ہرا بھرا مولا

دست بستہ ہے ملتجی بسملؔ
میرے افسرؔ کو دے شفا مولا

ؔ برادرِ محترم اقبال نازش صاحب کا بیٹا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نعتہائے رسولِ مقبول ﷺ

مصطفےٰ جانِ عالم پہ صدقے، بس وہی ہے ہمارا وہی ہے
ڈوبتوں کا کنارہ وہی ہے ،بے کسوں کا سہارا وہی ہے
مصطفےٰ جانِ عالم پہ صدقے، بس وہی ہے ہمارا وہی ہے

ربِّ عزت سے ہم کو ملایا ،راستہ گمرہوں کو دکھایا
جس نے ہم کو سنوارا وہی ہے ،جس نے ہم کو نکھارا وہی ہے
مصطفےٰ جانِ عالم پہ صدقے، بس وہی ہے ہمارا وہی ہے

ظلمتیں سب مٹا دیں جہاں کی روشنی کے سمندر بہائے
چاند سورج ہیں دربان جس کے عرشِ اعظم کا تارہ وہی ہے
مصطفےٰ جانِ عالم پہ صدقے، بس وہی ہے ہمارا وہی ہے

آؤ آؤ مدینے چلیں ہم ، پیاس قلب و نظر کی بجھانے
لطفِ فردوس ملتا ہے جس جا ، سچ تو یہ ہے نظارہ وہی ہے
مصطفےٰ جانِ عالم پہ صدقے ، بس وہی ہے ہمارا وہی ہے

اِک حقیقت یہ کہہ دینگے بسمل،کوئی مانے اسے یا نہ مانے
میرے آقا کو چاہا ہے جس نے میرے مولیٰ کا پیارا وہی ہے
مصطفےٰ جانِ عالم پہ صدقے، بس وہی ہے ہمارا وہی ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہزاروں انجم ہیں کہکشاں میں
نہ تجھ سا کوئی مگر ستارہ
نہ تجھ سا کوئی مگر ستارہ

☆ ہے تو ہی یٰسیں ، تو ہی مزمل
ہے تو ہی طٰہٰ ، تو ہی مدثر
تیرے ہی چرچے ہیں لامکاں میں
بشر تو اِک لا مثال ایسا
خدا نے جس پہ قرآں اُتارا

☆ یہ کار گاہِ حیات ساری
ترے لئے ہی رواں دواں ہے
ترے لئے ہی رونقیں ہیں ساری
ترے لئے ساری رفعتیں ہیں
ترے لئے یہ جہان سارا

☆ تمام بندے تھے گردشوں میں
تھے ظلمتوں میں ، تھے اُلجھنوں میں
نہ کوئی ساتھی نہ کوئی رہبر
نہ کوئی جادہ نہ کوئی منزل
بس ایک ناؤ تھے بے کنارہ

☆ ہمیں خدا سے ملایا تو نے
گرے ہوئے تھے ، اُٹھایا تو نے
سلیقہ بخشا ہے زندگی کا
شعور پایا ہے بندگی کا
یہ حق ہے بس تو نے ہی نکھارا

☆ تو ذکرِ فکرِ رسول ﷺ کر لے
یہ تیرے بس میں نہیں ہے بس لے
تو کم تو کیا کمتریں نہیں ہے
وہ اِک سمندر ـــــــــ
نہیں ہے جس کا کوئی کنارہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مدینے کو جانے کے دن آرہے ہیں
مقدر بنانے کے دن آرہے ہیں
خوشا یہ سعادت کہ آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کے در پر
غمِ دل سنانے کے دن آرہے ہیں
یہ حسرت تھی مدت سے بطحا کو دیکھیں
یہ حسرت مٹانے کے دن آرہے ہیں
اجی خانۂ کعبہ کی رعنائیوں میں
دل و جاں سجانے کے دن آرہے ہیں
سبھی اُلجھنیں ہم یہیں چھوڑ جائیں
کہ سب کچھ بھلانے کے دن آرہے ہیں
جہاں رحمتوں کا نزولِ مسلسل
وہاں جانے آنے کے دن آرہے ہیں
جہاں بادشاہ خاکروبی ہیں کرتے
وہاں سر جھکانے کے دن آرہے ہیں
نہائیں گے زمزم سے ، زمزم پئیں گے
شفایاب ہونے کے دن آرہے ہیں
زیاں ہی زیاں ہر قدم پر ہوا ہے
پر اب کچھ کمانے کے دن آرہے ہیں
یہ اشکِ ندامت بھی موتی بنیں گے
وہ آنسو بہانے کے دن آرہے ہیں
کرو شکر بسمل خدائے جہاں کا
امیدیں بر آنے کے دن آرہے ہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دل کے تو بدلتے ہیں حالات مدینے میں
کچھ اور ہی ہوتے ہیں جذبات مدینے میں

اللہ کی عنایت سے میں دوڑا چلا آیا
آنے کی نہ تھی ورنہ اوقات مدینے میں

اے سوختہ جاں لوگو! طیبہ میں چلے آؤ
رحمت کی برستی ہے برسات مدینے میں

گر قربِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کا تحفہ تو مجھے دے دے
مل جائے گی جنت کی سوغات مدینے میں

وہ جس کی ثناء خواں ہے خود شانِ خدا وندی
جس سے ہے جہاں روشن وہ ذات مدینے میں

بسملؔ سے نہ پوچھو تم رودادِ سفر یارو
تم کو بھی خدا دے دے اِک رات مدینے میں

نوٹ:- سال ۸۔۲۰۰۷ء میں حجِ بیت اللہ کی سعادت نصیب ہوئی اور مدینۂ طیبہ کی حاضری کے موقع پر مسجدِ نبوی شریف میں گنبدِ خضریٰ کے سامنے بیٹھ کر یہ کلام تخلیق ہوا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

رہبرِ عالم ، ہادیٔ اعظم صلی اللہ علیہ وسلم
بعدِ خدا تو سب پہ مقدم صلی اللہ علیہ وسلم
شمس و قمر ہیں تجھ پر قرباں
جن و ملائک تیرے درباں
''تیرا ثنا خواں عالمِ عالم صلی اللہ علیہ وسلم''
بے مثل دیکھی زیبائی تیری
بے مثل پائی گویائی تیری
تیرا ہی کوثر ، تیرا ہی زم زم صلی اللہ علیہ وسلم
سب نبیوں میں تو ہے افضل
شان ہے تیری کامل و اکمل
ذاتِ ہے تیری خیرِ مجسم صلی اللہ علیہ وسلم
تیرا سراپا ہے یکتائی
شجر و حجر دیں اِس کی گواہی
ارض و سما میں تیرا دم خم صلی اللہ علیہ وسلم
تجھ سے زمیں ہے تجھ سے زماں ہے
تیرے لئے ہی سارا جہاں ہے
عرشِ بریں پر تیرا پرچم صلی اللہ علیہ وسلم
قعرِ مذلّت میں تھا انساں
تو نے بنایا صاحبِ ایماں
درد کا تو نے بخشا مرہم صلی اللہ علیہ وسلم
بسمل پھر سے طیبہ جاؤں
جا کے وہاں ، نہ لوٹ کے آؤں
گنبدِ خضریٰ دیکھوں ہر دم صلی اللہ علیہ وسلم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جب سے دیکھا ترا آستاں — مل گیا جیسے سارا جہاں
تاج آنکھوں میں جچتے نہیں — دیکھ کر تیرا سادہ مکاں

عرش پر تیری محفل سجی — جست میں تیری کون و مکاں
تیری عظمت ہو کیسے بیاں — میں ہوں بے بس، ہے تو بے کراں

حق ادا زندگی کا کروں — تجھ پہ صدقے مرا مال و جاں
مرکزِ آرزو تو رہے — ورنہ سارا زیاں ہی زیاں

میں ہوں خورشید، احمد ہے تو — آگ پر جیسے ہو سائباں
حشر تک اب کوئی ڈر نہیں — میرا بے مثل ہے پاسباں

ذکر طیبہ یا بطحا سُنیں — جن کے کوچے ہیں باغِ جناں
کُو بکُو نور ہی نور ہے — جیسے دھرتی پہ ہو کہکشاں

نعت لکھی تو بسملؔ لگے
شش جہت جیسے ہو گلستاں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

عظمتِ رمضان

رحمتوں ، برکتوں کا خزینہ ہے تو
کیا مبارک مبارک مہینہ ہے تو

چار سو نور کی بارشیں دم بدم
تاجِ خیرالوریٰ کا نگینہ ہے تو

سنگ ریزے ہیں کندن ترے ہاتھ میں
انبیاءؑ ، مرسلینؑ کا قرینہ ہے تو

عرش پر روزہ داروں کا ذکرِ جمیل
رفعتوں ، عظمتوں کا وہ زینہ ہے تو

بحرِ عصیاں سے بچ کر نکل جائیں گے
عاصیوں کیلئے وہ سفینہ ہے تو

اہلِ دل کی نگاہوں کا تو نور ہے
باغیوں کیلئے دردِ سینہ ہے تو

تذکرہ تیرا بسملؔ دوامی کرے
بے پناہ حکمتوں کا دفینہ ہے تو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ماہِ رمضان کی برکتیں

ہدایت کی جانب بلاتا ہے رمضاں
صحیح راہ پہ ہم کو چلاتا ہے رمضاں

سراپا مجسم کرے رحمتوں سے
ہمیں اپنے رب سے ملاتا ہے رمضاں

نمودِ سحر ہو یا شب کی ہو آمد
مبارک مناظر دکھاتا ہے رمضاں

بڑھا کر بصیرت ، عزیمت ہماری
گناہوں سے ہم کو بچاتا ہے رمضاں

دل و جاں سے رمضاں کی راہیں سجاؤ
کہ پیغامِ جنت سناتا ہے رمضاں

قرینے سے ہو صوم کا درک بسملؔ
ہمیں بشرِ کامل بناتا ہے رمضاں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لیلۃ القدر

انوار جس میں پنہاں وہ رات آرہی ہے
اللہ جس پہ نازاں وہ رات آرہی ہے

وہ جس کے راستوں کو تکتے تھے شاہِ خوباں
جو شانِ ماہ رمضاں وہ رات آرہی ہے

جنت کی ساعتیں ہیں جس کا ہر ایک لمحہ
نازل ہے جس میں قرآں وہ رات آرہی ہے

آئے گی قدسیوں کی بارات آنکھوں میں
اہلِ نظر ہیں شاداں وہ رات آرہی ہے

راہوں میں ماہ و انجم آنکھیں بچھا رہے ہیں
ہے جس پہ مہر قرباں وہ رات آرہی ہے

جس کی جِکو میں ہو گی برسات رحمتوں کی
ہر درد کی جو درماں وہ رات آرہی ہے

سوغات آنسوؤں کی بسمل تو لے کے آنا
کر دے گی پاک داماں وہ رات آرہی ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دعا

بخش دے میرے مالک خطائیں، سب کو پھر اک نئی زندگی دے
جسم و جاں پاک ہو جائیں اپنے، ایسا تو جذبۂ بندگی دے

آدمی، آدمی سے گریزاں، چار سو وحشتوں کا ہے ساماں
پھول اُلفت کے ہر ہاتھ میں ہوں، ہر طرف دوستی دوستی دے

خونِ ناحق سے رنگیں زمیں ہے، دھرم ہے بستیوں میں نہ دیں ہے
زندہ کر آدمیت کو پھر سے، سب کو پھر جذبۂ آشتی دے

زہر مایا کا ہر سو فضا میں، آگ پوشیدہ بادِ صبا میں
ابرِ رحمت کے ہم منتظر ہیں، چہرے چہرے پہ پھر تازگی دے

علم کے نور سے کر منور، دے ہمیں دولتِ دین و ایماں
اب مٹا ظلمتیں سب جہاں کی، ہر طرف روشنی روشنی دے

ختم ہو کلفتوں کا زمانہ، سلسلہ راحتوں کا چلا دے
جس سے راضی ہو تیری خدائی، اے خدا تو ہمیں وہ خوشی دے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ماں کے حضور نذرانۂ عقیدت

میری امّاں مرے خوابوں کی حقیقت تو ہے
ہوں اگر پھول تو اِس پھول کی نکہت تو ہے

میری امّاں مری سانسوں میں ترے نغمے ہیں
سچ تو یہ ہے مرے لفظوں کی لطافت تو ہے

میری امّاں تجھے دیکھوں تو جہاں کو پاؤں
دِل کی راحت میرے چہرے کی بشاشت تو ہے

میری امّاں مرا ہر کام ہے تجھ سے آساں
میری دولت ،میری عزت، میری شہرت تو ہے

میری امّاں تجھے اللہ نے یہ رتبہ بخشا
سچ تو یہ ہے میری دُنیا مری جنّت تو ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

غزلیات

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میثاقِ ازل مجھ کو کچھ ایسے نبھانا ہے
آندھی میں مجھے جیسے اِک دیپ جلانا ہے

اِدراک ہی بے بس تھا ، کچھ بھی نہ سمجھ پایا
آنے کا ہے کیا مطلب، کیوں لوٹ کے جانا ہے

احباب کی قبروں کو کیا دیکھنے آئے ہو؟
مٹی کے کِھلونے تھے ، مٹی ہی ٹھکانا ہے

جینا کسے کہتے ہیں آخر جو سمجھ آئی
''اِک آگ کا دریا ہے اور ڈوب کے جانا ہے''

ہے کاوش لاحاصل ، انسان کی ہر کوشش
کہتے ہیں سکوں جس کو اِک خواب سُہانا ہے

اِک کربِ مسلسل ہے ، سب مال و متاع بسمل
لٹتا ہے جو پاتا ہے ، یہ قول پُرانا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لکیریں کھینچتا رہتا ہوں اکثر!
اُبھرتا ہی نہیں ہے کوئی پیکر!!

سمندر خامشی کا شش جہت ہے
اُبھرتا، ڈوبتا رہتا ہوں اکثر!

مری آنکھوں میں ہے خوابِ پریشاں!
عجب ہے میری بیداری کا منظر!

ہے سارا صحن روشن قمقموں سے
طلاطم ظلمتوں کا گھر کے اندر!

سوا نیزے پہ سورج آ گیا ہے
ہوئی ہے زندگی مانندِ محشر!

بکھیرے قہقہوں کے پھول بسمل!
مگر روتا رہا ہے کوئی اندر!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گردِ راہ بن کے فضاؤں میں بکھر جاؤں گا
اور اِک دن میں سمندر میں اُتر جاؤں گا

ہے مجھے سرحدِ ادراک سے آگے جانا
کون کہتا ہے کہ موت آئے گی مر جاؤں گا

پھر ترا کام رہے گا میرے سائے کی تلاش
میں اگر شہرِ تمنّا سے گذر جاؤں گا

مجھ کو احساسِ الم ہائے زمانہ کیوں ہو؟
میں بھی تخریب کی بھٹی میں سنور جاؤں گا

کیسا لگتا ہوں یہ پوچھوں گا میں کس سے بسمل
اجنبی آئینے ہونگے میں جدھر جاؤں گا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

چوم کے پتھر آئینے کو توڑ دیا اِک بالک نے!
اپنے آپ سے ملنا جلنا چھوڑ دیا اِک بالک نے

چمکیلی منزل کی جانب گاؤں سے بھاگا جاتا تھا
مجھ کو آدھے رستے سے ہی موڑ دیا اِک بالک نے

اِک پتھر تھا رستے میں جو روز مجھے ٹھکراتا تھا
اُس پتھر سے میرا رشتہ جوڑ دیا اِک بالک نے

آگے اونچی دیواریں ہیں پیچھے گرد اُڑاتی راہ
کیسے موڑ پہ لا کر بسمل چھوڑ دیا اِک بالک نے

قطعہ

ہے ابھی پھول ابھی شمشیر بنی جاتی ہے
ہے ابھی زہر ابھی اکسیر بنی جاتی ہے

کوئی بھی بات نہیں اس کی یقیں کے قابل
میری میڈم تو کشمیر بنی جاتی ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کوئی بادل اس طرف سے کیا گیا
ہر کلی ہر شاخ کو ایطا گیا

مچھلیاں پانی میں جل کر رہ گئیں
اور چٹّانوں کا دل کجلا گیا

مجھ کو ریگِ دشت سا تشنہ رکھا
اور سمندر کا پتہ دیتا گیا

اُس کا تھا یہ فن کہ تھی جادو گری
ساری خوشیاں لے کے غم دیتا گیا

سبز اندر سبز باہر تھا بدن
حادثوں کی دھوپ میں جھلسا گیا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تھا با ضمیر جرم کا اقرار کر گیا
پیچ و خمِ نگاہ کو ہموار کر گیا

کیسی تھی یہ نگاہ جو پتھرا گئی مجھے
یہ کون مجھ کو نقش با دیوار کر گیا

دیوار و در کی قید میں محفوظ تھا بہت
کھڑکی کھلی تو مجھ پہ کوئی وار کر گیا

مجھ کو مرے گُناہ کی یوں دے گیا سزا
ہر سانس میری باعثِ آزار کر گیا

بات اپنی تولتے اور بولتے
دیکھتے پتھر زبانیں کھولتے

شہر کی اِن رونقوں سے دور پار
اپنی تنہائی کا دفتر کھولتے

پیکرِ ہستی تھا بسمل بے نظیر
تم جگر کا خون اس میں گھولتے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جھوٹ نکلے خواب سارے ، ساری تعبیریں غلط
سارے اندازے غلط تھے ساری تفسیریں غلط

مجھ کو وہ اَلفاظ کے شیشوں میں کیسے ڈھالتا
اُس کی تدبیریں غلط تھیں ،اُس کی تقریریں غلط

خاک جب ہم ہو گئے تو راز یہ اِفشا ہوا
اُس کے وعدے جھوٹ تھے سب اُس کی تحریریں غلط

چاند ،سورج میرے کوچے میں کبھی آئے نہیں
غالبًا اس شہر کی ہیں ساری تعمیریں غلط

رنگ اور خاکوں کے رشتے ٹوٹ جائیں گے سبھی
اور پھر ہو جائیں گی بسمؔل یہ تصویریں غلط

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دوستو! کیسے کہوں کیسی قیامت ہو گئی
زندگی جو بھی ملی وقفِ ملامت ہو گئی

ٹہنی ٹہنی پھول خوشیوں کے تلاشے تھے مگر
ہر قدم پر خار پائے اور ندامت ہو گئی

توڑ ڈالے سب عزائم خامشی میں گُم ہوئے
ختم میرے شہر والوں کی شکایت ہو گئی

رات بھر خوابوں نے بسمل درد سہلائے بہت
صبح کی پہلی کرن سے پھر عداوت ہو گئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خود سے میں ہمکنار ہوں گویا
یعنی اپنا حصار ہوں گویا

اُٹھ رہے ہیں دھوئیں کے مرغولے
ایک جلتا سِگار ہوں گویا

بند آنکھوں کا جاگتا منظر
آسمانوں سے پار ہوں گویا

خود سے خود کو چھپائے پھرتا ہوں
خود سے ہی مستعار ہوں گویا

اس طرح اب خموش ہوں بسمل
اِک شکستہ ستار ہوں گویا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سورج خوشی سے لال ہوا ڈوب رہا ہے
شائد کہ آج اس کا سفر خوب رہا ہے

کیوں پھینکتے ہو سنگِ ملامت بلا دریغ
اِک دور میں یہ شخص بھی محبوب رہا ہے

جی چاہے جیسے جو بھی کئے جاؤ دوستو!
بستی میں کوئی فعل نہ معیوب رہا ہے

دہلی میں وہی بیٹھ کر اب فتوے لکھے گا
کشمیر میں جو کل تلک معتوب رہا ہے

گمنامیوں کے غار میں دفنا دیا گیا
جو کل تلک اس شہر میں مطلوب رہا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جانے کیوں بے حواس بیٹھا ہے
بے بدن بے لباس بیٹھا ہے

آج ہر سمت پھول برسے ہیں
آج وہ آس پاس بیٹھا ہے

کیسے گذرے یہ کہہ نہیں سکتا
ہر کوئی نا شناس بیٹھا ہے

ہے قیامت ابھی کوئی باقی
شخص ہر اِک اُداس بیٹھا ہے

موت جس کو بھی دے گئی فرصت
زہر بھی اُس کو راس بیٹھا ہے

غم کی ایسی ہوا چلی بسملؔ
شہر سارا اُداس بیٹھا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

میں لڑ رہا ہوں بلا توقف ، میں گر نہ جاؤں نڈھال ہو کر
جواب کی جستجو میں بسمل بکھر نہ جاؤں سوال ہو کر

وہ حادثے بھی نظر نے دیکھے یہ معجزے بھی نظر نے دیکھے
کوئی گرا ہے عروج پاکر کوئی اُٹھا ہے زوال ہو کر

نہ رات ہی کا سکوں ہے باقی نہ دن کی راحت رسانیاں ہیں
زمانہ گذرا میں پھر رہا ہوں گلی گلی میں خیال ہو کر

شعر

یہ زرد چہرا ، یہ سرخ آنسو، تیری وفا کی نشانیاں ہیں
یہ شعر و نغمہ ، یہ گیت میرے، تری جفا کی کہانیاں ہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اب کے موسم کیا رنگ لایا
ہر گل پر کانٹا اُگ آیا
کیوں آنکھیں ویرانے ڈھونڈیں
کیوں بستی سے جی گھبرایا
اُن سے کچھ باتیں کر لی تھیں
سینے سے پتھر سرکایا
پھر سے بازی ہار گیا وہ
پھر سے اُس نے دھوکا کھایا
میں تحلیل ہوا جاتا ہوں
کیوں سورج چھت میں لٹکایا
مایوسی ، محرومی منزل
ہم نے کیا رستہ اپنایا
ممی دونوں ہاتھ ہے خالی
ڈیڈی کچھ بھی ساتھ نہ لایا
کیوں الماری بند رکھی ہے
بچّے کو ہے کیوں ترسایا
دل نے ہم کو روکا تھاما
آنکھوں نے لیکن بہکایا
بسمل خود سے بھی چھپتا ہوں
شیشے نے چہرا دِکھلایا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کس لئے رکھا تھا میری داستاں کو ناتمام
کیوں لکھا ہے ریت کی تختی پہ تو نے میرا نام

میں تو اپنی بھول سے دَلدل میں آ کر پھنس گیا
دیکھتے ہو تم تماشہ بیٹھ کر بالائے بام

میرے پیارے جگنو وَ! تم پھر کبھی آنا اِدھر
میرے کھیتوں میں نہیں آتی ہے اب ساون کی شام

آنگنوں میں ڈھیر ہیں کوڑے کے، پھر آجائیں گی
کس لئے کرتے ہو بسمل مکھیوں کو زیرِ دام

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کیا بتلائیں اس بستی میں کتنے ہیں دیوانے لوگ
راتوں رات بدل جاتے ہیں جانے اور پہچانے لوگ

رشتے ناتے کچّے دھاگے ان پہ کچھ وشواس نہیں
ہم نے سارے دیکھ لئے ہیں اپنے اور بیگانے لوگ

جانے کس مخمور نگہ نے اِن کو بھی مخمور کیا
پیروں سے دھرتی بھاگی ہے، سوئے ہیں مستانے لوگ

بسملؔ جب محروم ہو موسم سب پنچھی اُڑ جاتے ہیں
جب گھر کے مینار رہوں روشن بنتے ہیں پروانے لوگ

نظم

(نئے سال ۱۹۸۶ء کی آمد پر اہلیہ کے احساسات کی ترجمانی)

سنہ پچاسی جوں توں کر کے گذر گیا
سنہ چھیاسی آیا ہے
جانے بسملؔ صاحب کب آئیں گے؟
چلتے، گیان جوتشی سے ملتے
میں اُس سے پوچھتی
اب کے برس کیسے گذرے گا؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گھر میں جب بے گھر رہتے ہیں
روتے بام و در رہتے ہیں

دروازوں کو بند نہ سمجھو
لوگ چھپے اندر رہتے ہیں

باغ کی ٹہنی ٹہنی دیکھی
سہمے سب طائر رہتے ہیں

پریوں نے پیچھا چھوڑا ہے
ہم بھی اپنے گھر رہتے ہیں

بسمل اپنی خیر مناؤ
شہر میں اب اجگر رہتے ہیں

شعر

میری زندگی کی نہ بات کر ،مرا لمحہ لمحہ عذاب ہے
ذرا حوصلے سے اسے کھولنا ،بڑی دُکھ بھری یہ کتاب ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہم نے بھی ہیں دیپ جلائے
ہم بھی دیپک راگ رہے ہیں

پانی ہم پہ کیا برساتے
ہم پتھر میں آگ رہے ہیں

بستی میں کیا آفت آئی
کس جانب سب بھاگ رہے ہیں

ساری فصلیں زہریلی ہیں
کھیتوں میں کیا ناگ رہے ہیں

دیوار و در سوئے بسمل
ہم کیوں لیکن جاگ رہے ہیں

اشعار

سالہا سال لگے ہوں جنہیں گرنے کیلئے
وقت درکار ہے پھر اُن کو سنبھلنے کیلئے

سبز پتوں کو ذرا زرد تو ہو لینے دو
پھر ہواؤں سے کہو زور سے چلنے کیلئے

وہ جو جذبات کے گھوڑے پہ بہت بھاگا تھا
روز و شب سوچتا ہے راہ بدلنے کیلئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سب منظر بکھرے جاتے ہیں
نقشے سب اُڑتے جاتے ہیں

پاؤں میں پہیئے پہنا کر
مرد و زن بھاگے جاتے ہیں

خبروں کا موقعہ آیا ہے
اپنے رنگ اُڑتے جاتے ہیں

جیون اِک مکڑی کا جالا
ہر لحظہ اُلجھے جاتے ہیں

بسملؔ پیارے پیارے لمحے
ہم سے کیوں بچھڑے جاتے ہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دادی ماں لوری گاتی ہے
سب بچوں کو بہلاتی ہے

شام اندھیرے چھوڑ گئی ہے
دیکھیں صبح کیا لاتی ہے

پھر سورج آشا کا چمکا
پھر سے نیند اُڑی جاتی ہے

نس نس میں کیا زہر گھلا ہے
یہ کیا شے مجھ کو کھاتی ہے

بسملؔ بازاروں کو دیکھا
کوئی چیز نہیں بھاتی ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جہاں ہمارا سبھی جہانوں سے غالبًا بے مثال ہو گا
ہیں جس قدر امتحاں ہمارے کسی کے ہونگے محال ہو گا

ہے آب و گل کا جہان فانی، یہاں کی ہر شئے ہے آنی جانی
سفر ہے سوئے عروج جس کا ابھی وہ سوئے زوال ہو گا

سڑک یہ ساری نہیں ہے اپنی یہاں تو اوروں کو بھی ہے چلنا
تمہاری گاڑی کدھر چلی ہے جگہ جگہ پر سوال ہو گا

خبر نہیں تھی کہ روز و شب کا عذاب لامنتہا رہے گا
بدن بنے گا جھلستا صحرا بمثلِ مجنوں خیال ہوگا

جو ہٹ گیا تیرے راستوں سے کبھی بھی منزل نہ پا سکے گا
وہ بدنصیب، بے مراد راہی قدم قدم پر نڈھال ہوگا

خطا کروں گا، سزا ملے گی نہیں ہے اس میں کوئی تعجب
عجب تو یہ ہے تمہارے ہوتے ہمارا بھی ایسا حال ہو گا

ہے عشق و مستی وہ روگ بسمل سلگتی رہتی ہے زندگانی
جو اس قیامت سے بچ کے نکلا بلا شبہ با کمال ہو گا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

زانو پہ سر رکھے ہوئے کیا سوچتے ہیں لوگ
کیسی رُتوں کے راستے اب دیکھتے ہیں لوگ

جن سے عروسِ وقت کی چادر چمک اُٹھی
اُن موتیوں کو خاک میں کیوں رولتے ہیں لوگ

چہرے پہ بد نما سی یہ تحریر کیا لکھی
بس اِک نظر ہی دیکھتے اور بھاگتے ہیں لوگ

سڑکوں کو کاٹ کاٹ کر چھوٹا تو کر دیا
آفت ہے سر پہ کیا گری کیوں بھاگتے ہیں لوگ

لو ! چاند تارے آگئے راحت بکھیرنے
گلریز چھت کے سائے میں کیوں جاگتے ہیں لوگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بے قاعدہ ہی زیست کا ہے کارواں چلے
کچھ بھی خبر نہیں ہے کہاں تھے کہاں چلے

اِک پھول بھی خوشی کا نہ آنگن میں کِھل سکا
موسم گلوں کا ہم سے کیوں دامن کشاں چلے

مجبوریوں کے جال سے باہر نہ آسکے
اے جانے والے! ہم سے کیوں، تم بدگماں چلے

ہم کیا ہلالِ عید کے منظر تلاشتے
ہم سے زمانہ آجکل نا مہرباں چلے

میں چلچلاتی دھوپ میں اِک پل بھی نہ رکوں
ہمراہ تیری رحمتوں کا سائباں چلے

چہرے گلاب رنگ ہوں اور لب ہوں گلفشاں
خوشبو اُڑاتا سڑک سے اِک کارواں چلے

بسمل اُسی کی ذات ہے عصاءِ زندگی
ہم جس مقام پر رکے اور ہم جہاں چلے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''میں کاغذ کے سپاہی کاٹ کر لشکر بناتا ہوں''
دلِ مضطر کی خاطر کیا سے کیا منظر بناتا ہوں

جنوں کی بالا دستی اُس جگہ پر کھینچ لائی ہے
کہ مسجد کو گِرا کر اِس جگہ مندر بناتا ہوں

بصیرت لُٹ گئی میری، بصارت کام نہ آئی
غضب ہے راہزن کو اپنا میں رَہبر بناتا ہوں

ابھی بلوائی آئیں گے ابھی گھر منہدم ہونگے
میں بھارت کی زمیں پہ کس لئے کوئی گھر بناتا ہوں

اُدھر تیرے ستم کا سلسلہ رکنے نہیں پاتا
اِدھر سینے کے اندر میں بھی دِل پتھر بناتا ہوں

ہمارے شہر کی دیوار پہ جو لکھ گیا بسمل
میں اس تحریر کے ہر حرف کو دفتر بناتا ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

افسردہ روح درد سے ٹوٹے ہوئے بدن
کیسے ہیں میرے لوگ یہ کیسا مرا وطن

آدمؑ کی سلطنت میں کیا حادثہ ہوا
دھرتی ہوئی اُداس ہے اور رو رہا گگن

تھے لوگ ناتواں یا لمبی مسافتیں
ہر شخص کہہ رہا ہے ہائے تھکن تھکن

عشق و وفا کے تذکرے پارینہ داستاں
صحرا رہے نہ قیس ہی شیریں نہ کوہکن

جھوٹا سہی مگر رکھیں چہرا کھِلا ہوا
دل توڑ دیتی ہے کئی، ماتھے کی اک شکن

چہروں کے رنگ روپ پہ بسملؔ نہ جایئے
جل بھن چکے ہیں سارے ہی اندر سے گُل بدن

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تم ہر اِک سے جھک کے ملا کرو، تم ہر اِک کی بات سُنا کرو
جنھیں قول و فعل میں فاصلے، اُنھیں فاصلوں پہ رکھا کرو

یہاں سانحات کی بجلیاں، یہاں حادثات کی بدلیاں
ہے یہ زندگی بڑی پُر خطر، بڑے ہوش سے تم چلا کرو

نہیں اُن سے مجھ کو کوئی گلہ، جنھیں خیر و شر کا نہیں پتہ
جنھیں ہوش مندی کا زعم ہے، اُنھیں دور ہی سے ملا کرو

کہاں رُکنا ہے کہاں چلنا ہے، بڑا اُلجھا سا یہ سوال ہے
تمھیں سچی بات کہے چلوں، کہ تلاشِ حق میں رہا کرو

میرے بچو! سُن لو یہ غور سے، ملیں جب بزرگوں کی محفلیں
ذرا چشمِ عبرت سے کام لو، اُنھیں گوشِ دل سے سُنا کرو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آنکھوں میں تیرتے ہوئے پانی کو دیکھتا
ٹھنڈے بدن میں خوں کی روانی کو دیکھتا

اِک روز لوٹ آئے گا مجھکو یقین ہے
مٹھی میں بند میری نشانی کو دیکھتا

اے کاش ہنستی کھیلتی چڑیاں ملیں مجھے
خوشبو اُڑاتے رات کی رانی کو دیکھتا

بسمل ترے بیان میں پیچیدگی نہ تھی
لفظوں کے آس پاس معانی کو دیکھتا

نظم

روز سورج آتا ہے
روز سورج جاتا ہے
آتے جاتے میرے نام اِک خط دے جاتا ہے
میں اِس کے لفظوں میں گم ہو جاتا ہوں
میرے بچے طاہر، رانی، روزی، پنکی آتے ہیں
مجھ کو اپنی دنیا میں لوٹاتے ہیں

☆ ☆ ☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

چھو لے تُو تو شہد سا میٹھا دریا ہوں
ورنہ میں اک جلتی آگ کا صحرا ہوں

اب بہتر ہے خوابوں میں نہ آؤ تم
اِک مدت کے بعد میں گھر میں آیا ہوں

خوشیوں کا تو تاج محل ہی ٹوٹ گیا
پھر کس منظر کو مُڑ مُڑ کر تکتا ہوں

بستی والو! اب تم مجھ کو اپنا لو
اب تو سچ کہنے سے میں بھی ڈرتا ہوں

آئینے تو خود بھی میلے میلے ہیں
پوچھوں کس سے بسملؔ کیسا لگتا ہوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آگہی کی آنچ پہ اب کھولتا رہتا ہوں میں
بند آنکھیں کر کے اکثر سوچتا رہتا ہوں میں

کرشمہ سازی دیکھئے تو کاتبِ تقدیر کی
ساحلوں پہ آ کے اکثر ڈوبتا رہتا ہوں میں

نقش شائد ہی کوئی اُبھرے گا اب قرطاس پر
خونِ دل رنگوں میں یوں ہی گھولتا رہتا ہوں میں

ہر طرف ہے ہُو کا عالم سہمے سہمے ہیں سبھی
شب گزیدہ شہر میں کیا ڈھونڈتا رہتا ہوں میں

بھاگتی جاتی ہیں سانسیں بیٹھتا جاتا ہے دل
لحظہ لحظہ، ریزہ ریزہ، ٹوٹتا رہتا ہوں میں

ہو گیا بے سمتیوں کی نذر بسمل غالباً
راہِ گم گشتہ سا اسکو دیکھتا رہتا ہوں میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دشمنوں سے آپ مت گھبرائیے
کام سچائی سے کرتے جائیے

اُلجھنوں سے بچ کے رہنا ہے اگر
پاؤں چادر دیکھ کر پھیلائیے

اب کہاں ہے شہر میں شامِ غزل
شامِ ہوتے ہی گھروں کو آئیے

تبصرے خبریں عذابِ جان ہیں
اب کوئی میٹھا سا نغمہ گائیے

اچھی قدریں ہی ہماری شان ہیں
ایٹمی طاقت پہ نہ اِترائیے

قلب اِن کے سنگِ خارا پاؤ گے
چاند چہروں سے نہ دھوکہ کھائیے

راہ تکتے تھک گئے ہیں جسم و جاں
آئیے میرے حضور اب آئیے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نہ ہے دھرتی نہیں گگن میرا
دوستو! کیا یہی وطن میرا

بات کرنے کو جی ترستا ہے
فکر کیسی کہاں سخن میرا

پیڑ سب منتظر بہاروں کے
زردیوں میں اٹا چمن میرا

روح بھی اب تھکی تھکی سی لگے
ریزہ ریزہ لگے بدن میرا

روز و شب خامشی میں کٹتے ہیں
اب کہاں ہے وہ بانکپن میرا

زندگی کو کہاں سمجھ پاتا
میلا میلا رہا ہے من میرا

چند ہی لوگ ساتھ چل پائے
بے مزہ غالباً چلن میرا

جب سے تجھکو چھوا ہے ہونٹوں نے
شہد سا ہو گیا دہن میرا

کوئی محظوظ ہو نہ ہو بسمل
مجھ کو اچھا لگے ہے فن میرا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جن پھولوں کو سونگھا ہم نے ' ان میں بو اور باس نہیں
رنگ سنہرے ' بھینی خوشبو ہمکو بھی اب راس نہیں

محفل سے میں گھبراتا ہوں ' تنہائی سے خوف لگے
دل کی نگری سونی سونی جینا بھی کچھ خاص نہیں

شام سویرے کے سب منظر دھندلے دھندلے لگتے ہیں
مستی ' موج ' مزے ' مسکانیں کچھ بھی میرے پاس نہیں

آگ کے صحرا میں چلتے تھے آس لگائے پانی کی
اب جو ساگر تٹ پر پہنچے تو ہم کو کچھ پیاس نہیں

آشاؤں کی بھول بھلیّوں میں سندر سنسار رہے
بسمل وہ کیا جیوت ہو گا جس کی کوئی آس نہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اس قدر دیوار حائل کیوں ہے انسانوں کے بیچ
ہو نہ ہو شائد چلا آیا ہوں، ویرانوں کے بیچ

کُو بکو، یاں زندہ لاشوں سے ہے ٹکراتی نظر
زندگی دشوار ہے اب ان سیہ خانوں کے بیچ

مے کشی کی رسم اُمراء نے بدل دی آجکل
خونِ انساں دیکھتا ہوں اِن کے پیمانوں کے بیچ

شمع اُلفت کی بجھی تو بجھ گئی شمع حیات
شور یہ سننے میں آیا، آج فرزانوں کے بیچ

بے خبر شیخ و برہمن کو نہ آئے موت کیوں
ہیں مصائب کا یہ باعث آج انسانوں کے بیچ

آج بسمل رنگِ محفل اس طرح پاتا ہوں میں
جیسے پہلی بار آیا ہوں میں انجانوں کے بیچ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شبِ ظلمات میں نورِ سحر کرنا بھی آتا ہے
ہمیں ذرّوں کو خورشید و قمر کرنا بھی آتا ہے

زمانے کے بدلتے تیوروں نے ہم کو سکھلایا
زمین و آسماں زیر و زبر کرنا بھی آتا ہے

اگر آدابِ محفل تم بدل دو گے تو اچھا ہے
ہمیں محفل کو ورنہ منتشر کرنا بھی آتا ہے

اُسے تو آدمی بن کر کہیں رہنا نہیں آیا
اگرچہ چاند سے آگے سفر کرنا بھی آتا ہے

بہاروں سے ملے ہیں زخم ہم کو بارہا بسمل
خزاں آلود لمحوں کو بسر کرنا بھی آتا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لفظوں نے جب ساتھ ہے چھوڑا، کیا بولیں گے دل کی بات
ایسا ہم نے کھیل ہے کھیلا، کھا گئے اپنے ہاتھوں مات
بے موسم کے موسم دیکھوں، بے ذوقی کے راگ سنوں
کیا ملہار کوئی اب چھیڑے، اب نہ آئے گی برسات
ایک زمانہ بیت گیا ہے تارے گن گن رین کٹے
تم جب آؤ لیتے آنا نیندوں کی سوغات

اشعار

غموں کی دھوپ ہے، صحرا ہے اور تنہائی
نحیف جان پہ اب کے یہ کیسی بن آئی
پھنسا ہے زیست کے پنجے میں اس طرح بسملؔ
ہر ایک سانس میں رقصاں قضا نظر آئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حصہ نظم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

(ہند نامہ)

پھول بکھرے ہوئے مسلی ہوئی کلیاں دیکھوں
گلشنِ ہند کی روتی ہوئی چڑیاں دیکھوں

راہ گیروں کے تڑپتے ہوئے لاشے دیکھوں
رات دن خوں میں نہائی ہوئی گلیاں دیکھوں

سارے عالم نے جہاں پایا ہے محبت کا وجود
ہائے اُس دیس میں چلتی ہوئی چھریاں دیکھوں

ذرّہ ذرّہ تھا ضیا پوش ، ضیا بار جہاں
اب اُسی شہر کی بجتی ہوئی بتّیاں دیکھوں
بجھتی

حق و باطل میں یہاں کوئی بھی تفریق نہیں
اپنے آئین کی اُڑتی ہوئی دھجّیاں دیکھوں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اساتذہ کے نام

تو نور کا اِک پیالہ ہے
ظلمات مٹانے والا ہے
رونق ہے بزمِ ہستی کی
عقبیٰ کو بنانے والا ہے

محلوں میں عام مکانوں میں
چوباروں میں تہہ خانوں میں
بازار کی رونق ہے تجھ سے
تو کھیتوں میں کھلیانوں میں

تو مشکل کو آسان کرے
حیوانوں کو انسان کرے
مٹی بھی تجھ سے سونا ہے
پُر خار کو بھی ریحان کرے

تو قلم بھی ہے تلوار بھی ہے
اور قوموں کی دستار بھی ہے
ہر مندر تجھ سے زندہ ہے
مسجد کا تو مینار بھی ہے

تو پیار و وفا کی مورت ہے
تو صبر و غنا کی صورت ہے
افعال ترے لاثانی ہیں
تو سرتا پا اِک رحمت ہے

لیکن ۔۔۔۔۔۔
پہلی سی اب وہ بات کہاں
تو رحمت کی سوغات کہاں
اُستاد تو اب اِک دھندا ہے
وہ حرص و ہوس کا بندہ ہے
ٹیوشن کا بازار ہے وہ
اب کون کہے غم خوار ہے وہ
اب ڈیوٹی سے وہ غافل ہے
خود ڈوب رہا جو ساحل ہے
پی ایچ ڈی اس کی ڈگری ہے
تقدیر مگر کیا بگڑی ہے
سب ملنے سے کتراتے ہیں
اپنے بھی تو ٹھکراتے ہیں
یہ سانحہ سب سے بدتر ہے
اب ٹیچر سے وہ لیڈر ہے
اب اللہ ہی احسان کرے
اُستاد کو پھر ذیشان کرے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ترانہ

ہر قدم آگے ہم بڑھائیں گے فلک سے ہم ستارے توڑ لائیں گے
ہر قدم آگے ہم بڑھائیں گے
محبتوں کے ہم دیئے جلائیں گے الاؤ نفرتوں کے ہم بُجھائیں گے
فریبِ رنگ و نسل ہم مٹائیں گے
ہر قدم آگے ہم بڑھائیں گے
سجائیں گے گلی گلی وطن کی ہم کِھلائیں گے کلی کلی چمن کی ہم
وطن میں چار چاند ہم لگائیں گے
ہر قدم آگے ہم بڑھائیں گے
گرے ہوئے ہیں جو اُنھیں سنبھلنا ہے یقین ہے فضاؤں کو بدلنا ہے
سکوں کی بارشوں میں ہم نہائیں گے
ہر قدم آگے ہم بڑھائیں گے
کٹھن اگر ہیں راستے تو غم نہیں ہماری آنکھ مشکلوں میں نم نہیں
نئی طرح جہاں کو ہم سکھائیں گے
ہر قدم آگے ہم بڑھائیں گے
جو طاقتوں کے بل ہمیں جھکائے گا وہ اپنے ہاتھوں اپنا گھر جلائے گا
یہ فیصلہ جہاں کو ہم سنائیں گے
ہر قدم آگے ہم بڑھائیں گے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حجاجِ کرام کی روانگی کے موقعہ پر لکھی گئی نظم

آج جب قافلے حاجیوں کے چلے، چشمِ حسرت سے ہم دیکھتے رہ گئے
اپنے در پر بلائیں گے آقا ﷺ ہمیں، دیر تک ہم یہی سوچتے رہ گئے

جانے والو مبارک ہو حج کا سفر، ابرِ رحمت رہے آپ کا ہمسفر
آپ خوش بخت ہیں منزلیں پا گئے، ہم یونہی زندگی رولتے رہ گئے

جب غلافِ حرم پر نگاہیں پڑیں، عاصیوں کیلئے یہ دعائیں کریں
اپنی عظمت کے صدقے اُنھیں بخش دے، بحرِ عصیاں میں جو ڈوبتے رہ گئے

ہاتھ پھیلے ہوئے، آنکھ پُرنم ہو جب، ارضِ عرفات پر عرش پُرخم ہو جب
حاجیو! اُس گھڑی بھولنا نہ اُنھیں عقدۂ زیست جو کھولتے رہ گئے

آستانِ نبی ﷺ پر ہو جب حاضری ابرِ رحمت کی جب آپ پر ہو جھڑی
لِلّٰہ بسملؔ کو بھی یاد اُس دم رکھیں سوئے کعبہ جو پَر تولتے رہ گئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

تھنہ منڈی کے ایک سیاحتی مقام

دہرہ گلی

کے نام

اے دہرہ گلی حسن تیرا کتنا بے نظیر
ہو جیسے میرے سامنے فردوس کی تصویر

خوشبو سے لدی ہیں تری پُر کیف ہوائیں
چشموں میں ترے کوثر و تسنیم کی تاثیر

ہے حسن ترا میرے لئے مہتاب سے افضل
تو میرے لئے جیسے کہ رانجے کیلئے ہیر

دشوار بہت ہے تری محفل سے نکلنا
قدموں سے لپٹ آئے تری زلفِ گرہ گیر

بَن تیرے جیسے کسی دلہن کا ہو آنچل
کوہ تیرے مگر مجھ کو نظر آتے ہیں دلگیر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پیڑ

زندگانی ہے ہماری پیڑ سے
ساری آسانی ہماری پیڑ سے

شادمانی کی اگر ہو جستجو
شادمانی ہے ہماری پیڑ سے

پیڑ ہی سے آئے گلشن میں بہار
پیڑ جلتی دھوپ میں دل کا قرار

صحنِ گلشن کی مہک پیڑوں سے ہے
پیڑ کے احسان ہم پر بے شمار

پیڑ ہوں تو سانس آئے بے خطر
پیڑ ہوں تو زہر بھی ہے بے اثر

پیڑ ہوں تو رحمتِ باراں ملے
پیڑ سے شاداب ہیں سب بحر و بر

کھیتی باڑی ہے ہماری پیڑ سے
ساگ سبزی اور کیاری پیڑ سے

کھٹے میٹھے پھل ہمارے پیڑ سے
دال اور کھچڑی ہماری پیڑ سے

خوش نما چڑیوں کا مسکن پیڑ ہیں
شیر اور چیتوں کا جیون پیڑ ہیں

گائے، بکری، بھیڑ پلتے پیڑ سے
دودھ لسی اور مکھن پیڑ ہیں

طور کی محفل سجائی پیڑ نے
نوحؑ کی کشتی بنائی پیڑ نے

رام کو پیڑوں نے بخشی تھی اماں
اور گوتم کو رہائی پیڑ نے

پیڑ اپنا یار صبح و شام ہے
پیڑ سے ہر لحظہ ہم کو کام ہے

پیڑ ہر آنگن میں ہونا چاہیے
پیڑ اللہ کا بڑا انعام ہے

پیڑ جو کاٹیں وہ کیا انسان ہیں
وہ تو دنیا کیلئے زُلوان ہیں

اِس زمیں کی رونقیں لوٹیں ہیں جو
درحقیقت وہ بڑے شیطان ہیں

حکم ہے قرآن کا سب سے کہو
شجرِ طیبہ کی طرح زندہ رہو

زندگی بسملؔ بنے گی بے نظیر
پیڑ کے نقشِ قدم پہ تم چلو

ے کشمیری بمعنی مصیبت

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آنگن واڑی عملہ کیلئے

ترانہ

شہروں اور گاؤں میں لانی ہے بہار
آئی ، سی ، ڈی ، ایس کی پکار

ہے دکھیوں کے واسطے پھولوں کا ہار
آئی ، سی ، ڈی ، ایس کی پکار

پیارے بچے تُو ہے دُنیا کی آنکھوں کا تارا
تُو جو نہیں تو کام جہاں کا مٹ جائے گا سارا

غم نہیں اب خوشیاں ہیں تیری ہزار
آئی ، سی ، ڈی ، ایس کی پکار

بستی بستی میں بیماری کا اب نام نہ ہوگا
شہروں، گاؤں میں بے کاری کا اب کام نہ ہوگا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بے چینوں کے واسطے لائی قرار
آئی ، سی ، ڈی ، ایس کی پکار

عورت کی عزت کی خاطر کام بہت ہے کرنا
اپنے پاؤں پر خود عورت کو ہے آگے بڑھنا

راہیں اِس کے واسطے ہیں بے شمار
آئی ، سی ، ڈی ، ایس کی پکار

اَن پڑھتا کا نام جہاں سے اب ہم نے ہے مٹانا
آنگن واڑی ورکر کو ہے کام یہ خوب نبھانا

سوشل ویلفیئر اور یونسیف کا سنگار
آئی ، سی ، ڈی ، ایس کی پکار

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نذرانۂ عقیدت بخدمت سورگیہ راجا رام شرما، کالاکوٹ

ہمارے شہر میں اِک راجا رام ہوتا تھا
وہ جس کو دیکھ کے دِل شاد کام ہوتا تھا
کوئی بتائے کہاں چل دیا، کہاں ہوگا
جو اپنے دور کا اِک خاص نام ہوتا تھا
میں اُس کے تذکرے ہر شخص کو سناؤں گا
میں راجا رام کو ہرگز بھلا نہ پاؤں گا

پہاڑ صبر کا اور خامشی کا ساگر تھا
وہ علم و حلم کا اِک جیتا جیتا مظہر تھا
وہ جس کا تذکرہ لفظوں میں ہو نہیں سکتا
وہ اتنی ڈھیر ساری خوبیوں کا پیکر تھا
میں اُس کے گیت ہر اِک انجمن میں گاؤں گا
میں راجا رام کو ہرگز بھلا نہ پاؤں گا

ہمیشہ سچ کا جسے پاسدار دیکھا تھا
ہمیشہ حق کا جسے طرفدار دیکھا تھا
وہ دوستوں پہ جسے جانثار دیکھا تھا
وہ انجمن میں جسے پُر وقار دیکھا تھا
میں ایسے دوست کو اب پھر کہاں سے لاؤں گا
میں راجا رام کو ہرگز بھلا نہ پاؤں گا

سکون شرما کی روح کو تو اے خدا دینا
جہاں کہیں ہو اُسے اپنی تو رضا دینا
ہر اِک عذاب سے مکتی اُسے عطا کرنا
اور اُن کے اپنوں کو تم صبر کی دشا دینا
دعا ہر ایک سے بسملؔ میں یہ کراؤں گا
میں راجا رام کو ہرگز بھلا نہ پاؤں گا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سگریٹ نوشی

سب کہتے ہیں سگریٹ نوشی کام برا ہوتا ہے
سگریٹ نوش کا بالآخر انجام برا ہوتا ہے
خون پسینے کی کمائی دھوئیں میں اُڑ جائے
رحمت گھر سے دور بھگائے ٹی بی گھر میں لائے
عقل کے اندھے کا ہر صبح و شام بُرا ہوتا ہے
سب کہتے ہیں سگریٹ نوشی کام برا ہوتا ہے
سگریٹ کو اب کینسر کا خالق بھی کہتے ہیں
اس کے چاہنے والے اکثر دُکھی رہتے ہیں
سگریٹ نوشوں کا بستی میں نام بُرا ہوتا ہے
سب کہتے ہیں سگریٹ نوشی کام برا ہوتا ہے
سگریٹ نوش کے منھ کی بدبو، بدبو اور پھیلائے
بیوی اِس سے بھاگنا چاہے بچہ پاس نہ آئے
پینے والا خاص ہو یا عام بُرا ہوتا ہے
سب کہتے ہیں سگریٹ نوشی کام برا ہوتا ہے
سگریٹ نوش کا بالآخر انجام برا ہوتا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مرحوم محمد امین گنائی کی وفات پر لکھے گئے مرثیے کے

چند اشعار

دل کا سکون ، نورِ نظر ، جان لے گیا
یہ کون گھر کا ساز اور سامان لے گیا

وہ سرو قد ، ماہ لقا ، کِھلتا ہوا گلاب
جیسے کہ ساری شانِ گلستاں لے گیا

وہ کیا گیا کہ عارفؔ کی دُنیا اُجڑ گئی
ایسا گیا کہ سارے ہی امکان لے گیا

ؔ مرحوم محمد امین گنائی کے والد محترم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نذرانۂ عقیدت بخدمت جناب والد محترم مرحوم حاجی محمد شفیع سیٹھ تھنہ منڈی

وفات:-۹ فروری ۱۹۹۰ء بروز جمعۃ المبارک

درد کی وادی سے بابا مجھ کو لوٹائے گا کون؟
میرے بابا بعد تیرے مجھ کو بہلائے گا کون؟

آنکھ میں ٹھنڈک تھی تجھ سے، دل میں تھا تجھ سے قرار
صبح دم نورانی چہرا، مجھ کو دکھلائے گا کون؟

تیرے دم سے گلشنِ ہستی میں تھی فصلِ بہار
میری جاں اب شفقتوں کے پھول برسائے گا کون؟

آپ کی خدمت تھی میرے واسطے وجہہ سکون
میرے سر پر تاج فرزندی کا پہنائے گا کون؟

زندگی تو آپ کی اوراق تھے تاریخ کے
زندگانی کے حقائق مجھ کو سمجھائے گا کون؟

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پیٹھ پر وہ تھپکیاں دینا، بڑھانے حوصلے
بارگاہِ ایزدی میں ہاتھ پھیلائے گا کون؟

ساری ساری رونقیں تھیں گھر میں تیری ذات سے
رحمتوں کی بارشوں سے اس کو مہکائے گا کون؟

تو تھا توقیر قبیلہ راجؔ و مریمؔ کا سکون
ہاتھ سے سر بسملؔ و نازشؔ کا سہلائے گا کون؟

میرے اللہ میرے بابا کی قبر پُر نور کر
صبر کے مرہم سے دل کے درد کو اب دور کر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لوری

پیارے ، پیارے ، آنکھ کے تارے
میں تجھ پہ قربان ، میں تجھ پہ قربان
تو جو آیا ساتھ میں لایا خوشیوں کے انبار تجھ کو مبشر کہتا ہوں میں تو ہے دل کا قرار
روشن ، روشن گھر ہے تجھ سے ، تو ہے میری جان
میں تجھ پہ قربان ، میں تجھ پہ قربان
خوب سمجھ کر لکھنا پڑھنا ، کام سمجھ کر کرنا خدمت کو ایمان بنانا ، سب کی عزت کرنا
پیارے نبی (ﷺ) کی راہ پر چلنا ، جو ہے عالیشان
میں تجھ پہ قربان ، میں تجھ پہ قربان
اس دُنیا سے ڈر لگتا ہے ، جسمیں تو ہے آیا اس تپتے صحرا میں تجھ پر ، اللہ رکھے سایا
میرے مولا میرے بچے پر کرنا احسان
میں تجھ پہ قربان ، میں تجھ پہ قربان
ھردے شُدھ رکھنا اپنا تو شُدھ رکھنا آشائیں دھرتی کو ابھیمان ہو تجھ پر بدے آکاش دعائیں
تو چندا ، تو سورج جیسا بننا اِک بلوان
میں تجھ پہ قربان ، میں تجھ پہ قربان

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ترانہ بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی راجوری

دانش گہہِ بابا کا اِک طُرفہ نظارہ ہے
اس نور کے مرکز کا ہر ذرّہ ستارہ ہے
رحمت کی فضا دیکھوں جس سمت نظر جائے دنیا بھی سنور جائے، عقبیٰ بھی سنور جائے
یہ باغِ اِرم کس نے دھرتی پہ اُتارا ہے
دانش گہہِ بابا کا اِک طُرفہ نظارہ ہے
مزدور بھی ہم اس کے، معمار بھی ہم اس کے اللہ کے کرم سے ہیں سالار بھی ہم اس کے
اس کا تو ہر اِک ذرّہ ہمیں جان سے پیارا ہے
دانش گہہِ بابا کا اِک طُرفہ نظارہ ہے
دریائے محبت کو رکھ اِس میں رواں دائم توحید و رسالت کی ہو اِس میں فضا قائم
سُن لے تو صدا مولا یہ ہم نے پکارا ہے
دانش گہہِ بابا کا اِک طُرفہ نظارہ ہے
پرچم تری عظمت کا لہراتا رہے برسوں آزاد فضاؤں میں بل کھاتا رہے برسوں
یہ راحتِ جاں اپنا، یہ آنکھ کا تارا ہے
دانش گہہِ بابا کا اِک طُرفہ نظارہ ہے
یہ عزم ہمارا ہے جس سمت بھی جائیں گے سب درد کے ماروں کو سینے سے لگائیں گے
دُنیا کو بدل دینگے، پیمان ہمارا ہے
دانش گہہِ بابا کا اِک طُرفہ نظارہ ہے

نوٹ :- یہ ترانہ ۱۵ر دسمبر ۲۰۰۸ء کو بابا غلام شاہ بادشاہ یونیورسٹی کے پہلے یومِ تاسیس پر مفتی محمد سعید وزیرِ اعلیٰ جموں و کشمیر کی موجودگی میں پڑھا گیا۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ترانہ توحید

توحید کے مرکز پر اللہ نے بلایا ہے
سینوں کو کیا روشن، ذہنوں کو سجایا ہے
توحید کے مرکز پر اللہ نے بلایا ہے
قرآن کو سیکھیں گے قرآن سکھائیں گے ہم راہِ ھدیٰ ساری دنیا کو دکھائیں گے
ظلمت کو زمانے سے ہم نے ہی مٹایا ہے
توحید کے مرکز پر اللہ نے بلایا ہے
ہم خاک نشینوں کی عظمت کوئی کیا جانے آباد ہمیں سے ہیں دنیا کے یہ ویرانے
سوئی ہوئی قوموں کو ہم نے ہی جگایا ہے
توحید کے مرکز پر اللہ نے بلایا ہے
پورب بھی ہمارا ہے پچھّم بھی ہمارا ہے اُتّر بھی ہمارا ہے، دکّن بھی ہمارا ہے
اندازِ جہاں بانی دنیا کو سکھایا ہے
توحید کے مرکز پر اللہ نے بلایا ہے
ہم حامی و ناصر ہیں، پُر امن فضاؤں کے اے اہلِ جہاں ہم تو پیکر ہیں وفاؤں کے
ہم نے ہی تو اعدا کو سینوں سے لگایا ہے
توحید کے مرکز پر اللہ نے بلایا ہے
خدّامِ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں، ایمان کے داعی ہیں ہم ملتِ بیضاء کے پُر عزم سپاہی ہیں
اسلام کے پرچم کو ہاتھوں میں اُٹھایا ہے
توحید کے مرکز پر اللہ نے بلایا ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

برف باری

برف باری زندگی ٹھہرا گئی
یخ زدہ لمحوں میں بس اُلجھا گئی

پیڑ پتے بیل بوٹے دَم بخود
ایسے موسم سے طبع اُکتا گئی

نقرئی منظر بہت ہے پُر کشش
یاد اِک بیوہ کی دِل دہلا گئی

ہے اُدھر وہ غم کی چادر میں تپاں
مجھ کو اشکوں میں اِدھر نہلا گئی

برف، بارش دھوپ، تیرے رنگ ہیں
دیکھ کے قدرت تری سب دنگ ہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

۸/اکتوبر ۲۰۰۵ء کو مظفر آباد میں زلزلہ کے موقعہ

سب پیر و جواں غم میں گرفتار ہوئے ہیں
بستی کے مکیں زیست سے بیزار ہوئے ہیں
لِلّٰہ خبر لیجئے اُن نام وروں کی
پَل بھر میں جو بے یار و مددگار ہوئے ہیں

چارے پاسے ظلم جبر ناں ہویا بہت انہیرا
رحمت دا مینھ دیو خدایا، ہووے امن سویرا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

''مرثیہ'' روشنی کا مسافر

روشنی کا مسافر کہاں کھو گیا !
غمزدہ ، غمزدہ ہر کوئی ہو گیا !!
کام ہی کام بس جس کا ایمان تھا کام پر جس کا ہر لمحہ قربان تھا
روشنی ، روشنی تھی جہاں وہ گیا
روشنی کا مسافر کہاں سو گیا !
میں یہ سمجھا کہ وہ حق کا پرستار تھا لوگ کہتے ہیں وہ تیز وطرّار تھا
آج شکوے شکایت سبھی دھو گیا
روشنی کا مسافر کہاں سو گیا !
ڈھونڈنے وہ گیا اپنی کشمیر کو آہ ! سمجھ نہ سکا اپنی تقدیر کو
کِن خیالوں میں تھا وہ کہاں کھو
گیا روشنی کا مسافر کہاں سو گیا !
ساتھ احباب کی انجمن لے گیا سرو قد لے گیا گُل بدن لے گیا
ہجر میں جس کی ہر اِک بشر رو گیا
روشنی کا مسافر کہاں سو گیا !
کس سے بسمل کریں موت کا ہم گلہ زندگی کا تو ہے بس یہی المیہ
کس لئے آئے ہیں کچھ نہیں ہے خبر
کب چلے جائیں گے کچھ نہیں ہے پتہ

نوٹ :- ۲۶ رجنوری ۲۰۰۵ء آنجہانی آر کے دھر چیف ایجوکیشن آفیسر راجوری اور اُن کے رفقاء کی حادثاتی موت سے متاثر ہو کر یہ مرثیہ تخلیق ہوا۔ آنجہانی دھر کو مسلم ایجوکیشن ٹرسٹ تھنہ منڈی کی جانب سے ایک تقریب میں ''روشنی کا مسافر'' کا خطاب دیا گیا۔ نظم میں آنجہانی کو اسی خطاب سے مخاطب کیا گیا ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نغمۂ اتحاد

گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی ، زندہ باد
اس نعرے میں شان ہماری عزت ، عظمت ، جان ہماری
اللہ رکھے شاد آباد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
مل کے رہنا حکم قرآنی لڑنا ، بھڑنا کام شیطانی
پاک نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا ہے ارشاد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
کلمہ ، حج ، نماز سکھائے بس جنت میں وہ ہی جائے
جس نے چھوڑا بخل اور باد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
نادانی کو اب ہم چھوڑیں ٹوٹے دلوں کو اب ہم جوڑیں
کرنی کیوں نسلیں برباد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
شاطر لیڈر ہم کو توڑیں سچے رستے سے وہ موڑیں
ان پر اللہ کی افتاد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
بدلو اب تم سوچ رویّہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا
رب سچے کی ملے امداد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
آؤ سارا ہتھ ملاواں اَس سارے کھنڈ ، کھیر ہو جاواں
بسمل دیوان ، سارنی ناد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی ، زندہ باد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جشنِ تعمیرِ مغل روڈ مبارک ہو تمہیں (آزاد نظم)

۵ / اگست ۲۰۰۷ء

اپنے آباء و اجداد کا یہ خوابِ حسیں
ہونے والا ہے شرمندۂ تعبیر ابھی
ہونے والی ہیں میرے شہر کی گلیاں روشن
چھٹنے والی ہیں میرے گاؤں کی ظلمات سبھی

پھر سے تعمیر و ترقی کے کُھلیں گے رستے
زرد چہروں پہ لوٹ آئے گی رونق پھر سے
پاک و بھارت کے حالات بدل جانے کو ہیں
بند ہونے کو ہیں توپوں کے دہانے سارے

صبحیں بدلیں گی ، بدل جائیں گی شامیں اپنی
پونچھ ، راجوری کی تقدیر بدل جائے گی
جموں کشمیر نئے دور میں داخل ہو گا
ٹوٹ جائیں گے نفرت کے منارے سارے

مغلیہ دور کی شاہراہ تجھے میرا سلام
میرے اِس دور کے جہانگیر اور نور جہاں
تیرے سینے پہ کریں رقص رہیں شاد سدا
ہے یہی میری دعا ، تیری دعا ، سب کی دعا

جشنِ تعمیرِ مغل روڈ مبارک ہو تمہیں
جشنِ تعمیرِ مغل روڈ مبارک ہو تمہیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

قوم کی بیٹیوں کے نام جو آئے دن بربریت کا شکار ہو رہی ہیں

میرے شہر گاؤں کی بیٹیو!

تم ہو نرم و نازک سی تتلیاں!
یہاں زور سے چلیں آندھیاں!
یوں نہ بن سنور کے اُڑا کرو

میرے شہر گاؤں کی بیٹیو!

یہاں پُر خطر ہیں راستے
یہاں ہر قدم پہ ہیں آبلے
''یوں ہی بے سبب نہ پھرا کرو''

میرے شہر گاؤں کی بیٹیو!

ذرا چشمِ بینا سے دیکھئے
یہاں شکلِ انسان میں بھیڑیئے
ذرا فاصلے پر رہا کرو

میرے شہر گاؤں کی بیٹیو!

یہ اسکول، اپنے یہ مدرسے
سبھی عزتوں کے ہیں راستے
یہاں ذہن حاضر رکھا کرو

میرے شہر گاؤں کی بیٹیو!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ہے تم ہی سے زندگی ضو فشاں
ہے تم ہی سے روشن یہ جہاں
بڑے ہوش سے تم چلا کرو
میرے شہر گاؤں کی بیٹیو!

ہے اگر فراز کی جستجو!
رکھو روح کو بھی باوضو
رہو پاک دامن دعا کرو
میرے شہر گاؤں کی بیٹیو!

ملیں جب بزرگوں کی محفلیں
اُنھیں چشمِ عبرت سے دیکھ لو
انھیں گوشِ دل سے سنا کرو!
میرے شہر گاؤں کی بیٹیو! میرے شہر گاؤں کی بیٹیو!

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ایک پہلو یہ بھی ہے کشمیر کی تصویر کا

ہر چشم خونچکاں ہے چناروں کے دیس میں
انبوہِ کشتگاں ہے چناروں کے دیس میں

پیر و جواں ہیں غم کے الاؤ میں جل رہے
اک فوجِ بیکساں ہے چناروں کے دیس میں

ابّا کہاں گئے ہیں، کہاں پر ہے میری ماں
ہر بچہ پُر فغاں ہے چناروں کے دیس میں

رستوں کو دیکھتی ہوئی بیٹے کی منتظر
بے چین کھڑی ماں ہے چناروں کے دیس میں

مایوسیوں میں غرق ہوئے ہیں عمیدِ شہر
ٹوٹی ہوئی کماں ہے چناروں کے دیس میں

بادِ صبا و سبزۂ نورستہ اب کہاں
بارود کا دھواں ہے چناروں کے دیس میں

ڈل بن گیا ہے شہر کے فُھلے کا مرگ زار
جہلم بھی نوحہ خواں ہے چناروں کے دیس میں

کم کم ہی دیکھ پاؤ گے اب کے غزال چشم
یوں رات کا سماں ہے چناروں کے دیس میں

مہندی سجے گی کب مری بیٹی کے ہاتھ پر
ماں باپ پریشاں ہیں چناروں کے دیس میں

بازارِ حسن کی بھی نمائش ہے اب یہاں
کیا کیا نہیں یہاں ہے چناروں کے دیس میں

لوٹ آئے زندگی کی رمق پھر دیار میں
ایسی کوئی اذاں ہے چناروں کے دیس میں

بسمل کا یہ سوال ہے اعیانِ قوم سے
کشمیریت کہاں ہے چناروں کے دیس میں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

عید

عید پھر آ گئی
عید پھر آ گئی
چادرِ نور بھی چھا گئی
پھول خوشبو کے ہر سُو برسنے لگے
قافلے قدسیوں کے اُترنے لگے
نغمۂ اللہ ہو بھی بکھرنے لگا
تو بڑا، تو بڑا ایک تو ہی بڑا
اے میرے پیارے رب
تیری تعریف سب
عید.....
کیا آئی تو؟
ہر طرف ہیں بکھرتے ہوئے قہقہے!
ہر طرف ہیں چمکتے ہوئے قمقمے
پک رہی سیویاں، یخنیاں
چمکتی پیالیاں، تھالیاں
بھینی خوشبو کو ہر سُو اُڑاتے ہوئے
عید.....
لائی مزے.....
نوجواں ہاتھ میں ہاتھ ڈالے ہوئے
گھومتے، جھومتے، دوڑتے، بھاگتے
جیسے دریا کی لہریں اُچھلتی ہوئیں
لڑکیاں ناچتیں، کودتیں
مہندیوں، کاجلوں، خوشبوؤں میں نہاتی
ہوئیں
جس طرح.....
رنگ برنگی فضا میں اُڑیں تتلیاں
بٹ رہی عیدیاں، ویدیاں
ہر طرف شوخیاں، شوخیاں
اور میں.....
مایوس بیٹھا ہوا اِک طرف
دیکھتا، سوچتا
عید کیا لائی ہے اُس کیلئے
جو.....
آنگنوں میں کھڑا راستے دیکھتا
پوچھتا.....
ماں او میری ماں
میرا ابّو کہاں؟
میرا بھیّا کہاں؟
کون سی ہیں میری دیدیاں؟
کون دے گا مجھے عیدیاں؟

☆☆☆

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سرزمینِ کشمیر کے نام

مرے کشمیر کو اَمن و اَماں کی پھر فضا دیدے
نئی صبحیں ، نئی شامیں ، نیا ہی سلسلہ دیدے

بنے فردوس برروئے زمیں پھر سے چمن میرا
خدایا آگ کے دریا سے کوئی راستہ دیدے

نہ ہوں اب خون سے رنگین ہمارے شہر کی گلیاں
یہاں کے دشت و دریا کو تُو جنت کی ہوا دیدے

پریشاں کر نہ میری بیٹیوں کے کاکُلِ پیچاں
مرے بیٹوں کو جینے کا نیا اِک حوصلہ دیدے

عطا سوزِ دروں کر قائدِ کشمیر کو یا رب!
شعور و آگہی دیدے ، شعارِ با صفا دیدے

گُلِ خنداں تو دیتا ہے ، دلِ خنداں نہیں دیتا
اِلٰہی فتنہ ساماں کو ذرا خوفِ سزا دیدے

عطا کر پاک بھارت کو تو مردِ باصفا یا رب
مری کشمیر کو مولیٰ نویدِ جانفزا دیدے

ہوا ہے پتّا پتّا مضمحل کشمیر کا بسملؔ
دُعا ہے ، پھر سے اِس فردوس کو اپنی عطا دیدے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مزاحیہ کلام

قطعات

دوستو! لیڈر بنا دیتے مجھے
(Key) خزانے کی تھما دیتے مجھے
سالیاں، سالے، اُڑاتے سب مزے
تم اسمبلی میں بٹھا دیتے مجھے

❁

بن گئی ہے میڈم آر، ٹی، ٹیچر
مجھکو بننا پڑا ہے باڈی گارڈ
مار پڑتی تھی پہلے لاٹھی سے
اب تو چلتی ہے مگر آئرن راڈ

❁

زیادہ مہنگائی نہ تھی دفاتر میں
کام چلتا تھا شادمانی سے
سینکڑوں میں بھی اب نہیں ہوتا
کل جو ہوتا تھا چائے پانی سے

❁

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بنے دل پھینک ہیں اپنے منسٹر
حسینوں کو بڑے پیارے ہوئے ہیں
اجی! ترشی سے نہ تم اِن سے بولو
بچارے عشق کے مارے ہوئے ہیں

راز کھل جائے گا رُسوا ہونگے
اب نہ ملنا کبھی بھی رستے میں
جب بھی چاہو گے بات کر لیں گے
اب موبائیل ہے میرے بستے میں

مجھ کو فونڈر پیٹران بنوا دیجئے
کچھ کریں چند بچے پھنسوا دیجئے
ایک، دو پکی دوکانیں گر ملیں
مجھکو پبلک اسکول کھلوا دیجئے

عاشقی گھٹکے میں آتا ہے سُرور
لمبے بالوں میں میرا سارا غرور
لکھنا ، پڑھنا تو مجھے آتا نہیں
لیکچرر مجھکو مگر بننا ضرور

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

شجر

شجر ، رونق ، شہر اور بازار کی
رونقیں اِس سے سبھی سنسار کی

پھول ، پھل اِس کی عنایت بے نظیر
آگ پانی اس سے ملتا ہے کثیر

گھر بنانے کیلئے کام آئے یہ
ہر کسی آنگن میں خوشیاں لائے یہ

اِس کی گودی میں رہیں اکثر طیور
گیت جن کے ہم کو دیتے ہیں سُرور

تپتے سورج سے بچاتا ہے ہمیں
روتے روتے یہ ہنساتا ہے ہمیں

شجر ہر موسم میں میرے ساتھ ہے
میرے سر پہ رحمتوں کا ہاتھ ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بہار کا موسم

کتنا دِلکش بہار کا موسم　　گُل و غنچہ و خار کا موسم
تتلیوں کے سنگار کا موسم　　ہے یہ سہرے کا ہار کا موسم
کاجلوں، مہندیوں کے جلوے ہیں　　ڈھول ، تاشے ، سِتار کا موسم
ذرّہ ذرّہ ہے رقص کرتا ہوا　　بِن پیئے ہے خُمار کا موسم
بلبلیں ، کوئلیں خراماں ہیں　　بیل ، بوٹے ، چنار کا موسم
باغ ہوں، کھیت ہوں کہ ہوں دریا　　ہر طرف لالہ زار کا موسم
چہرہ ، چہرہ نشاط جیسا ہے　　چار سو شالیمار کا موسم
جشنِ نوروز دے رہا ہے صدا　　ہر کسی سے ہے پیار کا موسم
دِل دھڑکتا ہے لیک جب سوچوں　　یہ بھی ایّامِ چار کا موسم

اُٹھ اے بسملؔ خدا کا ذکر کریں
ہاتھ جس کے قرار کا موسم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اٹھارہویں سالگرہ کے موقعہ پر ایم ای ٹی تھنہ منڈی کے بچوں کیلئے لکھا گیا

گیت

امن کا ساتھیو! تم اُٹھائے علم
ہاتھ میں ہاتھ ڈالے بڑھے جاؤ تم

نفرتوں کے سبھی بُت گراتے ہوئے
پیار کے گیت گاتے چلے جاؤ تم

کالی راتوں کے یہ سلسلے عارضی
لازماً ٹوٹ جائینگے اِک دن سبھی

چاند تاروں کے جیسے چمکتے رہو
پھول بن کر چمن میں کھلے جاؤ تم

راستہ چاہے جتنا بھی دشوار ہو
کتنی اونچی مصیبت کی دیوار ہو

جسم تھکتے نہیں روح مرتی نہیں
یہ سدا دوستوں کو کہے جاؤ تم

آدمی آدمی سے گریزاں ہوا
آج ہر خانۂ قلب ویراں ہوا

دامنِ آشتی کو ذرا تھام لو
جینے دو اور خود بھی جیے جاؤ تم

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نقل کے خلاف صدائے احتجاج

نقل کرنے والا بچہ بے حِس ہے کمزور ہے
نقل کرانے والا لیکن قاتل ہے اور چور ہے

نقل کرنے والا بے شک کم ہمت انسان ہے
نقل کرانے والا لیکن بہت بڑا شیطان ہے

نقلی علم کا سودا تم کو رُسوا خوب کرائے گا
محنت سے جو علم ملے گا تم کو وہ چمکائے گا

وہ جو خاک میں رول رہے ہیں موتی اور مہہ پاروں کو
گلی گلی سے ڈھونڈ نکالو تم ایسے غدّاروں کو

دیکھ! چمن کے سُندر، سُندر پھول یہ کس نے توڑے ہیں
کس ظالم نے تیرے بچے نقل کی جانب موڑے ہیں

اب تو ہوش کی گولی کھاؤ، اب نہ گھر ویران کرو
بستی کو بستی ہی رکھو بستی نہ سنسان کرو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

عوامی شاعری

واہ ،واہ اپنی یہ سرکار ، دیکھو اِس کا کارو بار
قلی ایک میٹ چار ، واہ،واہ اپنی یہ سرکار

پہلے دیکھئے اسکول ، جہاں بھیجتے ہیں پھول
بن کے آتے ہیں جو خار ، واہ،واہ اپنی یہ سرکار

آؤ دیکھیں ہسپتال ، اُلٹی اُترے جہاں کھال
کریں دائمی بیمار ، واہ ،واہ اپنی یہ سرکار

دیکھیں پی ،ایچ ،ای دربار، لائن ایک بندے چار
خالی نلکوں کا شنکار ، واہ ،واہ اپنی یہ سرکار

ذرا دیکھئے اب فون ، پئیں لوگوں کا یہ خون
ٹوٹی رہے ان کی تار ، واہ ،واہ اپنی یہ سرکار

کیسا اپنا محکمہ مال ، اس کا پوچھو کیا تم حال
یہ تو سارا بھرشٹاچار ، واہ ،واہ اپنی یہ سرکار

حضرت دیکھو اب جنگلات ، جہاں بوٹے پانچ سات
مگر گارڈوں کا انبار ، واہ ،واہ اپنی یہ سرکار

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

دیکھو سیاسی پہلوان ، کوئی کوئی ہے بلوان
باقی سارے ہیں مکّار ، واہ ،واہ اپنی یہ سرکار

جہان دودھ ملائی گھی ، وہ ہے پی، ڈبلیو، ڈی
بنے دن میں کوٹھی کار ، واہ ،واہ اپنی یہ سرکار

جہاں ملے قلمی مار ، وہ ہے بجلی کا دربار
لینے آٹھ لکھنے چار ، واہ ،واہ اپنی یہ سرکار

چلو چلئے اب بازار ، دیکھیں کیسا ہے بیوپار
دیکھو ہر سو لوٹ مار ، واہ ،واہ اپنی یہ سرکار

تھانے کبھی نہ تم جانا ، جہاں جانا اور پچھتانا
جیتی بازی جاؤ ہار ، واہ ،واہ اپنی یہ سرکار

میرا جموں کاشمیر ، جو تھا جنت بے نظیر
اب ہے رشوت کا بازار ، واہ ،واہ اپنی یہ سرکار

بسمل جائیں اب کہاں، وہ ہے کون سا جہاں جہاں
بچے گی دستار ، واہ ، واہ اپنی یہ سرکار

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ووٹر کو سمجھ نہ آئے (پیروڈی)

کوئی اینجل کہاں سے آئے، جسے لیڈر کوئی بنائے
کہ Man کوئی نظر نہیں آتا، کہ Man کوئی نظر نہیں آتا
جس Man کو بنایا، اُس نے ٹھینگا دکھایا، حق بات کو چھپایا، کمزور کو ستایا
نکلا بڑا رہزن، خوب لوٹا ہے وطن، بنا دلوں کی چبھن، ہوا جینا ہے کٹھن
کوئی کسے ایم، ایل، اے بنائے، ووٹر کو سمجھ نہ آئے
کہ Man کوئی نظر نہیں آتا، کہ Man کوئی نظر نہیں آتا
لیڈر جو بھی گھر آیا، اُس نے گلے سے لگایا، ہاتھ پاؤں میرے چومے، اور مال بھی دکھایا
میں نے اُس کو کہا، چل دور ہٹ جا، مال ٹال نہ دکھا، یہ پیار نہ جتا
کوئی آنسٹ کہاں سے لائے، ووٹر کو سمجھ نہ آئے
کہ Man کوئی نظر نہیں آتا، کہ Man کوئی نظر نہیں آتا
کاش گاندھی کوئی ہوتا، اشفاق کوئی ہوتا، کوئی بھگت سنگھ ہوتا، آزاد کوئی ہوتا
ہوتا سچا غمخوار، ہوتا غربا کا یار، رکھتا ہو صلے بلند، کرتا ڈوبتوں کو پار
ایسا بریو کہاں سے آئے، ووٹر کو سمجھ نہ آئے
کہ Man کوئی نظر نہیں آتا، کہ Man کوئی نظر نہیں آتا
کل ایک Man دیکھا، بڑا بے چین دیکھا، لمبی چوڑی کی تقریر، جو تھی بڑی بے نظیر
میں صبح بدل دوں گا، میں شام بدل دوں گا، بدل دوں گا میں جہاں، میں نظام بدل دوں گا
جھوٹے گیت جو اُس نے گائے، ووٹر کو سمجھ نہ آئے
کہ Man کوئی نظر نہیں آتا، کہ Man کوئی نظر نہیں آتا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اردو سی حرفی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گفتی

(غلام نبی شہباز بھروٹ راجوری)

ادب میں ہیت کا ایک مسلمہ مقام ہے۔ موثر تخیّل، موثر ہیت میں ڈھل کر اثر آفرینی میں اضافہ کرتا ہے۔ شعری اصناف میں ہر صنف کی اپنی انفرادی شناخت، امتیاز اور آہنگ ہوتا ہے، جو الفاظ کی معنوی سرحدوں سے گذر کر قاری اور سامع کو حسّی سطح اور جزباتی اُتار چڑھاؤ سے آشنا کرتا ہے۔ مخصوص آہنگ، اُبھرنے والی داخلی موسیقیت، تکراری صدائیں اور مخصوص لب ولہجوں سے بافتہ یہ تاثر کارگر رہتا ہے۔

اُردو ادب میں عظمت اللہ خان کے خلّاق ذہن نے اوزان و بحور کے نئے تجربے کئے۔ پھر ایک سلسلہ چل نکلا۔ تاحال اس میں ہائکو، سانیٹ، ترائلے، ثلاثیاں، نثری غزل، ماہیا، بارہ ماسہ وغیرہ کے تجربات کئے گئے۔ آزاد نظم اور جدید نظم نے اپنی سحر انگیز روایت کے جلو میں اُردو شاعری کو کہاں سے کہاں پہنچا دیا۔

اسی طرح ''سی حرفی'' پنجابی، پہاڑی اور گوجری زبانوں کی متداول صنف ہے۔ جس میں طویل بحر میں چار مصرعے قافیہ وردیف کی تکرار سے لکھے جاتے ہیں۔ اِن کا آہنگ پنجابی کی مثنوی کے رائج الوقت اور متعارف داستانی ادب کے بحور و اوزان کے مشابہ ہوتا ہے۔ انہیں مناسب لحن کے ساتھ مترنم پڑھنے سے سامع پر ایک کیفیت طاری ہوتی ہے۔ ان سی حرفیوں میں عموماً عارفانہ خیالات منظوم کئے جاتے ہیں۔ ہجر و فراق کی الم انگیز کیفیات کو مناسب استعاروں اور تشبیہوں کے ذریعہ متبادر کیا جاتا ہے۔ روحانی میلانات والے شاعر کے ہاں یہ بھی پیغام کا ایک ذریعہ ہے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

چونکہ یہ تجربہ راقم السطور کے علم کے مطابق متذکرہ بالا تین زبانوں میں ہی تھا۔ اگرچہ یہ تصوّر استناد کا اعلان نہیں لیکن زیرِ نظر مجموعہ جناب خورشید بسمل کے اُردو میں اِس تجربے کا پرتو ہے۔ اِس ''سی حرفی'' کے بارے میں مصنف محترم خود اظہار کر چکے ہیں کہ اُنہیں حالتِ خواب میں ہیت اور الفاظ خود بخود لبوں پر آ گئے۔ پھر چند ایک بند اُسی وجدانی کیفیت کے ڈھلے اوزان و بحور پر تخلیق کئے گئے۔ خیالات کے لحاظ سے یہ ''سی حرفی'' لازمی طور پر اُردو غزل کے قریب ہے۔ اِس میں وحدت تاثر یا شدّتِ جذبات کی تلاش و یافت مستقبل کی بات ہے۔ ہر تجربہ آنی و جاودانی گردش کا اسیر ہے۔

ادب کی اقلیم سماج کے تمام تناظرات سے مملو ہوتی ہے۔ مقامی احوال و اثرات بسمل صاحب کی اِس ''سی حرفی'' سے مترشح ہوتے ہیں۔ اُنہوں نے اپنے محسوسات کو اِس فارم کا لباس پہنایا ہے۔ بسمل کے ہاں کچھ محسوسات نستالوجیائی شدومد سے اُبھرتے ہیں۔ سماجی رشتوں کا درد بھی گہے گہے ایک نمکین کیفیت سے دوچار کرتا ہے۔ اُنہیں ''شین شاعری تب عظیم ہوگی، جب عشق سے دِل مخمور ہوگا'' کا بھی دعویٰ ہے۔ بسمل اِس ''سی حرفی'' میں کہاں تک فن کے اسرار و رموز سے بختاور ہو سکے ہیں۔ اِس تخلیق کے Diction معروضی متبادلات پر تلاش و یافت کا معاملہ مستقبل کے ادب شناسوں کا حق محفوظ ہے۔ چونکہ یہ تجربہ اپنے تناظر کے لحاظ سے نیا اور پہلا ہے۔ اِس لئے حوصلہ مندی کا مظہر ہے۔ دشتِ الفاظ میں جادہ پیمائی کوہ کنی ہے اور فرہاد نصیبی اعترافِ طلب۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ا

الف:- اللہ رسول کا نام لے کر نئے طرز کا کروں آغاز بسملؔ
حیرت زدہ ہونگے احباب اپنے ،ایسا بنا دلکش انداز بسملؔ
ملی سوچ گہری اِظہار پیارا ،لفظ ملے ہیں پُر اعجاز بسملؔ
شکر اُس کی ذات کا خوب کریئے ، جو ہے صاحبِ طرز طراز بسملؔ

ب

بے :- بات کرنا ہوا بہت مشکل ، میرے رب یہ کیسا ہے دور آیا
جگہ جگہ ہے موت کا رقص جاری ، ہر طرف سے کیسا یہ شور آیا
ہر آنکھ پُر نم پُر درد سارے ،کیسا طرز یہ کیسا ہے طور آیا
ہوا شہر سُنسان سنسان بسملؔ، کیسا ظلم اور کیسا یہ جور آیا

پ

پے :- پاک ہونگے کب قلب اپنے ،نظر آئے گی کب بہار بھائی
کب ہاتھوں میں امن کے پھول ہونگے ،شہر بنے گا کب گلزار بھائی
کب ہونٹوں پہ ہونگے بول میٹھے، کب آنکھوں میں ہوگا پیار بھائی
سبھی پوچھتے ہیں یہ سوال بسملؔ کب ہو گا ختم یہ آزار بھائی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ت

تے :- تکیہ اُس کی ذات پہ رکھ ، نگہبان جو ہے صبح شام تیرا
عرش فرش جس کے ، لوحِ قلم جس کے ، جس کی نظر میں ہے در بام تیرا
کرے جو آفاق پہ حکمرانی ، اُسی نام کا ورد ہے کام تیرا
بس اُسی اِک ذات کو ڈھونڈ بسملؔ جس ہاتھ آغاز انجام تیرا

ٹ

ٹے :- ٹالنا آج کا کام کل پر ، کرے زندگی کو برباد بسملؔ
لمحہ لمحہ کی کریں جو قدر دانی ، وہی ہوتے ہیں شاد آباد بسملؔ
وہی آنکھ والے وہی عقل والے ، طمع حرص سے جو آزاد بسملؔ
اُن کے دم سے سارا جہان روشن ، کریں جو خدا کو یاد بسملؔ

ث

ثے :- ثمر کرنی کا لازماً ہے ، ممکن ہے لیکن تاخیر ہونا
نیک کام کا ہے انجام بہتر ، لیکن شرط ہے خوب تدبیر ہونا
کفر ہے مغموم مایوس ہونا ، ترے خواب کی ہے تعبیر ہونا
ملا عمرا تخریب کا غم نہ کر تیرے شہر کو ہے تعمیر ہونا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ج

جیم :- جو بھی شخص مغرور ہو گا وہ جیت کر بھی ناکام ہو گا
ملعون ہو گا فرعون ہوگا ، ہامان کیساتھ انجام ہوگا
رہ جائینگے نیک اعمال باقی ، ہر بُش ۱، بلیئر ۲ گمنام ہو گا
پیغام سُنا ہر گام بسملؔ نیکوکار کا تذکرہ عام ہو گا

چ

چے :- چمکتی ہے تب چار یاری ، جب جیب تیرے بھر پور ہونگے
ہوگی رونقوں کی صبح شام بارش ، سب غم تیرے کافور ہونگے
راتوں رات بدلے گا طرز سارا ، نئے ڈھنگ اور نئے دُستور ہونگے
وفادار بسملؔ وہ لوگ ہونگے ، جو کہ صدیوں سے رہے دور ہونگے

ح

حے :- حق کی بات ہے سخت مشکل ، کھلے کس طرح سے یہ زبان بسملؔ
یہ ہے جبر اور جھوٹ کا دور آیا ، چلیں کس طرح سے اذہان بسملؔ
ہوئی مٹی پلید شرافتوں کی ، کہیں چور خود کو خاندان بسملؔ
عزازیل کو بھی جو ہیں مات دیتے ، ہوئے وہ پیدا انسان بسملؔ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خ

خے:- ختم ہوگی سب حکمرانی رہیں گے نہ محکم احکام باقی
سب ختم دستور منشور ہونگے ،رہے گا نہ کوئی نظام باقی
رہیں گے نہ شمس نہ قمر باقی ، نہ صبح باقی نہ شام باقی
مٹ جائیں گے سب جہان بسمل رہ جائے گا بس اِک نام باقی

د

دال:- دل کو دائمی پاک رکھئے ، گر خوشی کا ہو انتظار صاحب
کسی دل کو دُکھ نہ تم دینا ،بننا کبھی نہ دل آزار صاحب
تیرے ہونگے بلند اقبال صاحب ، ملیگی ممتاز دستار صاحب
قدر اُقربا کی ہے حکم ربی ،کرنا دشمنوں سے بھی پیار صاحب

ڈ

ڈال:- ڈر اور خوف اذہان پر ہیں ،انھیں کر تو اب کافور مولیٰ
ہر چہرے کو رونقیں بخش مولیٰ ،ہر قلب کو کر پُر نور مولیٰ
بارش رحمتوں کی اب خوب دیدے،سوکھے کھیت کردے مسرور مولیٰ
مانگے یہ دعا خورشید بسمل کر ملک میں امن امان مولیٰ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ذ

ذال:- ذات جماعت پر فخر کرنا، کم ذات کی ہے پہچان بسمل
رنگ نسل سے اُٹھ کر جو سوچیں، وہی ہوتے ہیں بھلے انسان بسمل
کرو اُنس اِنسان سے بہت زیادہ یہی اپنا دین ایمان بسمل
جنگ، جدل کو اب تم تھوک ڈالو، پیدا امن کے کرو امکان بسمل

ذ

ذال:- ذکر اُس ذات کا کر بندے، عرب عجم کی جس سے شان بسمل
جس کی رونقیں عرش اور فرش پر ہیں جس نے روشن کیا جہان بسمل
جسے کہیں سلام ملائکہ سب، مولیٰ خود جس کا نگہبان بسمل
عیسیٰؑ، موسیٰؑ نے جس کی جستجو کی، سرو پا جو ہے قرآن بسمل

ر

رے:- راستی پر جو لوگ ہونگے، سب کام اُن کے آسان یارو
ہر گام پہ وہ محفوظ ہونگے، رب اُن کا خود نگہبان یارو
رکھو زیر دستوں سے قرب اپنا، اونچی ہوگی تمہاری شان یارو
دامن عاجزی کا نہ چھوٹ پائے، یہی ہے حدیث قرآن یارو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ز

زے:- زاغ صفات انسان اکثر ، ملے یہاں کوئی شہباز بسملؔ
بدل گئی زمانے کی چال ساری ، بدل گئے سبھی انداز بسملؔ
کسے جاکے دِل کی بات کہئے ، ملیں کہاں سچے ہمراز بسملؔ
پلک جھپکنے میں رنگ بدل ڈالیں ، نئے دور کا یہ اعجاز بسملؔ

س

سین:- سوچ کے کر کلام اپنا ، دانش مندوں میں ہو شمار تیرا
دھوکہ دغا ہے بڑی ذلیل خصلت ، پکّا سچّا ہو قول قرار تیرا
کر درد مندوں کی دستگیری ، رب کرے بلند وقار تیرا
نیکی کر دریا میں ڈال بسملؔ ،انشاء اللہ بیڑا پار تیرا

ش

شین:- شاعری تب عظیم ہو گی جب عشق سے دِل مخمور ہو گا
خونِ جگر سے اشک رنگین کرنا ،جب شاعروں کا دستور ہو گا
دِل ٹوٹ جائے تو غم نہ کر یہ تو ٹوٹ کر ہی کوہِ طور ہو گا
کھلیں راز رموز تمام بسملؔ جب ذہن تیرا پُرنور ہو گا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ص

صاد:- صلح کا کرو آغاز جلدی ، ہند پاک کو کرو قریب بھائی
جنگ جدل کی راہ مسدود کر دو ، بنو امن کے پھر نقیب بھائی
☆رب اٹل ، پرویز کو سمجھ دیدے ،بنیں کبھی نہ یہ رقیب بھائی
ٹلیں غم کی یہ طویل راتیں ، جاگیں اپنے پھر نصیب بھائی

ض

ضاد:- ضد عداوتیں بھول جاتے ، اور امن کی اب سوغات دیتے
بے خوف ہمارے دِن ہوتے ، بے خوف سی ہم کو رات دیتے
راہیں ہوں ہموار ترقیوں کی ، روشن روشن سے اب حالات دیتے
آگ دشمنی کی ہے خوب برسی ،اب دوستی کی برسات دیتے

ط

طوئے:- طمع لالچ سے باز رہنا ، یہ تو پاؤں کی ہیں زنجیر بسمل
ہے یہ مال اسباب سراب سارا، رب سے مانگ تو خیر کثیر بسمل
ہوئے عقل شعور سے وہ عاری بنے ہوس کے جو اسیر بسمل
دِل غنی کر لو دِل سخی کر لو ، رب کرے گا روشن ضمیر بسمل

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ظ

ظوئے :- ظلم مظلوم کا ذکر کیا ہو ، اس شہر کا ہے ہر کام مشکل
کوئی کرے تعمیر کی کیا باتیں ، جہاں ہو آغاز انجام مشکل
یہاں سانس لینا بھی ہے سخت جانی ، پل بھر کا یاں آرام مشکل
بنی کیا تقدیر ، تدبیر بسملؔ ، میری صبح مشکل میری شام مشکل

ع

عین :- عید ہماری عید ہوتی ، سب غم اپنے کافور ہوتے
میرے گاؤں میں نہ کوئی آنکھ روتی ، میرے شہر میں سب مسرور ہوتے
بچّے رقص کرتے پُر کیف ہوتے ، سب گھر آنگن پُر نور ہوتے
ہوتی مزے مزے کی عید بسملؔ ملتے وہ احباب جو دور ہوتے

غ

غین :- غیر کو بھی اعزاز دینا ، میرے شہر کی ہو پہچان بسملؔ
ہوتا رحمتوں کا نزول اِن پر ، بنتے آدمی سے انسان بسملؔ
مٹے ظلم و جبر کی حکمرانی ، مانگے ملک میں امن و امان بسملؔ
ربّا دے نجات اُن لیڈروں سے ، کیئے جنہوں نے ملک ویران بسملؔ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ف

فے :- فضل اللہ سے مانگ حامدؔ، تجھے کرنا ہے پھر آباد کابل
بنیں تاجک ، پشتون تمام بھائی، کبھی پھر نہ ہو برباد کابل
پیدا ہوں یہاں عطّار، رومی ، بنے دین کا پھر عماد کابل
کرے یہی دعا خورشید بسملؔ ، اللہ کرے پائندہ باد کابل

ق

قاف:- قسمت جب کھینچ لے ہاتھ اپنا، جیتی بازی بھی جائیں گے ہار بسملؔ
سب بھاگ جائیں گے یار بیلی ، روٹھ جائے گا سب سنسار بسملؔ
منھ موڑ دینگے خاص الخاص اپنے ، سبھی پھول بنتے ہیں خار بسملؔ
رب کرے نہ رحمتیں کم اپنی ، بنا جن کے آدمی خوار بسملؔ

ک

کاف:- کبر، کدورتیں، کذب سارے، رکھیں عقل شعور سے دور بسملؔ
زن ، زر ، زمین کی حرص فتنہ ، رکھیں آدمی کو رنجور بسملؔ
دولت ، حُسن ، جوانی ، عارضی ہیں ، ہوتا کیوں کوئی مغرور بسملؔ
فقط رب کی کرو رضا حاصل ، باقی سب ہی کچھ فتور بسملؔ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گ

گاف:- گھر کی کرو تم قدر دانی، گھر سے بنے گی اُونچی شان بھائی
گھر ہو گا تو چلے گی ساتھ دُنیا، ورنہ کہیں گے لوگ انجان بھائی
رکھّو پیار، وفا، اخلاص گھر میں، بِنا اِن کے گھر ویران بھائی
گھر بنے گا تیرا فردوس بسملؔ، گھر میں رکھو نماز قرآن بھائی

ل

لام:- لائقِ صد آداب وہ ہیں، کریں جو بھی خیر کے کام یارو
جن کے دم سے رونقِ شہر باقی، مُلک کریں جنہیں سلام یارو
مولیٰ رکھے محفوظ اُن ظالموں سے، جن سے ہوئے انسان بدنام یارو
کئے جنہوں نے تخت تاراج بسملؔ، بگڑے جن سے نظم نظام یارو

م

میم:- محنتی جو بھی لوگ ہونگے، رب اُن کو فضل کمال دے گا
اُن کی کرے گا مشکلیں دور ساری، آئی آفتوں کو بھی ٹال دے گا
ہونگے وہ منصور، مقبول ہر دم، اُنھیں زر دے گا اُنھیں مال دے گا
بسملؔ ملے گی اُن کو حکمرانی، اُنھیں جاہ دے گا، جلال دے گا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ن

نون:- نوحہ خواں ہے جہان سارا، سنے کون تیرے حالات بسملؔ
کیسے گذریں ماہ و سال تیرے، کیسے گذریں دِن اور رات بسملؔ
پُر دم رہنا پُر ہوش رہنا، یہاں دیتے ہیں اپنے مات بسملؔ
گہری اُن پہ رکھنا نظر اپنی، چلے جو ہیں تیرے ساتھ بسملؔ

و

واؤ:- وصل اور فصل کے تذکروں کا چھوڑیں طرز طریق تمام شاعر
بال خال کے تذکرے بھول جائیں، بھول جائیں اب ساغر و جام شاعر
رکھیں پاک خیال، زبان پیاری، لکھیں صاف شُستہ کلام شاعر
نئے دور کا کریں آغاز بسملؔ، چھوڑیں لہو لعب اِبہام شاعر

ہ

ہے:- ہاتھ جب آئے گا ساتھ اُس کا، تیری بات میں عجب تاثیر ہوگی
ہو گا جانفزا کلام تیرا، معجز نما تیری تحریر ہو گی
ہو گا عرش اور فرش پر ذکر تیرا، کیا خوب تیری تقدیر ہو گی
تیرے ہاتھ سے ہوگا فیض جاری، تیرے ہاتھ میں خاک اکسیر ہوگی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ی

یے:- یاوری کر تو پاک مولیٰ ، میرے اُلجھے کام بنا مولیٰ
پیشِ نظر ہو حشر کی سخت گرمی ، باقی غموں سے کر رِہا مولیٰ
رطبُ اِلّسان رہوں تیرے ذکر سے میں ، رگ رگ میں تو سما مولیٰ
رحمت رہے تیری میرے ساتھ ہر دم ، ایسی راہ پہ تو چلا مولیٰ

اشعار

جو جینا تھا جی چکے ، اب تو وقت گذاری ہے
ہر لمحہ اِک مایوسی ہے ، ہر لمحہ بیزاری ہے

طاقِ نسیاں میں سب پھینکو ، بسمل اپنی یادوں کو
جو بازی بھی جیتی تم نے جو بازی بھی ہاری ہے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مثنوی خیرِ کثیر

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اوّل حمد خدایا تیری تو ہے سب کا والی
بِنا تمہارے جینا اپنا خالی ، خالی ، خالی

اوّل تیرا ،آخر تیرا ،ظاہر باطن تیرا
پل بھر کے مہمان یہاں ہم پل بھر کا ہے ڈیرا

سوکھا باغ ہرا کر میرا دے ایسی برساتیں
خوب پھلیں سب آس کے بوٹے دے ایسی سوغاتیں

دے بہار میرے گلشن پر نکھرے ڈالی ڈالی
در پہ تیرے ہاتھ پسارے دے صدا ہر مالی

فضل تیرے کی آس ہے مجھ کو اور امید بجھی ہے
بخش طفیل رسول اللہ ﷺ کے جو تقصیر ہوئی ہے

بِن مانگے تو دینے والا کرے احسان ہزاروں
مجھ پر جو انعام کئے ہیں کیسے شکر گذاروں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آگ کو تو گلزار بنائے تیری شان نرالی
تیرے در پر دیکھ رہا ہوں جیا جون سوالی

تو ہی خوشیاں دینے والا تیرے ہاتھ رُلانا
عزت ذلت ہاتھ ہے تیرے محنت اِک بہانہ

راہیں مشکل دور ہے منزل تجھ بِن کون ہے میرا
ہر سو وحشت گھپ اندھیرے تیرے ہاتھ سویرا

مجرم سے منصور بنانا صفت ہے یہ رحمانی
رحمت سے نومید ہو جانا خالص کام شیطانی

کیا مجال ذرّہ ہل جائے بِن احکام خدائی
اُس کے نوری، ناری، خاکی، اُس کے مرغ و ماہی

امی، ابّو راضی کر لو یہ ہے حکم قرآنی
اِن کو سر آنکھوں پر رکھ لو جو چاہو سُلطانی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سچے رستے بہت ہی مشکل پُر دم ہو تو چلنا
مٹی میں مٹی ہونا ہے پھر جا کر ہے کھلنا

جو چاہو سر اونچا اپنا صحبت اونچی رکھنا
بے عملی ہے زہرِ قاتل بے عملی سے بچنا

گھر روشن ہوں بن جاتے ہیں دشمن بھی پروانے
تاریکی میں ساتھ رہیں جو،وہ سچے یارانے

تنگی طلبی جیون ساتھی اِس سے نہ گھبرانہ
چند لمحوں کے موسم بسملؔ اب آنا اب جانا

دن باقی ہے جلدی کر لو گر پانی ہے بھرنا
تاریکی جب آپہنچے گی پھر گھر جاتے ڈرنا

غافل بندے جاگ سویرے نہ کر نیند پیاری
منزل دور ،ہیں رستے مشکل کر لے کچھ تیاری

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

محنت کر کے راکھ جو پاؤ اُس کو امرت جانو
لوٹ کھسوٹ کے سیم و زر کو زہرِ قاتل مانو

درد مندوں کی قربت اچھی روشن کر دے سینہ
مرنا پھر ہے کام سِوایا جینا پھر ہے جینا

بدعملوں کی صحبت سے کب فیض کسی نے پایا
کیکر پر انگور چڑھائے ہر گُچھا زخمایا

گھر گھر میں ہے ماتم چھایا گھر گھر آفت آئی
بیٹا بنا ہے باپ کا دشمن بھائی مارے بھائی

ملے نہ صاف ہوا نہ پانی نہ ہی خالص کھانا
ایسے شہر جہنم خالص اِن میں کیونکر جانا

کوّا، کوئل، طوطا، مینا چھوڑ کے بستی بھاگے
بندے اور ماحول کے بسمل ٹوٹ رہے ہیں دھاگے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پیار محبت دین کے قصّے ہیں انمول خزانے
یہ نہ ہوں تو جنت گھر بھی بنتے ہیں ویرانے

داناؤں نے اِس دنیا سے کب ہے آنکھ ملائی
اِس کے جال میں جو بھی آیا اُس نے لی رسوائی

جو تقدیر میں لکھا ہو گا وہ سب کو مل جائے
رونا جس کی قسمت میں ہو اُس کو کون ہنسائے

صبر کرو تو پھل پاؤ گے بن جاؤ گے ہیرو
بے صبری گھاٹے کا سودا بن جاؤ گے زیرو

سدا رہے نہ دولت باقی ،سدا نہ حُسن جوانی
سدا نہ جانی دشمن باقی سدا نہ دلبر جانی

علم وہی ہے جس کو پا کر بندہ بنے فرزانہ
معصیت کافور ہو جائے جنت بنے ٹھکانا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

عشق مجازی سر کی بازی جان نکلے ڈر ڈر کے
بلا تکلف عشق کہاں پر جو پائے سو مر کے

ذاتوں پر جو اِتراتے ہیں وہ شیطان کے بھائی
اِن لچروں سے بچ کے رہنا یہ سارے سودائی

توڑو نفرت کی دیواریں صاف کرو اب سینہ
گر آقا ﷺ کے ہاتھوں تم کو آبِ کوثر پینا

مالی کا تو کام ہے اتنا پانی خوب بہائے
یہ تو بس مالک ہی جانے پھل آئے نہ آئے

رشتے ناطے جھوٹے بسملؔ اِن پر نہ اِترانا
تنہا آئے تنہا رہنا تنہا ہی ہے جانا

کچھ چہرے ہیں پیارے پیارے ناگ ہیں پر زہریلے
باطن میں اِبلیسی ہیں یہ ظاہر میں شرمیلے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مریں جو اعداء خوشی نہ کریئے احباء کو بھی جانا
اِس بستی کو سب چھوڑیں گے ہو گا دور ٹھکانا

جس دل میں نہ عشق سموئے کتّے اُس سے چنگے
مالک کے دروازے اوپر سوئیں بھوکے ننگے

جیب رکھو گے بھر کے بسملؔ بنے گا یار زمانہ
خالی جیب اگر ہو جاؤ گھر پر بھی نہ جانا

میں ہوں تیرا عاجز بندہ تو رحیم رحمانا
ناؤ میری ڈوب رہی ہے تو ہی پار لگانا

ہم سب کو ہے لوٹ کے جانا ،جانا باری باری
سدا بہار تو ایک وہی ہے دنیا جس کی ساری

جھوٹی دنیا، دولت جھوٹی،جھوٹے سب یہ میلے
ایک ہی ذات بھروسے والی باقی سب جھمیلے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

عزت ، عظمت ، دُنیا ، دولت اِن کا مان نہ کرنا
پل بھر میں جو تخت اُچھالے بس اُس کا دم بھرنا

منکتوں کو تو شاہی دے دے شاہوں کو رُسوائی
تیری ذات معمّہ خالص سمجھ بہت کم آئی

میں اسفل میرے کام ہیں اسفل پر افضل سے رشتہ
ہوئی آساں ہر مشکل بسملؔ ہوا آساں ہر رستہ

جس گھر میں ہو لڑنا بھڑنا رحمت سے وہ خالی
ایسے باغ کے بوٹے سوکھیں سوکھے ڈالی ڈالی

تلخ کلامی کام آئے گی یہ ہے خام خیالی
وہ کلمہ مہمل ہے بسملؔ جو حکمت سے خالی

خاص کلام عوام سے کرنا کون کہے دانائی
داناؤں نے ہم کو کتنی اچھی بات بتائی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کوئی ظاہر کوئی باطن روئے خلقت ساری
اِس دنیا میں کون ہے بسملؔ جو ہے غم سے عاری

موت سے محشر تک کے رستے انجانے انجانے
راہ میں جو چہرے دیکھو گے بیگانے بیگانے

حسن پری اور یوسف چہرے خاک میں سب کو جانا
کام کرو تم بسملؔ ایسا یاد کرے جو زمانہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نظم شانِ خدائی

ایک شجر پہ اِک دن بیٹھی اِک چڑیا بیچاری
تاک میں جس کی باز تھا اوپر نیچے ایک شکاری
تھی اِس سوچ میں ڈوبی چڑیا کیسے جان بچائے
ہر سو موت ہے پر پھیلائے کس سمت اُڑ جائے
بیٹھ رہے تو تاک میں بیٹھا مارے تیر شکاری
اُڑتی ہے تو باز کی زد میں کیا کرتی بیچاری
لیکن دیکھو قدرت رب کی کیسے چڑی بچائی
غم کافور کئے دُکھیا کے ٹالی موت جو آئی
ناگ آیا اور ڈسا شکاری چوک گیا نشانہ
تیر چلا اور باز کو مارا دیکھو رنگ ربّانا
صحیح سلامت ڈال پہ بیٹھی چڑیا بات سُنائی
جو ماریں وہ خود ہی مر گئے دیکھو شان خدائی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پہاڑی کلام

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ڈاکٹر صابر مرزا راجوری ۱۲ر فروری ۲۰۱۰ء

خورشید بسمل ہوراں ناں پہاڑی شعری مجموعہ نظر نواز ہویا، اِس مجموعے بچ شامل پہاڑی کلام بہوؤں پُر اثر، سہل، تہ آسان زبان نی ترجمانی کرنا اے۔ بسمل صاحب مقصدیت پسند شاعر ہین، ورکدے کدے اُنہاں نی شاعری رومان پرور فضاواں بچ وی اُڑان پہرن لگی پینی اے۔ انھاں نے کلام بچ ہجر ناں سیک تے عشق نی ترف واضح طور ور محسوس ہونی اے۔

اِس مجموعۂ کلام بچ حمد باری تعالیٰ تے مناجات تھیں علاوہ چھہ نعتاں شامل کیتیاں ہین۔ حمد ونعت شامل کری تے اُنھاں اِس صنفِ سُخن بچ جتھے اپناز ور قلم دسیا اے۔ اُتھے ئی اِس صنفِ سُخن نے دامن کی وسیع تر کرنے نی کوشش وی کیتی اے۔ حمد تہ نعت نے شعراں بچ بسمل ہوراں نے حقائق نی سوہنی تے خوبصورت جھلک پیش کیتی اے۔ بسمل جتھے کائنات ناں مشائدہ کرنے ہین اُتھے ئی ایہ گل وی آکھنے ہین۔ جے اے اللہ! ایہ سارے کمالات تُساں نے ہین جنھاں نی بدولت ایہ سارا عالم عالمِ وجود بچ آیا اے۔ جہڑا بہوں بے مثال اے۔

اِنھاں نے نزدیک خاکی نوری تہ ناری ہی نئیں، اے ساری دُنیا اِک کنبے نی طراں اے۔ اوہ امید نے باغ باغ تہ بوٹے نی ٹاہلی ٹاہلی مُجگی اللہ تھیں پھلّاں نی بارش منگنے ہین۔ اپنے آپ کی گنہگار خیال کری تے اپنی چیبھ کی ناپاک سمجھی تہ ہزار بار توہی تہ فر نبیٔ پاک ﷺ ناں ذکرِ خیر کرنا مناسب سجھنے ہین۔ ہوراو اُس تیہاڑے نے بے تابی سنگ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اُڈیکوان ہین جے اوہ تیاڑا کدوں آوسی جس تیہاڑے اوہ شہر شہر جائی تے نبی نبی ناں ذکر کرسن گے۔

بسمل کہنے ہین کہ اُنھاں نی زندگی اِک اُداس جنگل نی طراں اے، جسنے سارے رستے تہ منزل اُداس ہین اوہ اپنے اِس اوکھے سفر نی آسانی تہ زندگی نی خوشنودی واسطے جناب رسالت مآب ﷺ نے ساتھ نے آرزومند نظر آونے ہین۔ اسے حوالے نال اُنھاں نے حمدیہ تہ نعتیہ اشعار ملاحظہ فرماؤ۔

اے خدا سب کمال ہے تیرا — سارا کُج بے مثال ہے تیرا
خاکی نوری تے ناری سب تیرے — ساری دُنیا عیال ہے تیرا
ڈالی ڈالی پُھلاں نی بارش دے — باغ رکھیو ہرا بھرا مولیٰ

ہزار باری میں چیھ تھواں — نبی ﷺ نے پھر ذکر خیر کرساں
کدومی اُو دِن نصیب ہوسی — نبی نبی شہر شہر کرساں
ہے زندگی اِک اُداس جنگل — اُداس رستے، اُداس منزل
ترے کرم ناں جے ساتھ ہویا — سفر اے اُوکھا بخیر کرساں

حمد تہ نعت نی طراں پہاڑی غزل بچ بسمل بہوں تلخ تجربات نے عکاس لگنے ہین اوہ پتھراں نے شہر بچ شیشیاں نے بپار کرنے ہین اِس بپار بچ اوہ اپنا خون آپ پینے ہین جہڑا اِک صبر آزما قدم لگنا اے۔

پھر الیکشن نے زمانے ناں تذکرہ کری تہ کہر کہر ووٹاں نے سلسلے بچ روز مرّانی بے ہوداتہ گندی سیاست نے پیروں آنے آلے فتنے تہ فساداں ناں احساس دِلانے ہین۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بیہڑے نچ سونکنی بے رونقی تہ ویرانی کہر نے اندر اِک بے کس شاعر نی موجودگی اِک کرب تہ المیئے ناں برملا اظہار اے۔

جِتّی نی بازی ہارنا ہتھ نچ آئی نی چیز کی ہتھوں کھڑائی چھوڑ ناں ہور پھر اِس عمل ور افسوس یا دُکھ محسوس کری تہ ہتھ ملنا انسانی احساسات ناں ردِّ عمل اے۔ جِسی بسمل ہوراں شعری سانچے نچ ٹہالی تہ فنّی خوبی ناں مظاہرہ کیتا اے۔

اوہ سماجی تہ معاشرتی زندگی نے کٹھور ستم گر معاشرے نے ظلم تہ جبر نیاں وارداتاں نی عکاسی کرنے ہین۔ جے اس سماج تہ اُس نے علمبرداراں تھیں اگر کُج مٹھے بول سننے نی توقع نئیں کیتی جائی سکنی تہ اِنھاں تھیں کُسے ور کُسے نی طراں توقع رکھنا بالکل فضول اے۔ کیاں جے اِنھاں علمبرداراں غریباں تہ مفلوک الحالاں نے سینیاں ورنہ صرف ظلم تہ جبر نے پہاڑ تروڑے بلکہ جو کُج وی اُنھاں تھیں ہوئی سکیا اِنھاں کرنے تھیں دریغ نئیں کیتا۔

بسمل صاحب نی پہاڑی غزل نچ مواد تہ ہیت، رمز، ایمائی جذبات نے احساسات سب ئی کُج موجود اے۔ پہاڑی غزل نے اشعار ملاحظہ فرماؤ:-

پتھراں نے کٹھور شہراں نچ　　شیشیاں ناں بپار کرناں ہاں
آپ اپنا میں خون پیناہاں　　آپ اپنا شکار کرناں ہاں

پھر ووٹاں ناں موسم آیا　　پھر فتنے کہر کہر تکسو گے
ساں ساں بیڑا کرنا ہوسی　　اندر اِک شہر تکسو گے

ہتھوں باز کھڑائی بیٹھا　　ایویں نئیں اوہتھ ملنا سی
اک وی مٹھا بول نہ بولے　　سینے اُپّر منڈھ دَلنا سی

بسمل نے اِس پہاڑی شاعری نے مجموعے نچ دو نظماں اِک پابند نظم تہ دوئی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آزاد نظم شامل کیتی اے۔ اے بڑیاں معیاری نظماں ہین۔ پہلی نظم اتحادنی ترجمانی کرنی اے۔ جہڑی اس طراں اے۔

گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد　　زندہ باد جی زندہ باد
اِس نعرے بچ جان اساں نی　　عزت، عظمت، شان اساں نی
اللہ رکھے شاد آباد　　گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

دوئی نظم آزاد نظم نے زُمرے بچ آونی اے۔ اے اُنھاں اپنی اہلیہ محترمہ نے ناں لکھی اے، اے اک کامیاب نظم اے۔ میں بسمل صاحب کی اُنہاں نے اِس تازہ خوشبو آمیز جیئے شعری مجموعے ور دِلوں منوں مبارک باد پیش کرناں ہاں، نالے اے امید کرناں ہاں جے پہاڑی زبان تہ ادب نے سنجیدہ حلقے اِنہاں نے اِس شعری اضافے کی پسند کرسن گے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

بسمل کا پہاڑی کلام

بشیر خٹک، اقبال نگر سرنکوٹ پونچھ

جو بھی زبان ہو، جس بھی صنفِ سُخن میں طبع آزمائی ہو، بسمل کا کلام معنویت سے لبریز ہوتا ہے۔ بسمل صاحب گویا قافیہ پیمائی، حسین الفاظ کی مالا پرونے کو تضیع اوقات سمجھتے ہیں ادب کی دُنیا میں بسمل نے بی، جی، ایس، بی (راجوری) ''یونیورسٹی کا ترانہ'' (اُردو) لکھ کر اپنی حیثیت کا لوہا منوالیا ہے۔ بسمل کے پہاڑی کلام کا مجموعہ جو اِس وقت آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ حمد، نعت، مناجات، غزلیات اور نظم مثلث پر مشتمل ہے۔ اگرچہ پہاڑی زبان ابھی اپنے بچپن کے ماہ وسال سے گذر رہی ہے۔ لیکن پہاڑی میں بسمل نے اپنی شاعرانہ فنّی صلاحیت سے ہر شعر کو بامعنٰی اور معیاری بنا کر دِکھایا ہے۔ حمد میں دو ہی اہم اجزاء ہوتے ہیں۔ ایک خدائے ذُوالجلال کا قادرِ مطلق اور رحمٰن ورحیم ثابت کرنا اور دوسرے بندے کا عاجز، بے بس اور فریادی ہونا۔ اِس ضابطے کے تحت جب ہم اِس مجموعہ کی پہلی ''حمد'' کو دیکھتے ہیں تو صاف ظاہر ہوتا ہے کہ ایک طرف بسمل اپنے عجزِ کمال کا اظہار کرتے ہیں۔ تو دوسری طرف رحمٰن ورحیم کے سامنے دست بہ دعا بھی ہیں کہ اے ربِّ کریم میرے پاس نہ تو علم ہے اور نہ عمل اور پھر میں مشکلات میں بھی گھرا ہوا ہوں۔ تو مجھے سیدھا راستہ دِکھا اور مجھے اعلیٰ منزل پر ڈھیر سارے انعامات کے ساتھ پہنچا۔ ذرا ملاحظہ فرمایئے۔ ع

علم عمل نی مشکل میری کرو آسان خدایا
سِدّھا رستہ سوہنی منزل کرو انعام سوایا

حمد کے بعد مناجات لکھتے ہیں تو ربِّ کریم کے دربار میں سفرِ محمود کیلئے اِس طرح ملتجی ہیں۔ ع

مدّتاں تھیں ایہہ آرزو مری
سفرِ محمود پر چلا مولیٰ

اسی مناجات میں شہرِ رسول ﷺ کی زیارت کیلئے والہانہ التجاء یوں کرتے ہیں۔ ع

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مدینے نے آقا ﷺ نے قدماں کی چُمیا
میں پُھل تے مدینے نے خاراں نے صدقے

مدینے نے آقا ﷺ بُلاؤ مدینے
میں حسنینؓ تے چارے یاراںؓ نے صدقے

ایک اور مناجات لکھتے ہیں۔اس میں اپنی فنّی مہارت سے اپنی ایک طرف بے انتہا بے بسی اور عجز کا اظہار کرتے ہیں۔تو دوسری طرف قادرِ مطلق کی قدرت اور توحید کا وہ نقشہ کھینچتے ہیں جو کسی نہایت ہی فصیح و بلیغ زبان کے شہسوار کے بس میں ہی ہوتا ہے۔شعر ملاحظہ ہو۔

چُھلے چھکھڑ تے رات انہیری، وحشی کُتے چار چوفیری
تیری آس ناں دِیا بالاں، تیرے باہج مرا کوئی وی نئیں

اِس مجموعہ میں جو غزلیات شامل ہیں اِن غزلیات میں بسملؔ نے غزل کے عام رواج یعنی حسن و عشق، سوز و گداز، گل و بلبل کے موضوع سے ہٹ کر سنجیدگی، شائستگی اور حقیقت پسندی کو اپنا موضوع بنایا ہے۔

پَھن چڑیا اُس ڈُب وی جانا، رکھیو اِس ناں خیال
کہلیاں آنا کہلیاں جاناں، جاسی ناں کوئی وی نال
رشتے ناتے چھوٹھ ہی سارے، سچّی رب نی ذات
دُنیا نی اے دولت، عزت، سارا ہے اِک جال

یہ دونوں اشعار غزل کے ہیں۔اِس میں عشق کی مستیوں کے بجائے ہر شئے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کے فنا کا پیغام دیا گیا ہے اور یہ بتایا گیا ہے کہ جس طرح انسان اکیلا ہی پیدا ہوتا ہے۔ اسی طرح اُس نے اکیلے ہی مرنا ہے اور اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔

اسی مجموعہ کے آخر میں پہاڑی اور گوجری زبان میں ''نغمۂ اتحاد'' لکھا گیا ہے۔ جو صنفِ سُخن کے اعتبار سے نظمِ مثلّث ہے۔ اِس مثلّث کو ایک خوبصورت ٹیپ مصرعہ سے سجایا گیا ہے۔ زبان، بیان، سلاست، فصاحت اور بلاغت کے اعتبار سے یہ نغمہ ایک مثالی کلام ہے۔ اِس نظمِ مثلث کا مقابلہ اگر آپ ریاست کے مختلف شعراء کے اُردو کلام سے کریں گے تو آپ کو اِس ''نغمۂ اتحاد'' کی فنّی صلاحیت کا اندازہ ہو جائے گا۔ مثلاً رسا جاودانی کی اُردو نظم ''برف باری''، سلیس فصیح و بلیغ زبان میں لکھی گئی ہے۔ لیکن اِس میں صرف برف کی صعوبتیں گنوائی گئی ہیں اس کے مقابلے میں یہ نظم پہاڑی میں ہونے کے باوجود نہایت ہی فصیح و بلیغ اور سلاست پر مبنی ہے۔ ''نغمۂ اتحاد'' میں ایک بکھری ہوئی قوم کو اتحاد کا پیغام دیا گیا ہے جو ایک تعمیری اور ایک مذہبی کارنامہ ہے۔ جس کی معنویت اِس نغمہ کو حیاتِ جاوید بخش گئی ہے۔ نمونے کیلئے چند شعر ملاحظہ ہوں۔

رَل مِل رہنا حکم قرآنی　　لڑنا پھڑنا فعل شیطانی
پاک نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ناں اے ارشاد
گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

کلمہ، حج، نماز سِکھانا　　جنت بس اُس نے ہی جانا
جھڑا چھوڑے بُخل تے باد
گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

چنگا سوہنا گم سنجہالی گوڈی کہٹھیاں، کہٹھیاں تالی
روٹی کھاساں نال سواد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد
چھوٹھے لیڈر توڑ کرانے بیراں کولوں بیر نسانے
اِنہاں ہُور پَیسی کوئی افتاد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد
بَدلو اپنا سوچ رویّہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً
رب نی ، آسی گی امداد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

پونچھ راجوری کے حالات کے پیشِ نظر اتحاد کے اس قسم کے پیغام کی اشد ضرورت تھی۔ اِسلئے بسمل صاحب نے یہ ذمہ داری پوری کرتے ہوئے ہر صاحبِ قلم کی توجہ اِس طرف مبذول کرنے کی کوشش کی ہے خدا کرے ہر ذی شعور اِس بات کو سمجھے۔

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

حمد باری تعالیٰ

سب تعریفاں تیریاں مولیٰ تیرے سب شکرانے
محشر دے بیچ باہج تُساں تھیں، مندے بہت ٹھکانے

اَس ہاں سارے تیرے بندے، تو سبناں ناں مالک
چرند پرند تے شجر ہجر ناں ، توئی خالق رازق

علم ، عمل نی ، مشکل میری کرو آسان خدایا
سِدّھا رستہ سوہنی منزل کرو انعام سِوایا

چارے پاسے ظلم جبر ناں ہویا بہت انہیرا
رحمت دا مینھ دیو خدایا ، ہووے امن سویرا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اے خدا سب کمال ہے تیرا
سارا کُج بے مثال ہے تیرا

خاکی ، نوری تے ناری سب تیرے
ساری دُنیا عیال ہے تیرا

اُس تے سارے فناہ نے چکر بچ
ناں بس لازوال ہے تیرا

میرا ہر ساہ تری عنایت ہے
میری اے جان ، مال ہے تیرا

اُس نی عظمت ناں کیہ بیاں بسمل
جس نے دِل بچ خیال ہے تیرا

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مناجات

میں ترے در ناں ہاں گدا مولیٰ
پیش کرنا میں ایہہ دُعا مولیٰ

لوک در بند کر گئے غم نئیں
اپنا رکھیو سدا کُھلا مولیٰ

مدتاں تھیں ہے آرزو میری
سفرِ محمود پُر چلا مولیٰ

شام بطحا نے بچ اگر گذرے
مِگی طیبہ نے بچ جگا مولیٰ

کر ہاں منزل قریب تر میری
رستے سَوکھے مرے بنا مولیٰ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

ٹہلی ٹہلی پُھلاں نی بارش دے
باغ رکھیو ہرا بھرا مولیٰ

پاک بھارت نی دوستی کر ہاں
میری کشمیر کی بچا مولیٰ

پُور کیتا ہے جنگ نے روَلے
امن ناں گیت ہُن سُنا مولیٰ

دست بستہ کھلا تلا بسمل
میرے افسرؔ کی دے شفا مولیٰ

ؔ چھوٹے بھتیجے کا نام

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نعت پاک

نئیں دُنیا وچ کوئی آپ ﷺ جیا، سُبحان اللہ، سُبحان اللہ
کیتی رب نے آپ ﷺ دی آپ ثنا ، سُبحان اللہ سُبحان اللہ

تُس فرشوں عرشاں جانے او، سوہنے رب نی بزم سجانے او
کیتی بہہ کے دوہاں نے خوب صلح ، سُبحان اللہ سُبحان اللہ

پہاویں طائف نی اے شام ہووے، پہویں خندق ناں اے مقام ہووے
دِتّی ظلم نے بدلے خوب دُعا، سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

تُساں نور پیالا پیتا ہے، تُساں دور اندھیرا کیتا ہے
ہر درد نی تُساں کول دوا، سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

سُتّے لوک تُساں ہُشیار کیتے ، تُساں ڈُبّے بیڑے پار کیتے
سُکّا باغ کیتا ہے تُساں ہرا ، سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

کدو تکساں مکّے مدینے کی ، ٹھنڈ پیسی مہاڑے سینے کی
رب دسے بسمل غارِ حرا ، سُبحان اللہ، سُبحان اللہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سروری چنگی لگی نہ خُسروی چنگی لگی
می تے آقا تیرے دَر نی چاکری چنگی لگی

تذکرے قُرآن وچ میں بہت جنت نے سُنے
او وی چنگی پَر مدینے نی گلی چنگی لگی

تُس جدوں بولے تے بنیا زہر وی آبِ حیات
دشمناں کی وی تُساں نی دوستی چنگی لگی

شہنشاہ ہوکے فقیرانہ گذاری زندگی
عرش والے کی تُساں نی عاجزی چنگی لگی

ٹاکیاں لانا تے بَو کھانا تُساں کیتا قبول
میرے آقا (صلی اللہ علیہ وسلم) کیہ غضب نی سادگی چنگی لگی

نعت کیہ لکھی میں بسمل خوشبواں می کہیریا
مصطفےٰ نے تذکرے نی می کہڑی چنگی لگی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

لوح لکھاں میں قلم لکھاں ،تُساں کی عرشاں نی شان لکھاں
زبور لکھاں ، توریت لکھاں ،اِنجیل لکھاں ، قرآن لکھاں

ملائکاں ناں کلام لکھاں ،کہ انبیاء ناں اِمام لکھاں
میں اقصیٰ لکھاں ، میں حرم لکھاں ،خلیل نی میں اذان لکھاں

میں رحمتاں ناں خزاناں لکھاں ، کہ قُدسیاں ناں قرینہ لکھاں
تُساں کی نوحؑ ناں سفینہ لکھاں ،کلیمؑ نی میں زبان لکھاں

خدائے برتر تھیں بعد بہتر سوا تُساں نے کوئی نئیں ہے
میں ناقص و نابکار بسملؔ کیہ عظمتاں ناں بیان لِکھاں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مدینے نی گلیاں بازاراں نے صدقے
میں اُس شہر نے سبزہ زاراں نے صدقے

مدینے نے آقا ﷺ نے قدماں کی چُمیا
میں پُھل تے مدینے نے خاراں نے صدقے

جو ہوگے نی پیوند خاکِ مدینہ
اُنہاں غازیاں جانثاراں نے صدقے

مدینے نے آقا ﷺ بُلاؤ مدینے
میں حسنینؓ تے چار یاراںؓ نے صدقے

جدوں نظر آسی گا گنبدِ خضریٰ
کراں جان اُسنی بہاراں نے صدقے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مناجات

تیرے باہج میں کس کی لوڑاں، تیرے باہج مرا کوئی وی نئیں
تیری رحمت دیاں آساں، تیرے باہج مرا کوئی وی نئیں

توئی ہے سیں، توئی ہوسیں، توئی زخم میرے کی تہوسیں
تیرے باہج میں کُس کی آکھاں، تیرے باہج مرا کوئی وی نئیں

چُہلے چہکھڑ تے رات انہیری، وحشی کُتے چار چوفیری
تیری آس، ناں دِیا بالاں، تیرے باہج مرا کوئی وی نئیں

مہاڑے پَیر جدھر وی اُٹھّے، اُتھّے اگ انگارے بُٹھے
رکھّو لاج مری ہُن سائیاں، تیرے باہج مرا کوئی وی نئیں

اِس دُنیا نے رنگ نرالے، زوراں جبراں نے سارے چالے
کُس پاسے بسّل جاساں، تیرے باہج مرا کوئی وی نئیں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نعت پاک

ہزار باری میں چھیھ تھواں ، نبی ﷺ نے فر ذکر خیر کرساں
کدو می اُو دِن نصیب ہوسی ، نبی نبی شہر شہر کرساں

کدو تُو اَکھیاں کی نُور دیسیں ، کدو دِلے کی سرور دیسیں
اے آس ناں بَن ہرا وی ہوسی، کدو مدینے نی سیر کرساں

گُناہ میں بے حساب کیتے ، بنے نے گم سب خراب کیتے
کرم تُساں ناں اگر نہ ہویا ، میں جان پُر کتنے قہر کرساں

ہے زندگی اِک اُداس جنگل، اُداس رستے ، اُداس منزل
ترے کرم ناں جے ساتھ ہویا ، سفر اے اُوکھا بخیر کرساں

پلاؤ زمزم نیاں پھوہاراں ، حرم نیاں می دَسّو بہاراں
جے جامِ رحمت پلاؤ آقا ﷺ میں زندگی کی نہ زہر کرساں

دِلاں نے ڈُونگے سمندراں تھیں ، ہے اَج بسمل آواز آئی
تُو میری نگری تھیں دور رہنا، میں کِس طرح تیری خیر کرساں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پہاڑی غزلیات

نائیں یادتگی کُج وی اقرار جو کیتا سی
اِک روز محبت دا اظہار جو کیتا سی

سجدے نچ سِر رکھیا تر چیھ ذِکر نچ سی
انجام بُرا ہویا انکار جو کیتا سی

بالاں نی سفیدی نے احساس دِلایا ہے
جو سوچیا سب ضائع، بیکار جو کیتا سی

جو اپنیاں دُکھ دِتّا اُوہ درد نِرالے ہین
میں سارا ئی پُہل بیٹھا اغیار جو کیتا سی

ہُن اُس نی محبت نے انداز نِرالے نی
ہے یاد مگر بسمل اُس وار جو کیتا سی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جانے کِیاں اُداس بیٹھا سی
بے بدن بے لباس بیٹھا سی

اَج چوفیری پُھلاں نی بارش ہے
اَج کوئی آس پاس بیٹھا سی

کُس کی آکھاں میں کیسی گُذری ہے
ہر کوئی نا شناس بیٹھا سی

ہُن قیامت کِڑی بپا ہوسی
شخص ہر اِک اُداس بیٹھا سی

موت جس کی وی دے گئی فرصت
زہر وی اُس کی راس بیٹھا سی

غم نی ایسی ہوا چلی بسمل
شہر سارا اُداس بیٹھا سی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

اپنے دِ ل کی فرار کرنا ہاں
زندگی بے مہار کرنا ہاں

تیری خاطر دعا تے کُج وی نئیں
جان اپنی نثار کرنا ہاں

اُوکھے سوکھے گذرنا دِ ن میرا
راتی تارے شمار کرنا ہاں

مُدتاں تھیں ہوا نے مونڈھے پُر
آرزوَاں سوار کرناں ہاں

پتھراں نے کٹھور شہراں بچ
شیشیاں ناں بپار کرنا ں ہاں

آپ اپنا میں خون پینا ں ہاں
آپ اپناں شکار کرناں ہاں

ایویں بسمل اُداس گنداں پُر
روز نقش و نگار کرناں ہاں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کیہ آکھاں اِس بستی اندر ، کتنے ہین دیوانے لوک
راتو رات بدل جانے نی ، جانے تے پہچانے لوک

رشتے ناطے کچے تہاگے، کیہ اعتبار انہاں ناں ہے
میں تے سارے تکّی لے نی، اپنے تے بیگانے لوک

میں پہولا پَن آکھاں اس کی، یا اِتھوں نی عادت ہے
بیڑا ڈُبی ہوئی گیا ہوناں، پھر آئی تے سمجھانے لوک

جانے کِس جادو ہے کیتا ،یا پہنگے ناں پیالا پیتا
تہرتی پیرا ہیٹھوں نٹھی ، سُتے ہین مستانے لوک

اِک پَل وی اے بین نئیں دینے، جینے جی ساہ لین نئیں دینے
مرنے ویلے ٹہایاں مارن ، بہنے آن سرہانے لوک

گلیاں گلیاں آلے ماراں ، سِر گہنداں پُر میں پٹکاراں
لہوں کِیاں اکھیوں ڈُلناں ہے ، پچھنے نئیں انجانے لوک

زوراں والے کیہ نئیں کرنے ،لِسّے اِتھے ساہ نئیں پہرنے
نکیاں نی نِکّی جئی گل وی ، عرشاں پُر چڑھانے لوک

محرومی ناں موسم بسّل ہُن پنچھی اُڈ جاسن گے
بَلیاں اُپر دئے بلسن ہنسن گے پروانے لوک

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

گِٹّے سنگل، گل نچ پھائی
رَبّا کئی جئی شامت آئی

ہراَکھی نچ اَتھروں ڈُلن
شہرے نچ اے اَگ کِس لائی

پُھلاں تھیں دِل کُس ناں رجیا
کنڈیاں نی تھل کُس نے رائی

شیشہ پچیا چنگا ہویا
اِس شیشے سی جان ستائی

کُتیا رستا چھوڑی دے کھاں
میں پردیسن دوروں آئی

گُگڑا کو نی گَل ناں کریاں
ہُن تے میگی نیندر آئی

بسمل مُڑنے نی وی سوچو
راہ تکنی ہے بُڈھی مائی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

منگتے تُس دردر تکسو گے
مُونڈھیاں اُپر کہر تکسو گے

نِکّے موٹے اَتھروں ڈولن
کہر اندر بے کہر تکسو گے

ہوٹھاں پُر جندرے لکسن گے
اَکھیاں وِچ دفتر تکسو گے

باغاں نی ٹالی ٹالی پُر
چِڑیاں کی بے پَر تکسو گے

شیشے سا می رکھیو سارے
ہتھاں وِچ پتھر تکسو گے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

مَتھیاں پُر محراباں لِشکن
ہتھاں بچ خنجر تکسو گے

دریا دریا ، جنگل جنگل
فوجاں تے لشکر تکسو گے

اکھیاں پُر نیندر نچسی گی
کنڈیاں پر بستر تکسو گے

فِر ووٹاں ناں فتنہ آیا
پھر فتنے کہر کہر تکسو گے

ساں ساں بیڑا کرنا ہوسی
اندر اِک شاعر تکسو گے

پریاں کھیڑا چھوڑی دِتّا
ہُن بسمل کی گہر تکسو گے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

باغاں نچ پہامڑ بلنا سی
ککھ کنڈا ہر پھل سڑنا سی

کُتے گلیاں روڑاں دینے
ہُن اَسمانوں کیہ ٹہلنا سی

ہتھوں باز کھڑائی بیٹھا
ایویں نئیں اُو ہتھ ملنا سی

اِک وی مِٹھا بول نہ بولے
سینے اُپر مُنڈھ دَلنا سی

بسملؔ کی کوئی تاہنگ تے ہوسی
مُڑھ مُڑھ کے اے کیوں تکنا سی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

زخم سارے چُھپائی تے رکھیو
درد اپنے دبائی تے رکھیو

اَتھروں راز فاش کرسن گے
اَکھیاں کی سکائی تے رکھیو

سبز پتراں اُداس ہو جانا
بُلبلاں کی سُنائی تے رکھیو

منگ آساں نے میں پہری لوواں
ساوناں کی کھلائی تے رکھیو

اِک ناں اِک دِن او آن گے
رستیاں کی سجائی تے رکھیو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پتھراں نال بولنے رہنے
پانیاں کی چھچھولنے رہنے

لوک بے سمت کاغذاں کیتے
پھر وی کاغذ پھرولنے رہنے

کدو ٹھنڈی ہوا اِدھر آسی
اس تہہ اجکل اے سوچنے رہنے

نِت او خاباں نے پچ کُری آنے
زخم دبّے گرولنے رہنے

شام ویلے خلاں نے پچ بسمل
کوئی پُچھے کیہ لوڑنے رہنے

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

کشتی مہاڑی پار کرو ہاں
کانگ بڑی ہے تار دیو ہاں

ممدتاں تھیں سینہ تُھنا ہے
پانی ٹھنڈا ٹھار دیو ہاں

کہل مکہلے رستے سارے
می بیلی می یار دیو ہاں

پھل پُھل سارے اُدھرے پھینکے
می وی کج سرکار دیو ہاں

تُس جو دیسو سِر اَکھیاں پُر
پُھل بوٹے کیہ خار دیو ہاں

کوئی میری گل نئیں سننا
سہونا سبھ اِظہار دیو ہاں

کیوں پتھر ناں بُت تُس بننے
ہاں، نئیں تے انکار دیو ہاں

اِک تُس ہووو، اِک میں ہوواں
بسمل کی او کہر دیو ہاں

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پَچن چڑھیا اُس ڈُب وی جانا ، رکھیو اِس ناں خیال
کہلیاں آنا کہلیاں جاناں ، جاسی ناں کوئی وی نال

رشتے ناتے چھوٹھ ہی سارے ، سچّی رب نی ذات
دُنیا نی اے دولت ،عزت،سارا ہے اِک جال

بوٹے اُپر بہار نے ڈیرے ، چِر توڑی نئیں رہنا
اِس نے آخر تہرت پگڑنی ، پچ جاسی ہر ڈال

سڑھ سڑھ کے تو کوئلہ ہو ویں حرص نی اَگ تو چھوڑ
کِس نے کھادا اَگ نگارا ، دُنیا دا ایہ مال

کرم دی کشتی پہیجو رب جی ،بسمل عاصی ڈیکے
غم نی ڈاب سمندروں ڈُنگی ، ڈُبیا ہر اِک بال

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

غزل

کدوں چڑھسی دیہنہ تے کدوں گلسی مانی
کدوں اِنہاں کوہلاں تھیں ٹہلسی پانی

میں مدتاں تھیں رستے سجائی تے رکھاں
کدوں بہڑے گھلسی گی خواباں نی رانی

کوئی کونے تارے کی ماہلاں تھیں چاڑے
سِرے جا کے لگے عذاباں نی کہانی

دِلے نی دِلے بچ چھپائی تے رکھی
بڈھیے نی کانگے بچ ڈوبی جوانی

چوفیری ہنیرے تے وحشت نے سائے
چورستے کھلوتی میری زندگانی

اِتھے نفسا نفسی ناں عالم چوفیری
اِتھے گل نئیں کیتی گُسے وی سیانی

میں سب کُج او کیتا جہڑا نئیں سی کرنا
بنانی تیرے ناں نی رہ گئی نشانی

کہانی ایہ ترتیب مریم نے دِتی
سُنائی ہے بسمل نے اپنی زبانی

ے اہلیہ محترمہ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نغمۂ اتحاد

گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد
اِس نعرے بچ شان اَساں نی عزت، عظمت جان اَساں نی
اللہ رکھے شاد آباد
گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد
رَل مِل رہنا حکم قرآنی لڑنا پھڑنا فعل شیطانی
پاک نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) ناں اے ارشاد
گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد
کلمہ، حج، نماز سِکھانا جنت بس اُس نے ہی جانا
جھڑا چھوڑے بُخل تے باد
گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد
چنگا سوہنا گم سِنجھالی گوڈی کھٹھیاں، کھٹھیاں تالی
روٹی کھاساں نال سواد
گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد
گم عقلی کی ہُن تُس چھوڑو دور گیاں کی ہُن تُس لوڑو

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

جبڑ تھیں پٹنا ہُن فساد
گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

چھوٹھے لیڈر توڑ کرانے بیراں کولوں بیر نسانے
اِنہاں ور پَیسی کوئی افتاد
گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

بَدلو اپنا سوچ رویّہ وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعاً
رب نی، آسی گی امداد
گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

آؤ سارا ہتھ مِلاواں اَس سارے کھنڈ کھیر ہو جاواں
بسمل دیوان سأرئی ناد
گوجر، کشمیری، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نغمۂ اتحاد

(بزبان گوجری)

گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

اِس نعرہ مانہہ شان ہے مہاری عزت ، عظمت ، جان ہے مہاری
رب رکھے ہمناں آباد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

مِل غے رہنو حکم قرآنی لڑنو ، پھڑنو فعل شیطانی
پاک نبی (صلی اللہ علیہ وسلم) غو یوء اِرشاد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

کلموں ، حج ، نماز سِکھاوے جنت بس اُس ناں ہی تھاوے
جہڑو چھوڑے بُخل تے باد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

چنگو سوہنو گم سنجھالی گوڈی رَل غے ، رَل غے تالی

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

روٹی کھاں غا نال سواد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد

زندہ باد جی زندہ باد
گم عقلی ناں ہُن تم چھوڑو دور گیاں ناں ہُن تم لوڑو
جڑ تے پٹنو ہُن فساد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد
چھوٹھا لیڈر ہمناں توڑیں سچّا رستہ کولوں موڑیں
اِن وَر پُووے کائے اُفتاد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد
بدلو تم ہُن سوچ رویّا وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا
رب سچا غی ملے امداد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد
آؤ سارا ہتھ مِلاواں اَس سارے کھنڈ کھیر ہو جاواں
بسمل دیوان سارئی ناد
گوجر ، کشمیری ، پہاڑی اتحاد
زندہ باد جی زندہ باد

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

پہاڑی آزاد نظم

اپنی اہلیہ محترمہ مریم نے ناں جنہاں نی صحت ناساز ہے تیہ انہاں دِناں جموں (جانی پور) قیام پزیر ہین (۱۷/۱۸/اپریل ۲۰۰۱ء)

بدل، ٹھنڈ شام سویرے، بمباں نے کڑکار
تے اِس بچ مُساں ناں خیال
کُل مِلائی تے مندا حال
لوک بدل کی آکھنے ہین رحمت
اِس بچ کیہ شک
نئیں کوئی شک
مگر جئی لمکی جئے ہونا ہے زحمت
چوفیری پانی، ٹھنڈ، تے گارا
جِس بچ پاچھیاں ناں نئیں کچ چارا
بیچاریاں کی نہ ٹھنڈے سُکھ تے نہ تتّے سُکھ
مُتھپ لگے تے ہُو ہُو، ٹھنڈ لگے تے سُو سُو

روڑے نے دِن وی یاد ہین
بدل نی اِکس بوندے واسطے ترفنے ساں
دریا، جنگل، شہر بازار
سارے کرنے سَن ہاہاکار

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

نمازاں پڑھنے ، ہون کرنے تے پہولے لوک خدا کی ٹھگنے
پھر جائی تے بدل پیا
تیہ اساں کج ساہ لیا

شام سویرے نی کیہ کہانی سُناں
اِدھر مار اُدھر مار
بس مار و مار
پچھلے دساں باراں سالاں بچ موئے ہین کئی ہزار
ہر پاسے یتیماں ، مسکیناں ، مہاجراں تے لاشاں نے انبار
کہراں اندر لوک مسافر
باہر جانیاں ڈر۔ اندر آنیاں ڈر
کیڑے ویلے کیہہ ہوسی ، کج پتہ نئیں
سارے لوک ٹہکے وے ، تے ممکے وے
مگر گن مچکّے وے
کیہہ کرسی امریکہ ، کے ، سی پنت تے پاک سرکار
اِیو ہے ساریاں کی انتظار
پنت صاحب کج کری لیسی ۔؟
می گی اخان یاد آیا۔۔۔۔۔
''کر کہانی کلیا ، سُن کہانی ڈوریا ، انّے چور پوڑیا لولا مگر دروڑیا''
اندازہ کرو
اِس حال بچ وی میگی تُساں ناں خیال
ہر ویلے نال و نال

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

سچ کُسے آکھیا واہے

کہر، کہر والی نال

ورنہ مندے تہاڑے تے بانکا حال

کھٹہ سکہ بنی جاناں سب مال جنجال

دوست، رشتے دار، اِنہاں ناں کیہہ اعتبار

سارے پکی وے نے یار

شیخ سعدیؒ سچ آکھیا واہے ع

بوقت تنگدستی آشنا بیگانہ می گردد

صراحی چوں شود خالی مجدا پیمانہ می گردد

خیر اِنہاں ساریاں گلاں نے باوجود

میں تُساں کی کُسے صورت وی نئیں پُہلیا

سُتیاں، جاگنیاں، اے دُعا کرنا رہناں ہاں

دست بستہ ہے ملتجی بسملؔ

میری مریمؑ کو دے شفا یارب (اہلیہ محترمہ)

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

آئی۔اے۔ایس ٹاپر ۲۰۱۰ء
شاہ فیصل کے نام

تو نے تو ہمیں، مالا مال کر دیا
دور تُو نے سب کا ملال کر دیا
شاہ فیصل تو نے تو کمال کر دیا
شاہ فیصل تو نے تو کمال کر دیا

تُجھ کو سلام تیرے آباء کو سلام
اِحبا کو سلام تیرے اَعزّہ کو سلام
تُو نے سارے دِلوں کو نہال کر دیا
شاہ فیصل تو نے تو کمال کر دیا

سوکھے ہوئے باغ میں بہار ہو گئی
قوم کی اُونچی دستار ہو گئی
جموں کشمیر کو وشال کر دیا
شاہ فیصل تو نے تو کمال کر دیا

زندہ رہے بن کے تو سچا مُسلمان
اللہ رہے ہر لحظہ تیرا نگہبان
بلا شبہ کام بے مثال کر دیا
شاہ فیصل تو نے تو کمال کر دیا

ooo

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

وہی تو سچا مدرس ہے

جسے خدا کی شناخت ہو
صفائی جِس کی خصلت ہو

سچائی جِس کی عظمت ہو
سادگی جِس کی دولت ہو

کام جِس کی عبادت ہو
مطالعہ جِس کی عادت ہو

طلبہ سے جِسے محبت ہو
عِلم میں جسے وُسعت ہو

جِس کی بات میں حکمت ہو
قناعت جِس کی ثروّت ہو

سرتا پا جو رحمت ہو
سبھی کی جِس کو عزت ہو

جِس کا ایمان خِدمت ہو
~~جس کشمیر کو مثال کر دیا~~
نشانہ جس کا جنت ہو
وہی تو سچا مدرس ہے
وہی تو پکا مدرس ہے

○○○

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

غزل

سُدھرنے کے نہیں حالات سو جا
نہیں بننے کی کوئی بات سو جا

تو کربِ ذات میں کھویا ہوا ہے
مصیبت کی نہ لے سوغات سو جا

ہو جس کا کھیت ہی چٹیل چٹانیں
کرے گی کیا وہاں برسات سو جا

کوئی بھی چال چل کر دیکھ لے تو
تجھے ملنی ہے آخر مات سو جا

غموں کے اپنے آنگن میں کبھی تو
خوشی کی آئے گی بارات سو جا

ooo

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

خورشید بسملؔ کی موزونیٔ طبع کی جولانیاں اُن کی غزلوں کے اکثر اشعار میں جلوہ گر نظر آتی ہیں۔ بسملؔ بنیادی طور پر غزل کے شاعر ہیں اور ان دو مصرعوں کی جادو بھری کائنات میں ایسے ایسے طلسم خانے آباد کرتے ہیں کہ ان کی سیر کرنے والا سامع یا قاری دیکھتا جاتا ہے، محظوظ ہوتا جاتا ہے اور اپنی حیرت اور تشفّی کا سامان مہیا کرتا جاتا ہے۔ کامیاب شاعر کامیاب شعر کہتا ہے اور زیادہ کامیاب شاعر کے ہاں ان اشعار کی تعداد زیادہ ہوتی ہے۔ یہی حال خورشید بسملؔ کا ہے۔ وہ کامیاب غزل گو شاعر کے زمرے میں رکھے جا سکتے ہیں کیوں کہ اُن کی خال ہی کوئی ایسی غزل نشان زد کی جا سکتی ہے کہ جس میں اچھے اشعار کی تعداد قلیل گردانی جا سکے۔

ایاز رسول نازکیؔ

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri

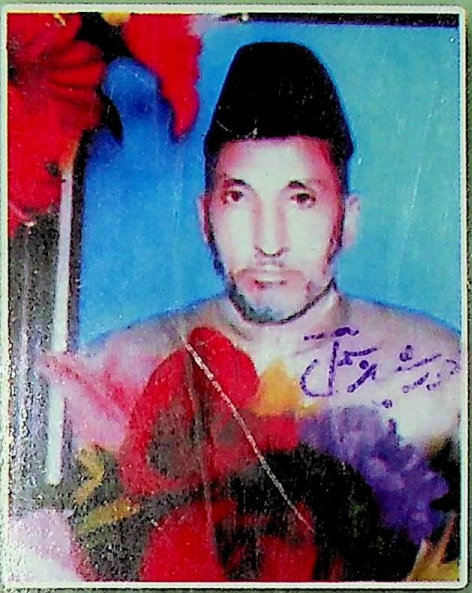

خورشید احمد بسمل راجوری کے اُن لکھنے والوں میں شامل ہیں جو شعر و شاعری کیلئے طبع موزوں رکھتے ہیں اور بلا شبہ ایک پختہ کار اور جہاں آگاہ شاعر ہیں اُن کی چشمِ نظارہ واہ رہتی ہے وہ اپنی ذات کے نہاں خانوں سے نکل کر باہر کی معروضی دُنیا کے سرد و گرم اور اونچ نیچ کا مشاہدہ کرتے ہیں اور اپنے ذہنی تاثرات کو نغمیاتی رنگ و آہنگ میں پیش کرتے ہیں۔ اُن کا شعری کینواس پھیلا ہوا ہے وہ اپنے مشاہدات، سماجیات اور اخلاقیات کو ہنر مندی سے نظم کرتے ہیں۔ وہ ماشاءاللہ "بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر" کے تحت اللہ تعالیٰ سے لو لگانے کے ساتھ ہی مدحتِ رسول ﷺ کی صورت میں اپنے عقیدتمندانہ جذبات کا اظہار کرتے ہیں اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ وہ پہلے سے طے کردہ کسی نظریے کی پابندی کو ٹھکراتے ہوئے اپنے شعری ذہن کی آزادگی کو روا رکھتے ہیں۔

جہاں تک اُن کی غزلیات کا تعلق ہے اِن میں کئی اشعار اُن کے ذہنی، نفسیاتی اور جذباتی رجحانات کی نمائندگی کرتے ہیں۔ وہ ایسے اشعار میں الفاظ کی سادگی اور لہجے کی روانی سے کام لیتے ہوئے شعری وقوع کی عمل آوری کا احساس دلاتے ہیں، یہ ضرور ہے کہ بسمل صاحب اُن شعراء میں نمایاں حیثیت رکھتے ہیں جو گرد و پیش کے پُر آشوب واقعات کو شدّت سے اور سچائی سے پیش کرتے ہیں اور بہر صورت روایت نوازی کا حق ادا کرتے ہیں۔

پروفیسر حامد کشمیری

CC-0. Kashmir Treasures Collection Srinagar. Digitized by eGangotri